86027
60527
2958

ولقد آتینٰک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم

حمد بیحد و ثناء بیعدد مر صانع را سزد که درین ایام میمنت انجام نسخهٔ لاثانی گنجینهٔ اسرار
سبحانی و دُرِّ غنای ربانی مدلّل بآیات قرآنی و شفادهنده امراض نهانی
قامع بنیاد جهل و نادانی و قالع ابواب شبهات شیطانی و برآرنده حاجات
دوجهانی و دافع اعراض نفسانی و رساننده سمت دولت جاودانی
اعنی تفسیر سبع مثانی تفسیر سوره فاتحه
الموسوم به

فاتحة الحکیم

از تالیفات منیفات عمدة المفسرین و نقد المحدثین و قدوة السالکین و زبدة العارفین
حاجی الحرمین الشریفین حافظ کلام الله الکریم و ترجمان قرآن العظیم مولانا عبد الحکیم حنفی القادری الدهلوی
ادام الله اجلاله که بغایت مفید هندیان بود و اکثر طالبان از فواید آن محروم لهذا چند احباب
اصرار بر طبع آن نمود و علی الخصوص مخدومی معظمی سید ایوب صاحب رامپوری دام برکاته و جناب مؤلف
ممدوح که فرمان قبول فرمان اوشان واجب الاذعان بود باهتمام تمام و سعی مالا کلام بنده درگاه کریم
الحاج قاضی ابراهیم صاحب ابن حاجی قاضی نور محمد صاحب پلبندی بسنه ۱۲۸۸ه در مطبع محمدی مجلّی گردید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اور حمد اس خدا کو جو کہ پالنے والا ہی عالم اور عالمیان کا اور آدم اور آدمیان کا اور مہربان اور بخشنے والا مومنوں کا۔ اور مالک روز قیامت کا اور معبود برحق کہ نہین ہی کوئی سوا اوس کے لایق پرستش اور عبادت کے اور معین اور مددگار کہ مدد اور استعانت غیر اوس کے سے لایق اور سزاوار نہین اور راہ دکہانیوالا صراط مستقیم کا اور مرشد راہون دین قویم اگلو اور پچہلون کا اور مستحق ہین غضب اور غصہ اوسکے کے اصحاب ضلالت اور گمراہی کے اور قبول کرنیوالا دعا دعا مانگنے والونکا اور موصوف ساتہہ صفات قدیمہ کے اور متکلم ساتہہ کلام قدیم کے اور اتارنیوالا اور نازل کرنیوالا کتاب حکیم کا اور وحی کرنیوالا آیات قرآنی کا اور بہیجنے والا بینات فرقانی کا ساتہہ تنظیم اور تالیف عجیب اور غریب کی اور مرتب کرنیوالا سورتو اور آیتونکا اور درود اور سلام بے حد و بے عد اور تحیات اور دعوات بے غایات خاص رسول مجتبی محمد مصطفی بزرگتر بزرگون بنی آدم کے چاند آسمان جلالت کی اور آفتاب فلک رسالت کی اور نجم ہدایت پیشوای انبیا اور رسولون کے اور رہنما راہون کے اور صاحب معجزون اور مظہر حجتون اور دلیلون کے چنانچہ شجر کو طرف اپنے کہینچا اور حجر سے آواز السلام علیک یا نبی اللہ کے سنی اور لکڑی سے نالہ فراق اور جدائی اسکی کا باہر آیا اور انگلیون مبارک سے چشمے پانی کے باہر آئے اور حجر پر نقش قدم اور اثر کہوئی اور سر کا

Marfat.com

2988

ظاہر ہی یہانتک کے قدرت اوپر عالم علوی کے پائی ساتہہ انگشت اسکی کے چاند آسمان پر دو پارہ ہوا

بیت

بیک اشارت انگشت جرم ماہ دو نیم ۔ زہے شہے کہ چنین دست بر سما دارد

اور معجزات اسکی حد حصر سے باہر خصوصاً معجزہ قرآنی اور آیتہ سبع مثانی کہ قرآناً عربیاً غیر ذی عوج نہیں ہیچ شان اسکی کے ہیں وَاَنزَلَ عَلٰی عَبدِہِ الکِتَابَ وَلَم یَجعَل لَہٗ عِوَجًا دلیل اور برہان اوسکے ہی اور نظم اور ترتیب اسکی ساتھ ہر نظم اور ترتیب کے مقابلہ کرے غالب و آئے اور ہر بلیغ و فصیح کہ ہیچ معارضہ اسکی کے زبان کھولی بے زبان رہے اور جامع بیان مبین وَلَا رَطْبٍ وَلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتَابٍ مُّبِیْنٍ کے ہے **شعر** جَمِیعُ العِلمِ فِی القُرآنِ لٰکِن تَقَاصَرَ عَنہُ اَفہَامُ الرِّجَالِ ۔ اور اوپر آل اور اولاد اوسکی کے اور احفاد اور ازواج اسکی کے اور اصحاب اسکی کے اور ہمدمون اسکی کے کہ ارباب صدق اور صفا اور تلاوت کنندہ قرآن اور صاحب عدل اور احسان کے ہیں کہ اَصحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّہِم اقتَدَیتُم اِہتَدَیتُم اوپر شرافت اور کمال انکی کے شاہد اور گواہ ہے اور یہ ارکان اربعہ ہیں واسطے بناہ دین کے اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ اوپر تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے کہ حدیث خیر البشر خَیرُ اُمَّتِی قَرنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُم ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُم اوپر خیریت انکی کے گواہ ہے نَجَّانَا اللّٰہُ تَعَالیٰ بِبَرَکَتِہِم عَنِ الفَضِیحَۃِ عَلٰی رُؤُسِ الاَشہَادِ وَاَدخَلَنَا دَارَ السَّلَامِ اَہَمِّ المَقَاصِدِ وَالہِمَامِ وَکَرَّمَنَا بِکَمَالِ اِکرَامِ الرُّؤیَۃِ وَاللِّقَاءِ عَلَیہِ التُّکلَانُ وَعَلَیہِ الاِعتِمَادُ وَاُفَوِّضُ اَمرِی اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیرٌ بِالعِبَادِ اما بعد کہتا ہے معتل الذات ناقص الفکر اجوف الباطن خادم العلما فقیر حقیر محتاج طرف اللہ کریم کے محمد عبد الحکیم بن الحاج الحرمین الشریفین عمدۃ العلما مولانا محمد عبد الرحیم اور تلامذان اور شاگرد لسان الفرقان ترجمان قران راس المحدثین اساس المفسرین وارث علوم سید المرسلین حکیم بیمار امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب حالات روشن مقامات برتر پیشوائے اہل سلوک عرفان زائر الحرمین المحترمین حافظ القران محمد قاسم بن نخبتہ العاشقین ناصر الملۃ النبویۃ محی الطریقۃ المرتضویہ حاجی ۔

Marfat.com

بیان سبب تالیف کتاب

بیت اللہ الحرام مولانا نور محمد صاحب سلاسل خمسہ قادری دھلوی بلند کرے اللہ تعالی درجے
اُن کے علیین اعلی مین اور حشر کرے اونکا شہید اور صدیقون کے گروہ مین جب کہ فراغت پائے
مدینۃ الحرمین سے جوکہ اس خوشہ چین علم نے بزبان عربی مکہ معظمہ مین سنہ ۱۲۷۹ ایکہزار دوسو اناسی
ہجری نبوی صلعم مین تالیف کیا تھا اور وہان کے علماؤن نے اسکو پسند کر کے ساتھہ تحریر اور مواہیر اپنی کے
مزین فرمایا تھا یکایک دل مین اس ہیچمدان کے ساتھہ الہام غیبی کے آیا کہ اگر کوئی تفسیر بزبان اردو
ساتھہ عبارت سلیس کے لکھی جاوے تو ایک یادگاری اس قلیل البضاعت کی رہے اور وسیلہ
نجات کا دن قیامت کے ہو لہذا اس عاصی پر معاصی نے فقط تفسیر الحمد کے مع بسملہ اور اعوذ کے
کتب تفاسیر مثل تفسیر کبیر اور روح البیان اور مدارک و کشاف اور بحر المواج اور تاویلات نجمیہ
اور زبدۃ الواعظین اور اسرار الفاتحہ اور حل الرموز وغیرہ کے اور کتب احادیث وغیرہ کے مثل بخاری
اور مسلم اور ترمذی اور ابو داود اور مالک اور نسائی اور کافی اور طحاوی اور معجم طبرانی اور حلیہ
ابن نعیم اور مختصر ابن خزیمہ اور لمعات تنقیح اور فتح القدیر اور مسند امام ابو حنیفہ اور منیۃ المصلی اور
اور نزہۃ المجالس اور ابن ماجہ اور کفایہ شعبی اور غنیہ اور کشف الغطا اور طیبی اور طبقات ابن سبکی
اور کتاب العقایق اور حصن حصین اور کتاب اربعین امام حجۃ الاسلام اور کتاب حیواۃ الحیوان اور
احیاء العلوم امام غزالی رحمہ اللہ اور تفسیر زبدۃ الناصحین اور اشباہ والنظایر اور فتح العزیز اور
تفسیر مظہری اور سوا انکے کتب تفاسیر اور احادیث اور فقہ اور سیر وغیرہ سے ساتھہ بعضے حکایات
اور ابیات اور فوائد اور لطائف مناسبہ کیے لکہین اور ابتدا اسکی اخیر دہ ماہ ذالحجہ کیے
ہوئے اور ادل دہاکہ ماہ ربیع الاول مین ساتھہ اتمام کے پہونچی اللہ تعالی قبول فرمائے بطفیل نبی
آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالی اس فقیر کو اور دیکھنے والون اور فائدہ اٹھانیوالونکو
اسکی دین و دنیا مین ساتھہ نیکی کے رکھے اور خاتمہ بخیر کرے اور اگر ناظرین اسمین سہو و نقصان پاوے
تو عیب پوشی کو کام فرما کر اصلاح فرماوین اور نام

اسکا تفسیر فاتحۃ الحکیم رکھا

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

جاننا چاہیئے کہ حکمت اعوذ باللہ کی پڑھنے مین وقت ارادہ تلاوت قرآن کے اجازت چاہنی ہے۔ اور دروازہ کھلوانا ہے۔ قرآن کا اسواسطے جو کوئی آتا ہے در پر کسی پادشاہ کے نہین داخل ہوتا ہے۔ مگر ساتھ اذن اُسکی کے۔ اسی طرح جسنے ارادہ کیا تلاوت اور قرات قرانکا اوسنے ارادہ کیا دخول مناجات مین ساتھ حبیب کے پس محتاج ہوتا ہے طرف طہارت زبان کے اسواسطے کہ کبھی نجس ہوتی ہے بسبب بیہودہ کلام اور بہتانکی پس پاک کرتا ہے اوسکو ساتھ تعوذ کے اور تعوذ امتثال قول رب العالمین کا ہے کہ فرمایا سورہ نحل مین فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ پس استعاذہ مقدم ہے اوپر قراءت قرآن کے نزدیک عامہ مسلمین کے اور قول اونکا کہ جزا متاخر ہوتی ہے شرط سے پس لازم آتا ہے موخر ہونا استعاذہ کا کہتا ہون مین معنی اوسکی یہہ ہین کہ جب ارادہ کرے تو قرات قرانکا تو اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ پڑھ اور یہہ تاویل شایع ہے جاری مجری حقیقۃ عرفیہ کی پھر مختار قول جمہور کا یہہ ہے اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ اور یہہ تو بیتر روایت ہے اور نیچ حدیث کے ہے اسی طرح

Marfat.com

پڑہا اوسکو جبرئیل نے لوح محفوظ سے اور اگرچہ ہہ اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ اوفق نزدیک عقل کے واسطے مطابقت ماسور کے ہہ قول اللہ تعالیٰ کے فَاسْتَعِذْ اور اول جسکے ساتھ نازل ہوا جبرئیل اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے استعاذہ اور بسملہ اور اقرأ باسم ربك ہہ بمعنی اَعُوْذُ اَلْتَجِیُٔ پناہ چاہتا ہون مین یا اَسْتَعْصِمُ نگاہ داشت چاہتا ہون مین یا اَسْتَجِیْرُ امان چاہتا ہون مین یا اَسْتَعِیْنُ یاری چاہتا ہون مین یا اَسْتَغِیْثُ فریاد اور مدد چاہتا ہون مین اور عَوْذٌ اور عیاذ دونو مصدر ہین مثل نَوْمٌ اور لیاذ صوم اور صیام کے اور سِرّ اسمین یہہ ہہ کہ درمیان بندہ اور رب کے عہد ہہ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ پس گویا کہتا ہہ بندہ مین نے باوجود نقصان بشریت کے وفا کیا ساتھ عہد عبودیت اپنی کے اور کہا مین نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پس تو ساتھہ کمال کرم اور فضل اپنی کے اولی ہہ کہ وفا کرے ساتھ عہد ربوبیت کے اور پناہ دے مجکو باللہ مذہب اہل حقایق کا اسمین عدم اشتقاق ہہ اسواسطے نہین کوئی سبیل طرف کنہہ معرفت اوسکے کی اور اسی سبب سے کہا تفتازانی نے حواشی کشاف مین جیسا کہ متحیر ہین اوہام بیچ ذات اور صفات اوسکی کے پس اسی طرح حیران بیچ اوس لفظ کے ہین جو دال اوپر اوسکے ہہ اُس سے کہ وہ اسم ہہ یا صفت مشتقہ ہہ یا غیر مشتقہ ہہ علم ہہ یا غیر علم ہہ الی غیر ذلك کہا مولانا جلال الدین قدس سرہ ؛

بیت

ذات او را در تصور گنج کو	تا در آید در تصور مثل او

اور کلمات استعاذہ کے تین ہین صفاتی اور افعالی اور ذاتی جیسا کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ پس اختیار کیا گیا اسم جلالت جو جامع ہہ تاکہ شامل ہووے عبادت استعاذہ کے تمام انواع استعاذہ کو کہا تفسیر کبیر مین شرور یا اعتقادیات سے ہین اور داخل نہین اوسمین جمیع مذاہب باطلہ اور عقاید فرقوان گمراہان بہتر کے اور یا اعمال بدنیہ سے ہین اور بعضے اون مین سے مضر ہین ؛

دین مین ۔ اور وہ منہیات تکالیف کی ہے اور انضباط اسکا المتعذر ہے اور بعضے اون مین مضر ہین مگر نہ بیچ دین کے مثل امراض اور آلام اور حرق اور غرق اور فقر وغیرہ بلاؤن سے پس اعوذ باللہ استعاذہ ہے سب سے پس لازم ہے عاقل کو جب پڑہے اعوذ کو حاضر کرے ذہن مین تینون جنسونکو اور تمام اقسام اوسکے کو اسواسطے جب کہ جانا نہین کوئی دفع کرنے والا انکو خلقت سے سوا خالق کے پس کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْقَادِرِ عَلٰی کُلِّ الْمَقْدُوْرَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْاٰفَاتِ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے جو قادر ہے سب مقدورات تمام خوفون اور آفات سے اور کل علوم جو چارون کتابون مین ہین وہ کل علوم قرآن مین ہے اور جو علوم قرآن مین ہے وہ سورہ فاتحہ مین ہے اور علوم فاتحہ کا لبسملہ مین ہے اور علوم بسملہ کا باء بسملہ مین ہے مِنَ الشَّیْطٰنِ یعنے دور اللہ کی رحمت سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے جب کہ نافرمانی کی شیطان نے لعنت کیا گیا اور ہوا شیطان پس دلالت کیا قول ابن عباس رض نے اسپر کہ نام رکہا گیا ساتھ اس نام کے بعد لعنت اللہ کے اور اول لعنت تک نام اسکا عزازیل یا نائیل تہا کہا روضۃ الاخبار مین شیاطین ذکور اور اناث ہین پیدا ہوتے ہین اور نہین مرتین بلکہ ہمیشہ رہتی ہین اور جن ذکور اور اناث ہین توالد اور تناسل ان مین جاری ہین اور مرتے ہین اور ملائکہ نہ متصف ہین ساتھ ذکوریۃ اور انوثیۃ کے اور نہ ساتھ توالد اور تناسل کے اور نہ ساتھ اکل و شرب کے پس ثابت ہوا اس سے کہ شیاطین اور جنات کو حقیقۃ اور وجود ہے اور نہین کیا انکار جنکا مگر ایک جماعت قلیل جہال فلاسفہ اور اطبا وغیرہ سے ؎

حکایت

حضرت امام غزالی محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچہا جنون سے حوادثات سے کہا زمخشری نے تفسیر مین ایک کتاب تصنیف کی ہے اور نصف تک پہنچی ہے آپ نے اون سے طلب کی پس وہ لائے اوس کتاب کو پس لکہا اوسکو پہر رکھ دیا کتاب اُسے جگہہ پس جب کہ زمخشری آپکی خدمت مین حاضر ہوا دیکہا کتاب بولا کو پس متعجب ہوا زمخشری اور متحیر ہوا اور کہا اگر کہون مین یہہ کتاب میری ہے

اور حالانکہ مین نے اوسکو چھپا کر رکھا ہے اس طرح کہ سوائے میرے کسی کو اسپر اطلاع نہین ہے پھر کہانسے آئی یہہ اور اگر ہے یہہ کتاب کسی اور کی اس ترتیب سے لکھی ہوئی کہ نہ فرق لفظ مین نہ وضع اور نہ معنی مین تو عقل نہین قبول کرتی اوسکو کہا امام نے یہہ کتاب تیری تصنیف ہے اور پہنچی مجکو جنون کے ہاتھہ سے اور زمخشری انکار کرتا تھا جنون کا پس اقرار کیا آپکی مجلس مین اور نہین لازم آتا اس سے علم جن کا بالغیب قال اللہ تعالیٰ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۵ جانا جنون نے یہہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہین رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنیوالی کے **فائدہ** حضرت سلیمان علیہ السلام جنون کی ہاتھہ سے مسجد بیت المقدس کو بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت پہنچی جنون کو عمارت کا نقشہ بتا کر آپ شیشے کے مکان مین در بند کر کر بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن بناتے رہے کہ پوری بنا چکے جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب پر وفات معلوم ہوائی اور جن جو آدمیون پاس دعوا کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے پھر حقیقت انکی نزدیک اون کے جو نہین قائل ہین ساتھہ مجردات کے وہ اجسام ہوائیہ ہین اور نزدیک بعض کے ناریہ ہین قدرت رکھتے ہین ساتھہ شکل بدلنے کے اشکال مختلفہ سے مثل شکل سانپ اور بچھو اور کتے اور شتر اور گائی اور بکری اور گھوڑے اور خچر اور گدھا اور پرندہ اور بنی آدم کی اور واسطے انکے عقل اور فہم ہے قدرت رکھتے ہین اعمال شاقہ پر جیسا کہ کرتے تھے کام کرتے سلیمان علیہ السلام کا قلعہ بنانیکا اور صورتی اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین بنانیکا اور نزدیک انکے جو قائل ہین ساتھہ مجردات کے مجردات ارضیہ سفلیہ ہین اور یہہ ثابت ہے اسواسطے مجردات یعنے موجودات غیر متحیزہ ہین اور حال ہین بیچ متحیزہ کے یا عالیہ مقدسہ ہین تدبیر اجسام سے اور وہ ملائکہ ہین مقربین اور نام رکھتے ہین اسکا مشائیون عقول اور اشراقیون انوار عالیہ قاہرہ یا تعلق رکھتے ہین ساتھہ تدبیر اجسام کے اور نام رکھتے ہین اسکا مشائیون نفوس سماویہ اور اشراقیون انوار مدبرہ اور اشرف اور اعلیٰ اون مین حملۃ العرش

فائدہ

بیان حقیقت جن

ہین اور وہ اب چار ہین اور دن قیامت کے آٹھ ہونگے پھر گھیرنے والے گرد اگرد عرش کے پھر ملائکہ کرسی کے پھر ملائکہ ساتون طبقہ آسمانون کے پھر ملائکہ کرہ اثیر اور ہوا کے پھر ملائکہ کرہ زمہریر کے پھر ملائکہ دریا کے پھر ملائکہ پہاڑون کے پھر ارواح سفلیہ منصرفہ بیچ اجسام نباتیہ اور حیوانیہ کے اور یہہ کبھی ہوتے ہین ساتھ ہیئۃ نیک کے اونام رکھے جاتے ہین یہہ ساتھ صلحا جن کے اور کبھی ہوتے ہین بکدرہ شریرہ اور یہہ شیاطین ہین اسی طرح ہے بیچ تفسیر فاتحہ تفتازانی کے اور ظاہر مراد ساتھ شیطان کے ابلیس اور مددگار اوسکے ہین اور بعض کہا عام ہے بیچ ہر سرکش اور متمرد اور گمراہ راہ راست سے جن اور انس سے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ بلکہ بچنا اور دفع کرنا شیطان انسی کا مشکل ہے شیطان جنی سے اسواسطے شیطان جنی فقط وسوسہ ڈالتا ہے اور شیطان انسی ہاتھہ اور پیر اور زبان اور آنکھہ سے کوشش کرتا ہے واسطے بدکاری کے **حکایت** ایک واعظ نے بیان کیا کہ جب ارادہ کرتا ہے آدمی خیرات کا تو ستر شیاطین اوس کے ہاتھہ اور دامن مین لپٹ جاتے ہین تاکہ نہ دیوے صدقہ جب ستر شیاطین پر غالب ہوتا ہے تو دیتا ہے صدقہ اور اگر مغلوب ہو گیا صدقہ سے باز رہتا ہے ایک شخص نے سنکر کہا کہ مین صدقہ دونگا اور گھر مین آکر ایک دامن مین غلہ لیا واسطے خیرات کے اور چلا لیکر خیرات کرنیکو عورت نے دیکھہ کر پکڑا اوسکو اور روکا صدقہ سے اور کہا کہ تو صدقہ دیویگا تو میرا گذر کیونکر ہوگا اور باہم تکرار ہوئی یہانتک کے دامن سے غلہ گر پڑا اور خالی ہاتھہ باہر گیا لوگون نے کہا صدقہ دیا تونے اوسنے کہا مقابلے شیاطین مین تو مین غالب آیا لیکن ام الشیاطین مجھپر غالب آئی اور نہ دینے دیا صدقہ اَلرَّجِیْمِ ای پھینکا گیا آسمانون سے ساتھہ گرا دینے ملائکہ کے جب کہ لعنت کیا گیا یا پھینکا گیا ساتھہ شہب آسمان کے جب کہ قصد کیا جانے آسمانکا یہہ صفت مذمومہ ہے واسطے شیطان کے اور اسکے قرآن مین نام بد اور صفات مذمومہ ہے پس سب برائیان اوسکی لفظ رجیم مین ہین اسواسطے یہہ جامع ہے سب پر جو کہ واقع ہوا اسسے سیر عقوبات سے اسی سبب سے خاص کیا گیا ساتھہ اسکے ابتدا درمیان آسمان اور صفات اوسکے

حکایت

اور ظہور حقیقت استعاذہ کی غیر ممکن ہے ساتھ مجرد قول کے بلکہ لابد ہے حضور قلب سے اور
اور موافقت قول کے ساتھ حال اور فعل کے اور نہین چاہیے کہنا تیرا فقط زبان سے اعوذ با
اللہ اور فعل اور حال تیرا اعوذ بالشیطان ہو اور یہہ حال ہے بسبب مشارکت نفس کے ساتھ
شیطان کے بیچ اختیار کرنے معاصی اور طغیان نیکی اور استعاذہ ماسوا اللہ سے اور حجاب کثیر تے
ہین پس تحقیق شیطان بھاگتا ہے نور عارف سے **حکایت** ابا سعید خرازی دیکھا ابلیس کو
خواب مین پس ارادہ کیا اوسکے مارنے کا ساتھ عصا کے پس کہا اوسنے یا ابا سعید مین نہین ڈرتا
تیرے عصا سے اور ہین ڈرتا ہون شعار آفتاب معرفت کیسے جبکہ طلوع کرتا ہے آسمان دل سے اگر کہے
کوئی استعاذہ شیطان سے ثابت ہوتا ہے اظہار خوف کا ماسوا اللہ سے اور یہہ مخل ہے عبودیت کو
کیونکہ مین جاننا دشمن کو دشمن ثبوت ہے واسطے محبت کے اور فرار اور بھاگنا ہین ماسوا اللہ سے
طرف اللہ کے اور تتمیم اور کمال ہے واسطے عبودیت کے اور فرمان برداری ہے اللہ کے حکم کی
اور خوف کرنا اوس سے جو نڈرے اللہ سے اظہار ہے عاجزی کا جیسا کہ کہا گیا ڈرتا ہون مین
اللہ سے یعنے عذاب اور غضب اوسکی سے اور ڈرتا ہون مین اوس سے جو ڈرتا ہے اللہ سے یعنے
بد دعا اوسکی سے اور ڈرتا ہون مین اُس سے جو نہین ڈرتا اللہ سے یعنے بدافعالی اوسکی سے
کہا مولانا جلال الدین قدس سرہ نے **بیت** آدمی را دشمن پنہان بسیت ؞ آدمی با حذر
عاقل کسیت ؞ اور تفسیر کبیر مین ہی کہ تحقیق اعوذ باللہ رجوع ہے خلق سے طرف خالق کے
اور حاجت تامہ سے واسطے نفس اپنے کے طرف غنی تام کے ساتھ حق کے بیچ حاصل کرنے تمام
نیکیون کے اور دفع کرنے سب آفتون کے اور بیچ اسکے سر ہے فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کا دلالت ہے
کہ نہین کوئی وسیلہ طرف قرب حضرت رب کے مگر ساتھہ عجز کے اور عجز منتہی مقامات ہے
نقل ہے چھ ۶ چیزون نے عاجزی اور انکساری کی اللہ نے اونکو بلند درجہ اور مقام
دیا **اول** اللہ نے تمام پہاڑون کی طرف وحی کی کہ جگہہ اور قرار دونگا کشتی نوح کو اور جو ساتھ
اوسکے مومنین ہین ایک پہاڑ پر پہاڑون مین سے پس تکبر کیا سب پہاڑون نے اور عاجزی کی

حکایت

بیت

نقل

اول

Marfat.com

جودی نے اور کہا مجھکو کہان یہہ قدر اور مرتبہ ہے کہ قرار دے اور جگہہ اللہ تعالی کشتی نوح علیہ السلام کو مجھپر پس بلند کیا مقام اوسکا اللہ نے سب پہاڑون پر اور قرار دیا کشتی کو اوپر بسبب عاجزی اوسکی کے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ اور وہ ایک پہاڑ ہے زمین جزیرہ مین قریب موصل کے پس کہا پہاڑون نے ای رب کسواسطے بزرگی دی جودی کو اوپر ہمارے اور حالانکہ بہت چھوٹا ہے ہمارے سے کہا اللہ تعالی نے اوسنے تواضع اور عاجزی کری آگے میرے اور تمنے تکبّری کی اور حق میرے اوپر ہے کہ جو عاجزی کرے میری بلند کرون مین اوسکو اور جو تکبری کرے پست کرون مین اوسکو **دوسرے** وحی کی اللہ نے طرف سب پہاڑون کے کہ مین کلام کرنیوالا ہون اوپر تمہارے ایک بندہ سے اپنے بندون مین سے پس تکبر کیا سب نے مگر طور سینا نے عاجزی کی پس کہا مین کون ہون کہ کلام کرے اللہ تعالی مجھہ پر کسی بندے سے اپنے بندون مین سے پس اسیواسطے ہوئے کلام درمیان اللہ کے اور موسی علیہ السّلام کے طور سینا پر اور **تیسری وحی** کی اللہ نے کل مچھلیون کی طرف کہ مین داخل کرونگا یونس علیہ السّلام کو پیٹ مین ایک مچھلی کے مچھلیون سے پس تکبر کیا سب نے مگر ایک مچھلی نے عاجزی کی اور کہا مین کون حقیقت ہون کہ اللہ تعالی جگہہ دیگا میرے پیٹ مین اپنے نبی کو پس بلند کیا اوسکو اللہ نے ساتھہ عاجزی اوسکی کے **چوتھی وحی** کی اللہ نے طرف جانور اوڑنے والون کے پس کہا اللہ نے مین رکھنے والا ہون شراب یعنے شہد بیچ ایک پرند کے تمہارے مین سے کہ اوسمین شفا ہے واسطے لوگون کے پس تکبر کیا سب نے مگر نحل نے یعنے شہد کی مکھی نے پس کہا اوسنے مین کون ہون جو رکھیگا مجھمین اوسکو اللہ تعالی پس بلند کیا اللہ نے اوسکو اور رکھا شہد کو اوسمین بسبب تواضع اور عاجزی کے اور **پانچوین وحی** کی اللہ نے طرف ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا تو کون ہے کہا مین خلیل اور کہا موسی علیہ السلام کو تو کون ہے کہا مین کلیم اور کہا عیسی علیہ السلام کو تو کون ہے کہا مین روح اللہ اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

تو کون ہے کہا مین یتیم ہون پس بلند کیا درجہ اوسکا اللہ نے سب بنیون پر بسبب عاجزی
کے اور کہا اللہ نے اوس کے حقمین وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؁ **چھٹی**
جس مومن نے تواضع کی اور عاجزی واسطے اللہ تعالی کے ساتھ سجود اور رکوع کے
پس اور بزرگ کیا اوسکو اللہ نے ساتھ کھولنے سینہ کے اوسکو واسطے اسلام کے اور
اللہ نے اس کے حقمین فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ
رَّبِّهٖ اور بیچ درۃ الناصحین کے ہے کہ جب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے
ہجرت کر کر طرف مدینہ طیبہ کے جسکی شان مین ہے غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ شِفَاءٌ ؁ اور
داخل ہوئے دروازہ مین مدینہ منورہ کے تھے اغنیا لٹکتے ساتھ مہار اونٹنی کے پس
فرماتے تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دو مہار کو اونٹنی کی پس یہہ مامور ہے
اللہ کیطرف سے پس چھوڑ دیا مہار کو اور اونٹنی جاتی تھی آگے لشکر کے پس جس جس کے
گھر کے آگے گذرتی تھی حزین اور غمگین ہوتا تھا صاحب خانہ اور کہتا تھا ہر ایک کہ اگر ہوتی دولت
ہماری قسمت مین البتہ ہوتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہمارے پس جب کہ پہنچے طرف
گھر ابی ایوب انصاری کے پس بیٹھ گئی اونٹنی پس لوگ اوٹھاتے تھے مگر نہ کھڑی ہوئی
پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام پس کہا اوترا اسی جا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے اسنے
کہ عاجزی کی جب کہ پہنچا تو دروازے پر مدینہ طیبہ کے تمام لوگ بے پروا ہو کر مزین اور
منقش کرتے تھے اپنے مکانون کو اور گمان کرتے تھے اوترینگے رسول ہمارے گھرون مین اور
ابو ایوب انصاری کہتا تھا اپنے دل مین مین آدمی فقیر ہون مجھکو کہان سے یہہ قدر و منزلت
اللہ کے کہ اترین حضرت میرے گھر مین پس اوتارا اللہ نے اپنے حبیب کو اوسکے گھر مین ؁
بسبب عاجزی اور انکساری کے **روایت** کعب الاحبار سے کہ اللہ تعالی نے وحی کی موسی
علیہ السلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہے کسواسطے مین نے پکڑا تجھکو کلیم بلاواسطہ کہا اے
رب تو خوب جانتا ہے اور جاننے والا ہے ساتھ اسکے کہا اللہ نے نظر کی مین نے بیچ دلون بندون

چھٹی — **روایت**

روایت

اپنون کے پس نہین دیکھا مین نے کسی دل کو زیادہ تر تواضع اور عاجزی کرنیوالا دل سے تیرے
اسواسطے کلام کی مین نے تیرے سے اور **روایت** ہے ابن عمر سے کہ سردار تواضع اور عاجزی کا

روایت

یہہ ہے کہ اوّل کرے سلام کو جسسے ملاقات ہوئی مسلمانون مین سے اور راضی ہو ساتھہ
اونی غریب اور مسکینون کے مجلس سے اور مکروہ رکھے اسبات کو کہ ذکر کرین لوگ
ساتھہ نیکی اور تقوی کے اور **روایت** کی ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہین ہے کوئی شخص مگر بیچ سر اوسکی کے دو زنجیرین ہین ایک زنجیر طرف آسمان ساتوین
ہے اور دوسری طرف زمین ساتوین کے جبکہ تواضع اور عاجزی کرتا ہے بندہ بلند کرتا ہے
اوسکو اللہ ساتھہ اوس زنجیر کے جو کہ طرف آسمان ساتوین کے ہے اور جب کہ تکبر کرتا ہے بندہ

روایت

پست کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی ساتھہ اوس سلسلہ کے جو طرف ساتوین زمین کے ہین **روایت**
کی صاحب فردوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع
ہے یہہ کہ پیوے آدمی جھوٹا اپنے بھائیکا اور نہین کوئی پیتا جھوٹا اپنے بھائیکا مگر لکھے جاتے
ہین واسطے اوس کے ستّر نیکیان اور مٹائے جاتے ہین اوسکی ستّر بدیان اور بلند ہوتا ہے

روایت

درجہ اوسکا اعلی علیین مین — اور قیس ابن حازم سے روایت ہے کہ جب کہ متوجہ ہوئے
حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ طرف شام کے اور تھا ساتھہ حضرت عمر کے ایک غلام اور
اور تھی سواری کی ایک اونٹنی پس ایک کوس سوار ہوتے تھے حضرت عمر اور پکڑتا تھا مہار
اونٹنی کی غلام پھر ایک کوس غلام سوار ہوتا تھا اور پکڑتے تھے عمر رض مہار کو پس جب کہ پہنچی قریب
شام کے باری سواری کی تھی غلام کی سوار ہوا غلام اور پکڑا حضرت عمر رض نے مہار کو اور ملا
راہ مین پانی پس حضرت عمر اوترے پانی مین اور بغل مین رکھے جوتیان پس آیا استقبال کو
ابو عبیدہ ابن الجراح کہ ہے عشرۂ مبشرہ سے اور تھا امیر شام کا پس کہا اوسنے اے امیر
المومنین تحقیق عظماء شام کے نکلے ہین واسطے استقبال کے طرف تیرے پس اچھا نہین کہ
دیکھین تجھکو اس حالت مین پس کہا حضرت عمر نے عزت اور توقیر دی ہمکو اللہ نے ساتھہ اسلام کے

Marfat.com

پس مجھکو کچھہ خوف نہین اون کے کہنے سے روایت کیا مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص سے نہ کلام کریگا اللہ تعالی قیامت کو
اور نہ نظر کریگا اونکی طرف اور انکے واسطے عذاب عظیم ہے ایک بوڑھا حرامکار دوسرا
بادشاہ جہوٹا تیسرا عائل متکبر یعنے فقیر اور بعضون نے کہا صاحب عیال کہ نہ قدرت رکہے
اوپر حاصل کرنے حوایج عیال کے اور تکبر کرے سوال کرنے سے یعنے نہ طلب کرے زکواۃ
اور صدقہ اور نہ سوال کرے بیت المال سے بسبب تکبر کے اور یہہ گناہ گار ہے بسبب پہنچانے
ضرر کے طرف عیال اپنے کے انتہی اور نقل کی روایت عمر بن شعیب نے باپ سے
اپنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کئے جاوینگے متکبر دن قیامت کے مانند
وزہ کے بیچ شکل آدمی کے اور ذرہ چیونٹی ہے چہوٹی یعنے متکبر دن قیامت کے ذلیل اور بہاینگی
خوار ہونگین کہ روندے جاوینگے اونکو اہل محشر ساتہہ پیروں اپنی کے اور پوشیدہ کرلے گی اونکو
ذلت ہر طرف سے اور بحواری ہانکین جاوینگے طرف قیدخانہ جہنم کے کہ نام اوسکا بولس ہے
ساتہہ ضمہ با موحدہ کے اور سکون واو اور فتح لام کے بعد اوسکے سین مہملہ ہے کہ اوپر انکے
آگ سخت تر سب آگ سے لگے گی اور پلائی جاوینگے پانی خبال سے ساتہہ فتح خا معجمہ کے
اور با موحدہ کے اور وہ ایک مقام ہے جہنم مین کہ جمع ہوتا ہے اوسمین صدید یعنے آب زرد مثل پیپ
اہل نار سے روایت کی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ جل جلالہ نے کبریائی ردا میری ہے اور عظمت
ازار میری یہہ دو وصفت ہین صفات اللہ تعالی کے پس نہین لایق ہے بندہ ضعیف
کو تکبر کرنا اسواسطے تکبر کی شیطان نے کہ اپنے کو بہتر اور بڑا سمجہا آدم علیہ السلام سے طوق
لعنت مین گرفتار ہوا اور اللہ نے اوسکی حقمین فرمایا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ
وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ الغرض تکبر بہت بری چیز ہے اس سے بچنا چاہئے
اور شیطان کو دشمن جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ

پس جسنے نزاع کی میرے سے ان دونون مین ڈالونگا مین اوسکو دوزخ مین اور مین بے پروا ہرن یعنے کبریائی چادر میری اور عظمت ازار میری ہی

حکایت

عدوٌ مُبینٌ **حکایت** ایک عابد تہا کہ دو سو برس عبادت خدا مین مشغول تہا مگر ہمیشہ دل مین یہہ آرزو رکہتا تھا کہ ابلیس سے میری ملاقات ہو اتفاقاً ایک شب شیطان سے ملاقات ہوئی پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی رہی اوسنے کہا دو سو ۲۰۰ برس تیری عمر کے اور باقی ہین یہہ کہہ کے چلا گیا اور اس عابد کے دل مین یہہ وسوسہ ڈالا کہ ابھی عمر تیری نوبہت باقی ہے کچھ دنیا کی عیش و عشرت کرنی چاہئے جب عمر مین تہوڑے سے دن باقی رہین گے توبہ کرلونگا یہہ سمجھ کر اوس شب شراب پیا اور متوجہ طرف بدکاری کے ہوا اسی رات مین مرگیا دو سو برس کی عبادت برباد ہو گئی اور مردود ہوگیا چاہیے ہمیشہ ہر آن اس شیطان سے پناہ خدا کی چہتا رہے اور حمایت مین اللہ کے رہے خصوصاً وقت قرات قران کے ساتہہ پڑہنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے کہا حسن نے جس نے اعوذ پڑہی ساتہہ حضور قلب کے کرتا ہے اللہ تعالیٰ درمیان پڑھنے والے اعوذ کے اور درمیان شیطان کے تین سو پردے کہ ہے ہر ایک پردہ اتنا بڑا جیسا کہ آسمان سے زمین تک ؂

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے نبی علیہ الصلوۃ والسلام ایکدن مسجد سے پس اچانک ابلیس ملا پس ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کون لایا تجکو طرف دروازہ مسجد میری کے کہا یا محمدؐ لایا مجھکو اللہ تعالیٰ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسواسطے اوسنے کہا تاکہ پوچھو تم مجھسے جو چاہے پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پس پہلے پوچھا اوسسے حضرت نے نماز کو اور کہا یا ملعون کیون منع کرتا ہے تو امت میریکو نماز سے ساتھ جماعت کے کہا یا محمدؐ جب کہ نکلتی ہے امت تیری طرف نماز کے پکڑ لیتی ہے تپ مجھکو گرم پس نہین دفع ہوتی مجھسے جب تک کہ امت تیری متفرق ہوتی ہے نماز پڑہکے کہا علیہ السلام نے کیون روکتا ہے تو امت میریکو علم سے اور دعا سے کہا وقت دعا کرنے اونکی کے ہو جاتا ہون بہیرا اور اندھا پس نہین دفع ہوئے جبتک کہ متفرق ہون کہا علیہ السلام نے کسواسطے منع کرتا ہے تو امت میریکو قرآن سے کہا وقت قرات قرآن کے گلتا ہون مین ایسا جیسا کہ گلتا اور پگہلتا ہے شیشہ آگ سے

Marfat.com

کہا کسواسطے باز رکہتا ہے تو امت میری کو جہاد سے کہا جسوقت نکلتے ہین طرف جہاد کے
رکہے جاتی ہے اوپر دونون قدم میرے کے قید جبتک کہ پہرکر آوین اور جب نکلتے ہین طرف
حج کے طوق اور زنجیر پہنایا جاتا ہون مین جبتک کے مڑہ کر آوین اور جب کہ قصد کرتے ہین
خیرات کا رکہا جاتا ہے اوپر سر میرے کے آرہ اور چیرا جاتا ہون مین مانند لکڑی کے اور شیطان
مسلط ہے اوپر طبیعت بنی آدم کے ساتہہ کہانے اور پینے کے پس جبکہ ترک کیا ان دو کو
پس تحقیق کوشش کے بیچ قطع کرنے شہوت شکم کے اور شہوت فرج کی پس نہین ہوتی
اسوقت بین مداخلت شیطان کو ہرگز اور نفس کے سبب اصلاح کا نماز پنجگانہ ہے اسواسطے
فرضیت اوسکی واسطے سوارنے نفس کے ہے اسواسطے کہ اسمین عاجزی اور تذلل ساتہہ تین
طبقہ کے ہے ساتہہ ہاتہہ باندہنے کے روبرو بادشاہ عظیم الشان کے اور ساتہہ رکوع کرنے کے
واسطے اوس کے اور ساتہہ سجدہ کرنے کے پس نفس سنورتا ہے ساتہہ خضوع اور خشوع
اور تذلل کے کہا وہب بن منبہہ نے جب نکلے حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام
کشتی سے آیا ابلیس علیہ اللعنہ اور کہا نوح نے یا عدو اللہ کونسا کام بنی آدم کا مددگار زیادہ ہے
واسطے تیرے اور لشکر تیرے کے اوپر ضلالت اور ہلاکت اونکی کے کہا ابلیس نے جب کہ پایا
مین نے بنی آدم کو حرص کرنیوالا اور حسد کرنیوالا ظلم کرنیوالا جلدی کرنیوالا اور مثل اوسکے
پس اگر جمع ہون جسمین یہہ اخلاق فربہ ہوتا ہے شیطان رانده درگاہ الہی اسواسطے
یہہ اخلاق اخلاقون شیاطین کیسی ہے اور بیچ خبر کے ہے کہ ابلیس علیہ اللعنہ اوٹھاتا ہے دنیا کو
ہر روز دو نو ہاتہہ مین اپنے اور کہتا ہے ہے کوئی کہ خریدتا ہے اس چیز کو کہ ضرر دیوے اور نہ فائدہ
اور غم اور رنج مین ڈالین اوسکو اور نہ خوش مین پس کہتے ہین اصحاب دنیا ہم ہین خریدار
پس کہتا ہے شیطان لَا تَعْجَلُوْا فَاِنَّهَا مَعْيُوْبَةٌ نہ جلدی کرو پس تحقیق وہ بری
اور معیوبہ ہے پس کہتے ہین اہل دنیا کچہہ مضایقہ نہین ہے پس کہتا ہے قیمت اسکی
نہ درہم ہے نہ دینار قیمت اوسکی حصہ تمہارا جنت سے ہے اور مین نے خریدا اسکو بدلے چار

Marfat.com

چیزون کے ساتھہ لعنت اور غضب اور عذاب خدا کے اور قطعہ اوسکی کے اور بیچا مین نے
جنت کو ساتھ اسکے پس کہتے ہین اہل دنیا جایز ہے یہہ ہمارے واسطے پھر کہتا ہے نفع دو مجھکو
اسپر اور وہ یہہ ہے کہ قرار اپنے دلون مین دو اسکا کہ نہ چھوڑنا تم اوسکو پس کہتے ہین نعم
یعنے ہمنے قبول کیا پس کہتا ہے شیطان بری ہے تجارت کہا حافظ نے

بیت

مجو درستی عہد از جہان سست نہاد	کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد ست	

کہا شیخ سعدی نے

بزمرد ہوشیار دنیا خسست	کہ ہر مدتے جائے دیگر کسست
منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست	کہ مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
نہ لائق بود عشق با دلبری	کہ ہر بامداد ش بود شوھری

اور فرمایا خدای تعالی نے پانچوین رکوع مین سورہ کہف کے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۤءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور بیان کر واسطے
انکے مثال زندگانی دنیا کے مانند پانی کے کہ اُتارا ہمنے اوسکو آسمان سے پس مل گئے ساتھہ
اوسکے روئیدگی پس ہو گیا آخر کار چورا چورا اورا تے ہین اوسکو بادین اور ہے اللہ اوپر
ہر چیز کے قادر کہا حضرت عیسی علیہ السلام نے دنیا تین دن کی ہے ایک دن کل کا جو گذر گیا کیا
ہے ہاتھہ تیرے کچہہ ہے اوسے کوئی چیز اور دن کل آویگا نہین جانتا تو پاویگا اوسکو یا نہین
اور ایک آجکا جسمین تو ہے پس غنیمت جان اس دن کو پس نہین مالک ہے تو مگر ایک دن کا
دنیا تین ساعت ہے ایک ساعت جو گذری اور ایک ساعت آنیوالی ہے نہین معلوم کہ پاویگا
تو اوسکو یا نہین اور ایک ساعت جسمین تو ہے پس غنیمت جان اس ساعت کو پس نہین
مالک ہے تو حقیقت مین مگر ایک ساعت کا اسواسطے وقت ہے ساعت سے طرف ساعت کے

دنیا تین دم ہے ایک دم جو گذرا جاتا ہے تو اسمین جو عمل کیا اور ایک دم کہ نہین معلوم تجکو کہ پاویگا اسکو یا نہ پاویگا اور ایک دم جسمین تو موجود ہے پس نہ مالک ہے دن اور نہ ساعت کا مگر ایک دم کا پس مبادرت کر اسی ایک دم مین طرف طاعت اور بندگی خدا کے اول فوت ہونیکے اور طرف توبہ کے اول موت کے پس شاید کہ دوسرے دم کے مرجاوے تو اور افضل الاعمال محافظت اوقات کی ہے وقت دم لینے کی پس جسنے ضایع اور برباد کیا وقت اپنا اوسنے ضایع اور برباد کیا عمر اپنی کو اور تنبیہ الغافلین مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ غنیمت جان تو پانچ چیزون کو پہلی پانچ چیزون کی جوانی کو پہلے بڑھاپے کے اور غنا کو پہلے فقر کے اور فراغت کو پہلے مشغولی کے اور تندرستی کو پہلے بیمار کے اور زندگی کو پہلے موت اپنی کے اسواسطے کہ انسان قدرت رکہتا ہے جوانی مین ایسے کامون مین کہ نہین کرسکتا ہے اونکو بڑھاپے مین اور لایق ہے کہ کوشش کرے بیچ ان پانچ کے اور غنیمت جان ایام صحت کو اور فراغت اور غنا کو اور جوانی اور زندگی کو پس جو مشتاق ہے طرف اللہ تعالی کے دوڑتا ہے طرف نیکیون کے اور جو ڈرتا ہے دوزخ سے روکتا ہے نفس اپنے کو شہوت سے اور

روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما تشریف لائے مکتب سے روتے ہوئے کہا حضرت عمر نے کس چیز نے رولایا تجکو یا ولدی اے فرزند میرے کہا تحقیق لڑکون نے مکتب کے گنے میرے کرتے کے پیوند اور کہا لڑکون نے دیکہو طرف بیٹے امیر المومنین کے کتنے پیوند ہین اوسکے کرتے مین اور تھے حضرت عمر کے کرتے مین چودہ پیوند کوئی پیوند چمڑیگا تھا یہ سنکر حضرت عمر نے بہیجا طرف خزانچی کے اور کہا قرض دے مجکو بیت المال سے چار درہم ایک مہینے کے وعدہ پر پس خازن نے لکہا حضرت عمر کو اے عمر تو یقین رکہتا ہے اپنے زندگی کا مہینے تک جب کہ قضا آگئی تیری کون ادا کریگا قرض تیرا اور باقی رہیگا تجپر پس جبکہ سنا عمر نے کلام خازن کا روئے اور کہا بیٹا جا طرف مکتب کے مین یقین نہین رکہتا اوپر روح اپنے کے ایک ساعت کا اور

روایت ہے عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نہین سیر ہوئے رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم برابر تین دن روٹی گیہوں سے اور ایک روایت مین ہے نہین سیر
ہوئے دو دن پے در پے روٹی جو سے اور اگر چاہتے حضرت تو دیتا اللہ تعالی آپکو جو دل مین
گذرتا اور بیچ ایک روایت کے ہے نہین سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روٹی گندم
سے یہانتک کے ملاقات کی اللہ سے اور کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہین چھوڑا
حضرت نے درہم اور دینار اور بکری اور بیچ حدیث کے ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے
خدمت مین حضرت کے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور
کہتا ہے کیا چاہتا ہے تو یہہ کہ پہاڑون کو کر دون مین سونے کا اور رہین ساتھہ تیرے جہان
تو ہو پس کہا حضرت نے ای جبرئیل دنیا گھر اوسکا ہے جسکا گھر نہ ہو اور مال ہے اسکا جسکا مال
نہ ہو بیشک جمع کرتا ہے اوسکو جو بے عقل اور بیوقوف ہے پس کہا جبرئیل نے ثابت رکھے
تجکو اللہ تعالی ساتھہ قول ثابت کے اور کہا عائشہ نے بیشک ہم آل محمد کی ہین کہ مہینے تک نہین
جلاتے ہم آگ تنور مین مگر کھجور اور پانی پر گذران کرتے ہین نقل کیا اوسکو شفا شریف مین
اور تنبیہ الغافلین مین ہے ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ کے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے خرچ کیا فی سبیل اللہ چالیس ہزار دینار پوشیدہ اور چالیس ہزار دینار ظاہر یہانتک کہ
نہ باقی رہا واسطے اون کے کچھہ اور آپ نہ نکلے گھر سے تین دن تک اور نہ حاضر ہوئے خدمت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب برہنگی بدن کے پس تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بیچ گھرون بی بیون اپنی کے اور ڈھونڈا کوئی چیز نہ پائی حضرت نے کہ واسطے صدیق کے
بھیجی جاوے پھر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف فاطمہ رضہ کے اور غمزدہ ہو کر
فرمایا نہین ہے کوئی چیز ہمارے پاس کہ دیوین ہم ابو بکر رضہ کو اور حضرت خاتون نے بھی غم کیا
پس نکل آئے حضرت فاطمہ کے پاس سے حزین اور غمگین ہو کر اور فاطمہ بھی غم مین رہی اور
جب کہ نکاح کیا انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے بلایا ابو بکر اور عمر اور عثمان
اور ساتھہ رضی اللہ عنہم کو واسطے اوٹھانے جہیز فاطمہ کے پس اوٹھایا اونہون نے چکی اور

Marfat.com

جلد بدیوغ اور تکیہ کہ اوسمین لیف تھا کھجور کا اور کوزا اور پیالہ بعضون نے لکھا ہی ایک
چھلنی دو تھیلیان ایک مشک پانی کی اور ایک آبخورہ دو تھالی کتان کی موٹی چار توشک
کہ دو مین ریشہ کھجور کے درخت کے بھرے تھے اور دو مین اُون دو جامہ ہر ایک لوئی دو
بازو بند چاندی کے بھی تھے واللہ اعلم بالصواب پس روئے حضرت ابوبکر صدیق اور کہا یا رسول اللہ
یہہ جہیز فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہی پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابا بکر یہہ بہت ہی واسطے اوسکے
جو ہین بیچ دنیا کے پس نکلین فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دولہن بنکر کہ اوپر اون کے
تھا شملہ صوف سے کہ جسمین ۱۲ بارہ پیوند تھے اور ہاتھ سے پیستی تھین جو اور زبان سے پڑھتی
تھین قرآن اور دل سے کرتی تھین تفسیر اور پاؤن سے ہلاتی تھین جھولا اور خوف سے
اللہ کے روتی تھین ۔ اب حال ہمارے زمانے کی عورتین ۔ ہاتھ سے بجاتی ہین ڈھول ۔ اور
زبان سے کرتی ہین غیبت اور دوست رکھتی ہین دنیا کو اور انکھون سے اشارہ کرتی ہین ۔
پس کیونکر داخل ہونگی ایسی عورتین جنت مین ۔ پھر جب کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے فاطمہ رضی اللہ عنہا
پھر قصد کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے طرف وسادہ کے جہیز سے آپ کے اور عبا کے کہ بنا تھا اوسکو آپنے خود اور بھیجا
اون کو ساتھ ہاتھ لونڈی کے اور کہا لونڈی کو کہہ ابوبکر کو کہ تحقیق جانا مین نے جو معاملہ کیا تو نے
ساتھ باپ میرے کے اور نہین ہمارے پاس سوا وسادہ اور عبا کے پس جبکہ پہنچی لونڈی دروازہ کے
پاس اور آواز دی اور کہا السلام علیک یا صادق الصدیق تحقیق سردار میری اور جمیع عورتین امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنت رسول خدا نے تجکو سلام کہا ہی اور کہا تجکو اسطرح پس لیا انہون نے عبا کو
مارے جلدی کے بغیر سیے کانٹون سے نخل کے جا بجا ملا کر تاکہ وقت چلنے کے کہل نہ جاوے اور نکلے
طرف گھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے برہنہ پس آیا جبرئیل طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
دیکھا حضرت نے اوسکو اوڑھے ہوئے عبا کہ ٹکے ہوئے ہین ساتھ کانٹے کھجور کے پس کہا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یا اخی جبرئیل تم پہلے اس سے کبھی نہین دیکھا مین نے تجکو ساتھ اس صورت کے کہا جبرئیل نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجکو دیکھتے ہین اور حالانکہ نہین باقی رہا کوئی بیچ آسمان کے

مگر بہترین اور نورانی بنایا ساتھہ اسی صورت کو واسطے محبت اور موافقت ابو بکر کے
اور فرمایا یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے آپ کو سلام فرمایا اور حکم کیا ہے کہ پوچھو
ابو بکرؓ کو آیا وہ راضی ہے مجھسے اس کلام کے سنتے ہی ابو بکر رض کے بدن مین لرزا پیدا ہوا
اور فرمایا یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ہر حال راضی ہون اوس سے پس خوب روئے
حضرت ابو بکر رض اور کہا تین بار مین تجھسے راضی اور تو راضی مجھسے اور بیچ زبدۃ الواعظین کے
ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتیں ہین شقاوت کی اول خشکی انکھہ کی اور
دوسرا سختی دلکی اور تیسرا لمبی لمبی امید رکھنا اور چوتھا محبت دنیا کی اور کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے مچھر کے یا پر پرندہ کے برابر یا ایک ذرہ برابر
تو نہ نصیب ہوتا اوسے کافر کو پینا پانی کا اور فرمایا جناب رسالت ماب صلی اللہ
علیہ واله واصحابہ وسلم نے محبت دنیا کی سردار تمام برائیون کی ہے ۔ پس لازم پکڑوا وپر اپنے
روگردانی اوسے پس عاقل بیدار مسلمان کو چاہئے کہ سوچے اور نہ مغرور ہووے دنیا کی
زندگی پر اسواسطے کہ دنیا ناپایدار ہے اگرچہ دراز ہو مدت اسکی اور فنا ہونیوالی ہے اگرچہ معلوم ہوتی ہے
زینت اوسکی بقول

بیت سعدی

شیخ سعدی رحمۃ اللہ بیت

چه شیبت برآمد بروی شباب	شبت روز شد دیده برکن زخواب
دریغا که بگذشت عمر عزیز	بخواهد گذشت این دمی چند نیز
فرو رفت جم را یکی نازنین	کفن کرد چه کرمش ابریشمین
بدخمه درآمد پس از چند روز	که بروی بگرید بزاری و سوز
چو پوسیده دیدش حریر کفن	بفکرت چنین گفت با خویشتن
دریغا که بی ما بسی روزگار	بروید گل و بشکفد نوبهار
من از کرم برکنده بودم بزور	بکندند از و باز کرمان گور

Marfat.com

اور بعضون نے کہا ہے نہین نجات پاتا ہے دنیا کی زینت اور زندگی سے مگر وہ شخص کہ ہو باطن اوسکا نور ہدایت سے مزین ساتھ انوار معرفت کے اور روشنی سے محبت کے چمکارے شوق ظاہر اوسکا مزین ہو اور ساتھہ ادب خدمت اور شرف ہمت کے غالب ہو زینت دنیا پر بسبب شوق کے طرف رب اپنے کے اور غالب ہو زینت دنیا پر ظاہر اور باطن سے اور روایت کی ضحاک نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون شخص ہے زیادہ زاہد اور خوفناک لوگون مین سے فرمایا جسنے ہر روز یاد کیا اور اُنس کیا قبر سے اور ترک کیا فضول زینت دنیا کو اور اختیار کیا بقا کو فانی پر اور نہ گنا ایام زندگی کو اپنے کل کے دن پر ...... اور گنا نفس اپنے کو مردہ اور بیچ حدیث کے ہے کہ کہا اللہ تعالی نے خوش ہوتا ہے بندہ مومن جب کہ فراخ ہوتی ہے واسطے اسکے کوئی شی دنیا سے تو یقین جانو کہ وہ بندہ زیادہ تر دور ہوتا ہے میرے سے اور جب تنگ ہوتی ہے دنیا اوپر اُسکے تو غم کرتا ہے اور پریشان رہتا ہے یقین جانو کہ وہ زیادہ تر قریب ہوتا ہے میرے سے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ؞ یَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ

مثنوی مین ہے بیت ؞

ہمچنین دنیا اگرچہ خوش شگفت	بانگ ہم زد بیوفائی خویش گفت
کو می گوید بیا من خوش پی ام	وان فنادش گویدا زمن لاشی ام
ای زخوبی بہاران لب گزان	بنگران سردی و زردی خزان
کودکی از حسن شد مولای خلق	بعد فرداشد خرف رسوائی خلق

حکایت سلیمان ابن عبد الملک جو خلیفہ ساتوان ہے مروانیہ سے کہا اے حازم کیا ہے واسطے ہمارے کہ مکروہ سمجھتے ہین ہم آخرت کو کہا اسواسطے کہ آباد کیا تم نے دنیا کو اور خراب کیا آخرت کو پس مکروہ سمجھتے ہین جانے کو آبادی سے طرف خرابی کے پس کہا سچ کہتا ہے یا ابا حازم پس خبر نہین کیا ہے واسطے ہمارے کل قیامت کے دن نزدیک اللہ کے کہا اگر چاہتا ہے

86027

دریافت

Marfat.com

دریافت کرنا اوسکا پس ہے بیچ کتاب اللہ کے پس کہا کہان پاؤن مین اوسکو کہا بیچ
قول اللہ تعالی کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ؁ پس کہا کیونکر ہوگا حاضر ہونا
روبرو اوس خالق کے جو مالک ہے دونو جہان اور عادل ہے دن قیامت کا پس کہا نیک آدمی مانند
غایب کے کہ آتا ہے نزدیک اہل و عیال اپنے کے خوش و خورم ویسا اللہ کے روبرو آویگا اور گنہگار
مانند غلام بہاگے ہونے کے کہ جب آتا ہے روبرو اپنے مالک کے شرمندہ و غمزدہ اور ڈرتا ہوا پس
سلیمان نے مارے وحشت کے آنکھین بند کرلین اور خوب روئے اور اللہ اکبر کہہ کے چپ ہوگئے کہا

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے

بیت

نریزد خدا آبروی کسی — که ریزد گناه آب چشمش بسی
گر آئینه از آه گردد سیاه — شود روشن آئینهٔ دل ز آه
بترس از گناهان خویش این نفس — که روز قیامت نترسی ز کس
پلیدی کند گربه در جای پاک — چو زشتش نماید بپوشد بخاک
تو آزادی از ناپسندیدهها — نترسی که بر وی فتد دیدهها
بزاندیش از بندهٔ پر گناه — که از خواجه غائب شود چندگاه
اگر باز گردد بصدق و نیاز — بزنجیر و بندش نیارند باز

حاصل کلام یہہ ہے کہ دنیا سر واز تمام برائیوں کی ہے اور موجب بُعد کا ہے واسطے خریدار اسکے
اللہ سے اور زہد اور قناعت اور تقوی اور طہارت اور ریاضت موجب قرب کا ہے طرف
اللہ کے اور باعث فرار اور بیزاری کا ہے شیطان سیے اور ذریۃ اسکی سے کہا کاشفی نے
کہ لاقیس کہ اولاد سے ہے ابلیس کے جو کہ وسوسہ ڈالتا ہے نماز مین لوگون کے دلون مین اور دوسرا
ولیہان بالتحریک جو کہ وسوسہ ڈالتا ہے وضو کرنے کے وقت ساتھہ استعمال کرنے کثرت پانی کے
اور رہنا تاہی اونکو؁ اور امام احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ بیچ اربعین کے لائے ہین کہ شیطان کے

Marfat.com

ایسے کتنے ہی فرزند ہین اُنمین سے علی ہذالقیاس زنبور اسمی کی اولاد ہے کہ وہ مقرر ہین بازارون پر
دروغ گوئی اور کم فروشی اور خیانت کے وسوسہ دلمین ڈالتا ہے اور اعون اپنے زناکروانے کے
عہدے پر سب سے چالاک اور تیار ہے بثیور ساتھ نوحہ کرنے اور طمانچہ مارنے کے اور کپڑے پہاڑنے
وسوسہ دلمین ڈالتا ہے اور مبسوط صاحب کذب کا ہے یعنے جھوٹھ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا
یہ سب وسوسہ ڈالتا ہے اور اسیطرح کوئی کہانیکے اور کوئی پینیکے وسوسہ ڈالتا ہے اور کوئی
بسم اللہ ترک کرواتا ہے اور کوئی علما کو علمیت کی تقریر سے ہوا اور نفس کے وسوسہ مین ڈالتا ہے
اور کوئی تلاوت قرآن کے وقت جو کہ افضل عبادت ہے اسکے درپی ہوکر دل مین وسوسہ ڈال کر
قرآن کی تلاوت کا مانع ہوتا ہے الغرض شیطان بڑا دشمن ہے بنی آدم کا کہ ہر وقت درپی ان کے
لگا رہتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے اور بندہ عاجز کو کوئی حیلہ اُس سے بچنے کا نہیں ہے
سوائے مدد اور پناہ اللہ کے حقیقتاً بندہ عاجز کہتا ہے یا الہی یا غفور الرحیم مین عاجز اور لاچار ناتوان
ہون میرے مین قدرت اوسکے مقابلہ کے نہین ہے تو مجھکو اپنے حفاظت مین رکھ اور پناہ دے
مجھکو شیطان الرجیم سے اور کوئی صورت اوس سے بھاگنے کی نہین سوائے تیری حمایت کے اللہ تعالی
فرماتا ہے اے بندہ مین تجکو ایک طریقہ تلقین کرتا ہون کہ جب تو ارادہ کرے میری مناجات کا
یا قرات قرآن کا یا کوئی نیک کام کا اور عبادت کا بڑی عبادتون مین سے یا تلاوت قران کی
کہ جسمین امر اور نہی سب مذکور ہین اور شیطان اوسی کے منع کرنے مین کوشش بہت کرتا ہے پس
اے بندہ جاری کر صدق دل سے زبان پر۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ شیطان
ماخوذ ہے شطن شطونا اے بعد بعیدا سے اور وزن اوس کا فیعال اور بعضون کے
نزدیک مشتق ہے شاط شیطا سے بمعنے هلك هلاکا اور وزن اسکا فعلان ہے
نام اسکا ساتھ اوسکے ازجہت ہلاک ہونے سے اور ساتھ ہلاکی کے ملنے سے ہے روایت
ہے کہ جس روز کہ شیطان راندہ گیا اور فرشتون نے حکم سے پروردگار کے آسمان سے زمین پر

چند قاعدہ صرف

روایت

Marfat.com

ڈالا مانند ماتم زدہ کے ہاتھ اوپر کولے کے رکھا اور اپنے تئین ملعون ابدی جانا اور گرد خسارکی اوپر ہونہہ اپنے کے کہ دیکہی خطاب وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ کا سنا

بیت

خاک افلاس کرد بر رخسار	کرد او بار بر جبین انبار
کمر عداوت با آدم و با آدمیان بستہ	بعزم وسوسہ و اغوا در نشستہ

ایسے دشمن سے سزاوار تر ہی کہ شر او سکے سے ساتھہ خدا کے پناہ ڈہونڈ ہئے اور یون کہو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

تفسیر روح البیان امین ہی کہ سوال کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وسوسہ شیطان سے فرمایا علیہ السلام نے چور نہین جاتا اوس گھر مین جسمین کچھہ شی نہ ہو پس یہہ محض ایمان سے ہی اور کہا علی ابن ابی طالب نے رضی اللہ عنہ فرق درمیان ہماری نماز کے اور نماز اہل کتاب کے وسوسہ شیطانی ہی اسواسطے وہ فارغ ہی عمل کفار سے اسواسطے وہ موافق ہین اوسکے اور مومنین مخالف ہین اوسکے اور لڑتے ہین اوسے اور محاربہ اور لڑائی ہوتی ہی ساتھہ موافق کے نہ مخالف کے

حکایت

ایک آدمی اہل خراسان سے نکلا طرف عراق کے اور گیا طرف ایک عالم کے علماء عراق سے یہان تک کہ سیکھین چار ہزار حدیثین حکمت سے جب کہ ارادہ کیا رخصت کا اذن رخصت کا مانگا استاد سے کہا اوستاد نے سکھاتا ہون مین تجکو بہتر واسطے تیرے احادیث تیرے لیے کہا وہ کیا ہی کہا کیا ہی بیچ خراسان کے ابلیس کہا ہی کہا وسوسہ ڈالتا ہی تمکو کہا ہان اور کہا کیا کرتے ہو تم واسطے وسوسہ اسکے کہا رد کرتے ہین ہم اوسکو کہا اگر دوسری بار ڈالے وسوسہ کہا رد کرتے ہین ہم اوسکو کہا جبکہ ایذا دے تمکو دشمن جنسہ اور روکے تم کو طاعت سے پس نہ مشغول ہو تم ساتھہ رد کرنے وسوسہ اوسکی کے اور لکن ہو ساتھہ اوسکے مانند غریب مسافر کے ساتہہ کتے چروائی کے

معاذ اللہ منہا اسوقت پناہ مانگو تم ساتھہ اللہ کے تحقیق وہ کتا ہے کتون مین سے پناہ اللہ ہم کو اور
تمکو اور جمیع امت محمدی کو اسکے فریب اور شر سے بچاوے اللہم آمین ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ تسمیہ بروایت صحیح ابو حنیفہ رح سے ایک آیہ قرآنی ہے نازل کی گئی ہے واسطے تبرک کے بیچ شروع کرنے قرآن کے اور واسطے فیصل کے اور فرق کرنے درمیان سورتون کے اور آیتہ علاحدہ ہے داخل بیچ سورتون کے نہین ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہم اللہ کے داخل فاتحہ اور داخل ہر سورۃ کے ہے اور ساتھہ ایک روایت کے مذہب مالک رحمۃ اللہ کا بھی اوپر اسی صورت کے ہے ؛ اور ساتھہ ایک روایت دوسری مالک رحمۃ اللہ سے بسملہ داخل قرآن کے نہین آئی لیکن بسبب اسکے کہ غیر ہے قرآن سے ساتھہ حکم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سورہ فاتحہ مین واسطے تبرک کے ہے اور دوسری سورتون مین واسطے تبرک اور فرق کے لکھی گئی ہے اور روایت امام اعظم رحمہ اللہ سے بھی یہی ہے اور بیچ خطبہ کشاف کے آغاز قرآنکا ساتھہ تحمید کے رکھا ہے تسمیہ کو غیر قرآن سے گمان کیا ہے اور یہہ اشارہ ہے کہ صاحب کشاف نے اختیار اس قول کو کیا ہے اور اس مذہب کو راجح جانا اور وجہ اس قول کی یہ ہے کہ بسملہ بیچ آیۃ وانہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بے شبہ قرآن سے ہے اور اسمین کوئی اختلاف نہین رکھتا اور بیچ قرانیت اوسکی کے کوئی شک نہین لاتا اور جو بسملہ آغاز قرآن مین ہین اور فاصل درمیان سورتون فرقان کے ہے غیر اس بسملہ سے ہے اسواسطے یہہ بسملہ بعض اور جز آیۃ کے ہے اور بالاتفاق قرآن سے ہے اور یہہ آیۃ تامہ ہے مختلف فیہا ؛ اور وجہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کے وہ ہے کہ قرآن عظیم الشان ہے سلف نے ساتھہ تجرید قرآن کے غیر قرآن سے وصیت کی ہے کتابت اور لکھنا غیر قرآنکا منع رکھا ہے یہانتک تفسیر کو مکروہ رکھتے ہین اور لکھنا نام سورتونکو ممنوع گمان کرتے ہین تسمیہ اوایل سورتون مین اگر غیر قرآن سے ہوتی تو کیون علماء سلف لکھنا اوسکا اوایل سورتون مین جایز رکھتے اور منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ساتھہ روایت صحیح کے ؛

من ترکہا فقد ترک مائة واربع عشرة اٰیة من کتاب اللہ یعنے درمیان تلاوت قرآنکے
جسنے بسم اللہ کو اوائل سورتونسے ترک کیا تحقیق اوسنے ایک سو چودہ آیتین قرآن کی ترک کین اور
جب کہ سلف نے قرآنیت اوسکی ثابت کی جو تسمیہ کو اوپر ہر سورتکے لکہنا ثابت ہوا کہ بسملہ داخل سورتکے
ہے جیسا کہ مقطع سورتکا داخل سورتکے ہے ایسا مبدا بہی اسکا داخل سورتکے ہوا اور وجہہ قول ابی حنیفہ
وہ ہے جب کہ سلف نے وصیت کی ساتھ جدا کرنے قرآن کے غیر قرآن سے اور بسبب وصیت اونکی
کے ساتھہ تجرید مصحف کے کتابت تسمیہ کے اوپر ہر سورت کے حاصل ہوئی اور کسی سے یہہ عمل ساتھہ
انکار اور منع کے نہ ملا ثابت ہوا کہ قرآن سے ہے تو اب لکہنا اسکا دلیل اوپر اسکے ہے مگر ہونا اسکا
داخل بیچ فاتحہ کے اور بیچ ہر سورت کے دلیل نہین رکہتا بسبب نہ ہونے دلیل کے ثبوت نہوا اور وہ جو امام شافعی
رحمہ اللہ نے واسطے ہونے تسمیہ کے داخل بیچ ہر سورت کے تمسک ساتھ قول ابن عباس کے کیا ہے دلیل
نہ ہوگا اور تمسک ساتھہ اسکے صحیح نہ ہوگا اسواسطے قول مذکور باب تشبیہ موکد سے ہے قبیل من
کَسَرَ قَلْبَ مُسْلِمٍ فَقَدْ هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَمَنْ زَارَ السُّلْطَانَ فَقَدْ
زَارَ الْأَسَدَ سے ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ ترک کرنا ایک آیة کا جو بیچ قرآن کے آئی ہی ایک
سو چودہ بار مکرر ہو مانند ترک کرنے ایک سو چودہ آیة کے ہے جیسا کہ توڑنا دل مسلمانکا
مانند ڈہانے کعبہ شریفہ کے رکہتے ہین اور اور زیارت کرنا سلطانکا مانند زیارت کرنے شیر کے
سمجہتے ہین اور جو لوک کہ اوپر نفی قرآنیت کے گئے ہین اور دلیل اوپر مدعا کے اپنے قائم کرتے
ہین کہتے ہین کہ جب بیچ اوائل سورتون کے ساتھ قصد تبرک کے ابتدا مین اور فصل کے درمیان
سورتون قرآن کے لکھی گئی اوپر اس قصد کے تسمیہ قرآنیہ سے باہر ہوئی دلیل انکی درست نہین
ہے اور تمسک ساتھ اوسکے بے معنی ہے اسواسطے یہ نفی و سو قت آتی ہے کہ نزول اسکا بہی واسطے
اوس معنے کے ہو اور ساتھہ قصد اس معنی کے قرآنیة سے باہر نہین آسکتے جیسا صاحب
مدارک نے بیچ وافی اور کنز اور کافی کے تصریح کے اور اُنْزِلَتْ لِلْفَصْلِ لا با

سوال

جب کہ اوپر قول

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بسم اللہ قرآن سے ہوئی اور آیت تمام ہوئی پھر فرض قرات ساتھ

جواز اوس کے نزدیک امام صاحب کے کسواسطے ادا اور جائز نہین ہوتی **جواب** قرانیت بسم اللہ کے

اوائل سورتون مین اور ہوتا اوسکا آیتہ تامہ اگرچہ اوپر قول ابی حنیفہ کے ثابت ہوئی لاکن جبکہ محل

اختلاف ہے شبہ سے باہر نہ نکلے امام مالک رحمۃ اللہ بیچ قرانیت اسکے کے خلاف رکھتے ہین اور امام

روایت اور امام شافعی رحمۃ اللہ اگرچہ بسم اللہ کو داخل قرآن کے اور داخل ہر سورت کے کہتے ہین لیکن آیۃ

تامہ نہین کہتے اور امام شافعی رحمۃ اللہ سے **روایت** ہے کہ تسمیہ ساتھ مابعد اپنے کے آیۃ ہے اور فرضیت

قرائتکی یقینی ہے ساتھ شبہ کے ادا نہین ہوتی نماز ساتھ اوسکے واسطے احتمال جائز نہ ہونیکے

سوال **سوال** قرآن اس سبب سے کہ بیچ حد اوسکی کے قید بلا شبہ کے ہے ساتھ شبہ کے مخالفت رکھنا ہے

جو کوئی کہ قایل ساتھ قرانیت بسم اللہ کے ہے پھر باوجود شبہ کے داخل قرآن کے کیونکہ گمان رکھتا ہے

جواب **جواب** اختلاف بیچ قرانیت تسمیہ کے واسطے اختلاف بیچ تحقیق شبہ اور انتفا اوس شبہ کی

ہے نزدیک اوسکے جسکو بیچ ثبوت اوسکی کے شبہ ہی قرآن نہین ہے اور نزدیک جسکے بیچ ثبوت

اوسکے کے شبہ نہین ہے قرآن ہے منع تکفیر اوپر ہر دو وجہ کے ثابت ہے اسواسطے اختلاف مانع تکفیر

سوال ہے **سوال** جب کہ بسم اللہ نزدیک امام حنفی رحمۃ اللہ کے آیۃ تامہ قران سے ہوئی پھر نماز مین

بسم اللہ پکار کے کسواسطے پڑھتے ہین نزدیک امام صاحب کے جائز نہ ہوئی اور کسواسطے آہستہ حنفی

جواب پڑھتے ہین اور کیا دلیل ہے آہستہ پڑھنے پر **جواب** مشکوۃ شریف کے ۲۶۰ دو سو ساٹھ صفحہ مین

حدیث ہے انس رض سے کہ کہا انس رض نے مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض و عمر رض شروع

کرتے تھے نماز الحمد للہ رب العالمین سے نکالا اوسکو مسلم نے اور تیسیر الوصول کی ۲۱۸ دو سو اٹھارہ

صفحہ مین انس سے روایت ہے کہ کہا انس نے نماز پڑھی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر

اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سو نہین سنا مین نے اون مین سے کسی کو کہ پڑھتا ہو بسم اللہ

روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداود اور مالک اور نسائی نے اور کافی مین ہے

کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے تین چیز مین ہین کہ آہستہ انہین کہے گا امام تعوذ اور بسملہ

Marfat.com

اور امین۔ اور **روایت** کیا ابن مسعود نے نہین پکار کر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
بسم اللہ کو فرض نماز مین اور شرح مختصر الوقایہ مین ملا علی قاری سے ہے اور مسلم کی عبارت مین
ہے شروع کرتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو الحمد للہ کے ساتھ اور نہ کہتے تھے بسم اللہ روایت
اور ایک **روایت** مین ہے نہین سنا مین نے اون مین سے کسی کو کہ پکار کر پڑھی ہو بسم اللہ اور روایت
روایت کیا اوسکو نسائی اور دار قطنی اور احمد ابن حبان نے سو تھے وہ کہ پکار کر نہین پڑھتے
بسم اللہ کو اور آثار طحاوی اور معجم طبرانی اور حلیہ ابن نعیم اور مختصر ابن خزیمہ مین ہے آہستہ
کہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور لمعات التنقیح اور فتح القدیر مین روایت
ہے متواتر **روایت** کی طحاوی نے ابن عباس رض سے لم یجہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالبسملۃ حتی مات پکار کر نہین پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو یہانتک
کہ وفات پائی اور مسند ابی حنیفہ مین بروایت ابراہیم کے آیا ہے کہ چار اشیا کو آہستہ نماز مین
کہنا چاہئے سبحانک اللہم اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور امین اور منیۃ المصلی مین
ہے تسمیہ کو بیچ اول ہر رکعت کے کہے احتیاطاً اسواسطے معمول اکثر مشائخ رحمہم اللہ کا یہی ہے
مگر تسمیہ اول سورۃ کے نزدیک ابی حنیفہ اور نزدیک ابی یوسف رحمہما اللہ کی نہ پڑھے اور جانا چاہئے
اوپر اوس تقدیر کے کہ بسم اللہ داخل قرآن کے نہ ہو تو داخل فاتحہ اور داخل ہر سورت کے بھی نہ
ہوگی اور بار بسم اللہ ساتھ مجرور کے ہر مقام مین متعلق ہوگی ساتھ ایسے فعل کے جو مناسب
اوس مقام کے ہو اور اسجگہہ ساتھ دلالت مقام ابتدا کے بسم اللہ ابتدئ اور ساتھہ دلالت
مقام قرات کے بسم اللہ اقرء مقدر رکہین گئی اور بعضے ساتھہ طریق بسم اللہ مجریہا و
مرسیہا کے بسم اللہ ابتدائی یا بسم اللہ قراتی مقدر کرتے ہین کلام کو باب حذف مبتدا سے
اور جار مجرور کو خبر مبتدا کے کہتے ہین اور اس جملہ فعلیہ کو یا اسمیہ کو ساتھ جملہ اعوذ باللہ کے مربوط
بیان قرار دیتے ہین اوپر تقدیر داخل ہونے بسم اللہ کے قران مین مبتدا قران کے ہوا اور مربوط
ساتھہ اعوذ کے نہ ہوا اور ذکر اعوذ کا اول بسم اللہ کے سنت قراء سے اور اداب تلاوت سے ہے

Marfat.com

متعلق اقرأ یا ابتداء کے کہین اور بعضی بسم اللہ کان مان کان ویکون مایکون تقدیر کرتے
ہین سب چیزون کو ماضی اور مستقبل سے پیوستہ ساتھہ ذکر خدائیتعالی کے کرتے ہین اور چونکہ ذکر خدا کا
اہم اور افضل المقاصد ہے اسواسطے عامل اور مبتدا کو موخر مقدر کرتے ہین تاکہ تقدیم ذکر خدا کے
بسبب تعظیم کے جاوین **سوال** جبکہ ذکر خدا کا اہم ہے اور مستحق تقدیم کا ہے پہر کسواسطے بیچ اقرأ
باسم ربک ٭ کے موخر کیا **جواب** سورہ اقرأ اول نازل ہوئی اور بیچ اوسکے مقصود
فعل قرات تھا اسواسطے تقدیم فعل کی اہم ہوئی ترکیب باسم اللہ ابتداء یا اتلو یا
اقرأ لا باسم غیرہ ہو معنی یون ہونگے ساتھہ نام اوس خدا کے کہ مہربان اور بخشنے والا ہے شروع
کرتا ہون مین ساتھہ نام دوسرے کے یا ساتھہ نام اس خدا کے کہ صفات اوسکی یہہ ہے پڑہتا ہون مین
نہ ساتھہ نام غیر کے **سوال** بار جار کو کوتاہ لکھتے ہین بار بسم اللہ کو کسواسطے دراز لکھا ہے **جواب**
واسطے تفخیم اور بزرگی کے ٭ اول حروف کتابت قرآنی سے واسطے تعظیم کے ہے بسم اللہ کی کہ
شروع ہے ساتھہ تلاوت آیات فرقانی کے اور اسم نزدیک بصریون کے معتل لام ہے مشتق ہے
سمو سے بمعنے علو کے اور نزدیک کوفیون کے معتل فا ہے مشتق وسم سے بمعنی کیّ کہ علامت معرفہ
کے ہے اور لفظ اللہ اسم ذات سے اصل مین الالٰہ تھا بعد ادغام کے اللہ ہوا اور ساتھہ علمیت کے
بلا **سوال** کیا حکمت ہے اسمین کہ اللہ تعالی نے شروع کیا کتاب اپنے ساتھہ حرف با کے اور
اختیار کیا اسکو سب حرفون پر خصوصاً الف پر کہ گرایا الف کو اسم سے اور رکہا اوسکی جائے پر با کو
بیچ بسم کے **جواب** دس معنون کا اوپر مقدم ہونے با کے قرآن مین سب حرفون پر حکمت بیچ
شروع کرنے اللہ کے ساتھہ با کی دس معنی ہین **اول** یہ الف کے ترفع اور تکبر اور درازی
ہے اور بیچ با کے انکساری اور تواضع اور ساقط ہے فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ **دوسری**
با ہمیشہ ہوتی مکسورہ پس جبکہ اوسمین ہوا کسرہ اور انکسار صورت اور معنی مین پایا شرف
بزرگی کا اللہ تعالی سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِنْ اَجْلِیْ
اور تیسری با مخصوص بالالصاق اور وصل ہے بخلاف اکثر حروف کے خصوصاً الف کہ حروف

قطع سے ہے اور **چوتھے** بار مین تساقط او تکسر ہے. یہ ظاہر کے لکن حقیقت مین علو ہمت اور
بلند درجہ کی ہے اور تساقط او تکسر صفات صدیقون سے ہے اور یہ الف کے ضد اوسکی ہے
اور بسبب انکسار اور تساقط کے کیا گیا بلند درجہ ساتھہ عطا کرنے نقطہ کے اور نہین ہے یہہ درجہ
واسطے الف کے اور علو ہمت اوسکی یہہ ہے کہ جبکہ ظاہر کیا گیا اوسپر نقطہ نہ قبول کیا مگر ایک تو
کہ ہو حال اوسکا مانند حال محب کے کہ نہین قبول کرتا مگر محبوب ایک اور **پانچوین** بار مین صدق
ہے. یہ طلب کرنے قربت حق کے اسواسطے جب کہ پایا درجہ نقطہ کا رکھا اوسکو نیچے قدم اپنے
اور نہ فخر کیا ساتھہ اوسکے اور نہین مناقص ہوتے اوسکو جیم اور یا اسواسطے کہ نقطہ ان دونو
یہ وضع حرف کے نہین ہے نیچے اونکے بلکہ ہے درمیان مین اون کے اور مقام نقطہ کا نیچے او
وقت اتصال اون دو کے ہے ساتھہ حرف دوسرے کے تاکہ نہ مشابہت ہو ساتھہ خا اور تا کے
بخلاف با کے کہ نقطہ اسکا موضوعہ ہے نیچے اوسکے برابر ہے کہ علیحدہ ہو یا ملی ہو ساتھہ حرف
اور **چھٹی** الف حرف علہ کا ہے بخلاف با کے اور **ساتوین** بار حرف پورا کرنیوالا ہے
متبوع اپنے کو بیچ معنی کے اور اگرچہ تابع ہے صورت مین اس جہت سے کہ مقرر جگہہ اوسکی
بعد الف کے ہے وضع حرف مین اور یہہ ثابت ہے اسواسطے الف بیچ لفظ با کے تابع اوسکا بخلاف
لفظ الف کے کہ با نہین تابع ہے اوسکے اور متبوع بیچ معنی کے اقوی ہے اور **آٹھوان** بار حرف عامل
اور متصرف ہے غیر اپنے مین پس ظاہر ہوئی واسطے اسکے اسوجہ سے قدر اور قدرۃ پس لائق اور
سزاوار ہوئی واسطے ابتدا کے بخلاف الف کے کہ وہ عامل نہین ہے اور **نوین** مقرر با حرف
کامل ہے بیچ صفات نفس اپنی کے اس سبب سے کہ مقرر با واسطے الصاق اور استعانۃ اور اضافۃ
کے ہے کامل کرنیوالی واسطے غیر اپنی کے جر دیتی ہے اپنے تابع کو اور کرتی ہے اسم تابع اپنے کو مجرور
متصف ساتھہ صفات نفس اپنی کے اور واسطے اوسکے شان بلند اور قدرت ہے بیچ کامل کرنے
غیر کے ساتھہ توحید کے اور ارشاد کے جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے
ساتھ قول اپنے کے اَنَا النُّقْطَۃُ تَحْتَ الْبَاءِ مین نقطہ ہون نیچے با کے پس با کے واسطے رتبہ

ارشاد اور دلالت کا ہے اوپر توحید کے اور **دسوین** با حرف شفوی ہے کہلاتا ہے ہونٹھ ساتھ
اوسکے اس طرح کہ نہین کشادہ ہوتا ہے ساتھہ غیر اوسکے کے حرفون شفویہ سے اور اسی سبب سے ہوا اول
مونہہ کہلنا عالم ارواح مین دن میثاق کے بیچ عہد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے ساتھہ با کے بیچ
جواب بلیٰ کی پس جبکہ ہوئی با اول حرف کہ بولا ساتھہ اوسکے انسان اور کہولا ساتھہ
اوسکے منہہ اپنا اور ہوئی مخصوص ساتھہ اس معنی کے تو چاہا حکمت خدا نے اختیار کرنا اسکا تمام
حرفون مین سے پس بلند کیا قدر اور مرتبہ اوسکا اور ظاہر کیا برہان اوسکے کو اور کیا اوسکو
مفتاح اور کنجی کتاب کریم اپنے کی اور مبدا کلام اور کتاب اپنے کا تعالیٰ و تقدس نے اسطرح
ہے تاویلات نجمیہ مین اور نام اللہ کا اسم اعظم ہے **سوال** شرط اسم اعظم کی تو یہہ ہے جو دعا
کرے اللہ سے ساتھہ اوسکے قبول ہوتی ہے اور جو مانگا جائے ساتھہ اوسکے دیا جاتا ہے
پس ہم دعا کرتے ہین ساتھہ اسکے اور سوال کرتے ہین پس نہین دیکھتے قبولیت کو اکثر اوقات ؛
جواب واسطے دعا کے شرائط اور آداب ہین نہین قبول ہوتی دعا مگر ساتھہ اوسکے جیسا کہ
واسطہ نماز کے شرائط ہین اول شرائط سے درست کرنا ہے باطن کا ساتھہ لقمہ حلال کے **منقول** ہے
دعا کنجی آسمان کی ہے اور دندانہ اسکا لقمہ حلال ہے اور آخر شرائط مین سے اخلاص اور حضور قلب ہے
جیسا کہ کہا حق سبحانہ و تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک مین فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ پس مفرد حرکت انسان کی زبان سے اور پکارنا بغیر حضور دل کے مانند ولولہ چوکیدار
ہے چہتہ پر مگر جب کہ ہو دعا ساتھہ حضور قلب کے پس قلب حاضر جو ہے حضور کے شفیع ہوتا ہے ؛
واسطے اوسکے **سوال** فرق درمیان دعا اور سوال کے کیا ہے **جواب** دعا وہ ہے جسمین طلب
ہو جیسا کہ کہوے یَا اللّٰهُ یَا رَبُّ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ اور سوال وہ ہے کہ جسمین طلب ہو
جیسا کہ کہوے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نزہۃ المجالس مین ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے بہت ذکر کیا اللہ کا دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین شب معراج مین ساتھہ ایک آدمی کے کہ پوشیدہ تھا نور عرش مین

کہ بنا

Marfat.com

حکایت

کہا مین نے یہہ کون ہے کیا فرشتہ ہی کہا نہین کہا مین نے نبی ہے کہا نہین پھر پوچھا مین آیا یہہ کون
ہے کہا آدمی ہے کہ تھی دنیا مین زبان اسکی تر ساتھہ ذکر اللہ کے اور دل اسکا متعلق ساتھہ مسجد کے

حکایت تفسیر اسرار الفاتحہ مین ہے جو کہ تالیفات سے ملا معین رحمۃ اللہ کی ہے کہ حضرت موسی علی
نبینا علیہ الصلوۃ والسلام ایک روز کوہ طور پر رو رو کر دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کہ اس اثنا مین گذر ہوا وہان حضرت خضر علیہ السلام کا
انہون نے یہہ دعا سنکر فرمایا کہ ای موسی علیہ السلام کیا فضیلت دیکھی تو نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا دیکھا مین نے توریت مین کہ جو کوئی امت مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کریے نصف شب ساتھہ
نام اللہ کے اور کہوے اللہ اللہ اور میری امت سے تمام عمر مشغول رہے ساتھہ عبادت خدا کے
نہ پوچھیگا وہ ثواب کو امۃ محمد کے جو کہ ذاکر ہو آدھی رات کا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہہ دو نو صفتین
خدا کی مذکور ہوئین واسطے مدح اور ثنا کے اور مشتق ہین رحمت سے ساتھہ معنی ارادہ فیض اور
نعمت کے اسواسطے رحمت لغت مین ساتھہ معنی رقت قلب کے ہے اور یہہ لایق نہین صفات خدا کے
اسواسطے رحمت خدا کے وصف مین ساتھہ معنے ارادت فیض کے رکھتی ہے اور ساتھہ معنی ارادت انعا
گمان کیا ہے اَلرَّحْمٰنِ ہی بسبب غلبہ کے عَلَم ہوا ہے خدا کا اور غیر خدا پر اطلاق اوسکا نہین آیا
اسی سبب سے قرآن مین بیچ آیۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الآیۃ کے بیچ دعوت کے قرین
اور نزدیک نام اللہ کے ہوا اور اسم دعوت مین ساتھہ اسم اللہ کے پیوستہ ہوا مگر اطلاق رحیم کا
مخصوص ساتھہ خدا کے نہین ہوا مانند عظیم اور کریم کے اطلاق اوپر غیر خدا کے بھی آیا ہے بیچ وصف
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ
عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ اور بیچ صفت اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کے رُحَمَاۗءُ بَیْنَهُمْ
واقع ہوا ہے تفسیر بحر المواج کے لایا ہے کہ خاص خدا کے تین ہزار نام ہین ہزار نام **فرشتہ**
جانتے ہین اور ہزار نام **انبیا** جانتے ہین اور ہزار نام بیچ کتابون **خدا** کے نازل ہوئے
تین سو توریت مین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور نوّے

Marfat.com

قرآن مین ساتھ علم مومنون کے متصل ہوئے اور ایک مخزون اور مکنون اور پوشیدہ ہے
کہ ساتھ علم خدا کے مقرون ہے یعنی تین ہزار اسم کے بیچ تین اسم مذکورہ کے ہین اور دعا کرنے اللہ سے
ساتھ ان تینون اسمون کے بمنزلہ دعا کرنے تین ہزار نام خدا کے ہین بعضے مشایخ بعد نماز عصر کے
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کا ورد غروب آفتاب تک کرتے ہین تا حاصل کرنے فضیلت کے ساتھ
ان اسما شریفہ مذکورہ کے **لطیفہ** شروع کیا اللہ نے کتاب اپنی کو ساتھ تین نامون کے اور خلقت
بھی تین قسم کی ہین **ظالم** اور **مقتصد** اور **سابق** پس اسم اللہ واسطے سابقین کے اور
رحمٰن واسطے مقتصدین کے اور رحیم واسطے ظالمین کے **فائدہ** وحی کی اللہ نے طرف موسی علیہ السلام کی
معزز مین نے بزرگی دی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تین نامون اپنے کے فرمایا یارب وہ
کون سے نام ہین فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور تھا پاس حضرت موسی علیہ السلام کے ایک شخص
اندھا پس کہا یارب بطفیل ان نامون اپنے کے دے مجکو روشنی آنکھ کی فی الفور برکت سے ان
نامون کے روشن کی اللہ نے آنکھین اسکی **سوال** کسواسطے مکرر کیا رحمن رحیم کو فاتحہ مین اور حالانکہ
بسم اللہ ایک آیۃ ہے فاتحہ سے نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ کے **جواب** تفسیر نیشاپوری مین ہے
کہ ذکر کرنا فاتحہ مین تاکید ہے واسطے رحمت کے او عنایت ہے ساتھ اسکے اور باوجود اسکے لایا بعد
اوسکے قول اپنا مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تاکہ مغرور نہ ہون لوگ پھر نقل کیا فرق درمیان رحمان اور
رحیم کے ایک جماعت علما سے کہ کہا ضحاک نے رحمن ساتھ اہل آسمان کے اور رحیم ساتھ اہل زمین کے اور
کہا عکرمہ نے رحمن ساتھ ایک رحمت کے ہے اور رحیم ساتھ سو رحمت کے اور کہا ابن المبارک نے رحمن
وہ ہے کہ جب سوال کرے اوسے دیتا ہے اور رحیم وہ ہے اگر نہ مانگے اس سے خفا اور غصہ ہوتا ہے
اور تفسیر قرطبی مین ہے رحمن واسطے اوسکے جو ایمان لایا اور رحیم واسطے اوسکے جو تائب ہوا گناہ سے
اور بعضون نے کہا رحمن رحیم انعام بعد انعام ہے اور دیکھا تفسیر رازی مین رحمن وہ ہے جو کہ
پیدا کرتا ہے ایسی چیز کو جو خارج ہے مقدور جن و بشر سے اور رحیم وہ ہے جو پیدا کرتا ہے اسکو
جو قدرۃ رکھتا ہے بندہ بھی اوپر پیدا کرنے جنس اوسکی کے **حکایت** معتبر ایک آدمی کی مرنے کے

وقت کہ نام اسکا علقمہ تھا اور صحابی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رفتہ رفتہ یہہ خبر حضرت کو
پہنچی کہ علقمہ کئی دن سے حالت نزع مین گرفتار ہے زبان اسکی گویائی سے بند ہے یہ خبر سنتے ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھا کہ علقمہ بیہوش ہے اور سخت سکرات مین ہے پوچھا یہ
شخص نماز پڑھتا تھا لوگون نے کہا ہان پھر حضرت نے پوچھا روزہ رکھتا کہا ہان پھر پوچھا اسکا کوئی
خویش ہے کہا بوڑھی مان ہے حضرت نے اسکو بلوایا اور پوچھا ای بڑہیا تیرا بیٹا حالت سکرات مین
ہے تو اسوقت کیون الگ ہے بولی یا رسول خدا اسکا نام مت لیو میرا کلیجہ جلتا ہے اسنے مجھے
بہت ستایا ہے یہان تک کہ ایک طمانچہ ایسا زور سے مارا کہ میری آنکھ ترچھی ہوگئی ہے
مین اسکا منہہ دیکھنے کو نہین چاہتی سنتے ہی حضرت نے اسکی چارپائی اٹھوا منگائی اور فرمایا
حضرت نے یہ تیرا بیٹا ہے اسوقت اسکو معاف کر اسنے کہا مین نہین معاف کرتی پس یہ سنتے ہی
حضرت نے حکم دیا لکڑیان جمع کرو جلانے کو اسکی مانے جب سنا تو پکاری یا رسول اللہ مینے نو مہینے
پیٹ مین رکھا اور دو برس تک دودہ پلائی اور بڑی محنت سے پرورش کی کیا تمہارے جلانے کو
اولاد کی محبت نے جوش کھایا اور روئی اور فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اپنے بیٹے کو
معاف کی اور بخش دیا اسی وقت زبان علقمہ کی گویا ہوئی اور پڑھا اس کلمہ کو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
تنبیہ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۞ تنبیہ
جبکہ حضرت کے صحابی کا یہہ حال ہو بسبب ناراض ہونے ماکے پس اس زمانے کی اولاد کا کیا حال ہوگا آج
جو کہ طرح طرح کی نافرمان برداری اور زبان سے بد بولنا والدین کو اور مار دھاڑ کرنا اور گالی گلوج
دینا آخر کو سب پیش آتا ہے معاذ اللہ اللہ تعالی بچاوے تمکو اور ہمکو ان نافرمانیون کی صحبت سے
اور اللہ تعالی تمکو ہمکو اپنے حبیب کی طفیل سے والدین کی اطاعت اور فرمان برداری کا
نصیب کرے آمین   کہا نیشاپوری نے رحمن لفظ خاص ہے نہین رکھا جاتا ساتھ اسکے
نام سوا اللہ کے اور عام ہے معنی مین اسواسطے عام مخلوقات اپنے کے کیا یہود کیا نصاری کیا
مجوس کیا نیک کیا بد سب کو پرورش کرتا ہے ساتھ رزق اپنے کے اور رحیم لفظ عام ہے ۔

Marfat.com

اسواسطے نام رکھا جاتا ہے ساتھ اسی اسم کے سوا اللہ کے بھی مانند اسی عورت مذکورہ کے کہ
تھی رحیمہ اوپر فرزند اپنے کے اور نہ تھے رحمانہ اور خاص ہے معنی مین ساتھ آخرت کے پس نہین
رحم کریگا آخرت مین مگر مومنین کو **سوال** الرحمن اسم اعظم اور بڑا ہے کہا ابن عربی نے یہہ نام
اللہ کا اسم اعظم ہے پس کسواسطے ذکر کیا بعد عظیم کے ادنی کو اور حالانکہ عادت ہے تدریج کی ادنی
سے طرف اعلا کے **جواب** جو عظیم الشان اور عظیم القدر ہو نہین طلب کی جاتی اوس سے کوئی
شی حقیر جیسا کہ حکایت ہے بعضون سے کہ طلب کی کسی نے کسی عظیم الشان سے تہوڑی شی
اسکے جواب مین اسنے کہا کہ جا یہہ حقیر چیز کسی حقیر آدمی سے مانگ پس لازم ہے انسان کو کہ غور کرے
اور سونچے کہ وہ مالک الملک بندہ نواز فرماتا ہے جب کہ مین قصر کرتا فقط اوپر ذکر رحمن کے تو البتہ
شرم اور حیا آتی تجکو طلب کرنے سے میرے پاس مقصد اعلی اور ادنی اور جب تجکو معلوم ہوا اور
جانا کہ وہ رحمن ہے پس طلب کر میرے سے بڑے بڑے کام اور مقاصد دلی جیسا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مانگو اللہ سے مانگنا فردوس پس مین رحیم بھی ہون پس مانگو مجسے
اگرچہ ہو نمک کھانیکا کہا نزہۃ المجالس مین جب کہ ہوا نمک سا حقیر بیچ طلب کرنے کے اور حالانکہ تحقیق
روایت کی ابن ماجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے سردار تمہارے سالن اور کھانیکا
نمک ہے کہا علمانے سردار چیزون کا وہ ہے جو کہ درست کرتا ہے اور سوانرتا ہے چیزون کو یہانتک
کہ وہی نمک سونے کو زردی زیادہ کرتا ہے اور چاندی کو سفیدی اور دفع کرتا ہے اور کاٹتا ہے
بلغم کو سینہ سے او ریاح کو دور کرتا ہے اور فایدہ دیتا ہے درد دل کو اور کاٹتا ہے حفر کو دانتون سے
جبکہ چباوے تو اسکو ساتھ تھوڑی شکر کے اور دور کرتا ہے زردی کو منہہ اور چہرے سے اور صاف
کرتا ہے خصوصا رنگ کو اگر استعمال کرے صبح کو اور اگر رکھے اگ پر ساتھ سرکہ کے پھر رکھے منہہ مین اور ملے
دانتون پر فایدہ بخشتا ہے داڑہ کے درد کو اور مفید ہے واسطے ورم بلغمیہ کے جو کہ عارض ہوتی
ہے استسقا مین اور منافع اسکے بیشمار ہین لیکن اس مقام مین اتنا ہی ذکر کفایت کرتا ہے **لطیفہ**
جبکہ لکھتا ہے آقا اپنے غلام کو خط اور کتاب معلوم کرتا ہے رضامندی اور غصہ کو عنوان خط سے

اوراللہ

Marfat.com

اور اللہ نے کیا عنوان کتاب اپنے کا بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور نہ کہا بسم اللہ الجبار القہار
پس جانے گئے ساتھ اسکے رضا اوسکی **مسئلہ** بیچ کفایہ شعبی کے ہے کہ وصیت کی ایک
شخص نے اپنے بیٹے کو کہ جب مین مرون اور غسل دیا جاؤن اسوقت لکھہ تو پیشانی پر اور سینہ
میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پس وہ بیٹے باپ کی وصیت بجا لایا بعد چند روز کے باپ کو خواب مین
دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے باپ نے کہا ای میرے بیٹے جسوقت کہ تونے رکھا مجھکو قبر مین آئے
میرے پاس دو فرشتے عذاب کے اور مہیب شکل جبکہ دیکھا انہون نے میرے سینہ پر اور پیشانی پر لکھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا ان فرشتون نے **اَمِنْتَ مِنَ الْعَذَابِ** امن مین آیا تو عذاب سے اور
در بیان شرح منیۃ المصلی کے نقل کیا کہ اگر لکھا جاوے عہد نامہ اوپر کفن میت کے امید ہے کہ بخشے
اسکو خدا یتعالی اور ایسا ہی نقل کیا کشف الغطا وغیرہ مین اور تحقیق کی اسکی مین نے تلگ عشرہ کاملہ
مین ساتھ بسط کے جسکو چاہے زیادہ دریافت کرنا رجوع کرے طرف اسکے **فائدہ** جب کہ ہوگا
دن قیامت کا تولے جاوینگے اعمال اس امت مرحومہ کے پس زیادہ ہوگی درجے مین اور وزن
مین ایک رکعت دوسرے لوگونکی ہزار رکعت نماز پر پس تعجب کرین کے اہل محشر یہ کیا رتبہ ہے تو پس
سنایا جاویگا کہ نماز مین انکے تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ای ابا ہریرہ جب کہ وضو کرے تو پس کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مقرر کراما کاتبین لکھتے ہین واسطے
تیرے نیکیان یہانتک کہ تو فارغ ہو وضو سے اور جب کہ جاوے تو اپنی اہل کے پاس پس کہہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم مقرر لکھتے ہین تیرے واسطے نیکیان کراما کاتبین جب تک غسل کرے تو
اور اگر پیدا ہوا ایسی صحبت سے بیٹا یا بیٹی لکھی جاتی ہین واسطے تیرے نیکیان بے شمار یہان تک کہ وہ
بچون کی اولاد در اولاد جو سانس انکے منہہ سے آتی جاتی ہے ہر سانس کے بدلے نیکی یا ابا ہریرہ جب کہ
سوار ہو تو دابہ پر یعنے کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد للہ بھی لکھتے ہین واسطے تیرے بے
شمار ہر ہر قدم کے نیکی **نقل** ہے نمرود کی بدال معجمہ کے بیٹی نے نمرود کو کہا ای باوا جان تو حکم دے مجھکو کہ
دیکھون مین ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین صحیح اور سلامت اس پاک بے نیاز کے نام کی برکت سے صحیح

Marfat.com

وسلامت دیکھا ابراہیم کو پوچھا اے ابراہیم کسواسطے نہ جلایا تجکو آگ نے کہا ابراہیم نے جسکی زبان پر
جاری بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دلمین ہو معرفت الہی پس نہین جلاتی آگ اُسکو پس یہ سنتے ہی نمرود کی
بیٹی نے کہا اے ابراہیم کر مجھے تلقین اپنی دین وائین سے حضرت نے فرمایا کہہ تو لا الہ الا اللہ ابراھیم
رسول اللہ پس کہا اوسنے صدق دل سے پڑھتے ہی آگ سرد ہوگئی بعد اسکے گئی اپنے باپ کی طرف
اور بیان کی یہ حالت اور کیفیت سنتے ہی حکم کیا اوسکو عذاب کرو سخت عذاب پس حکم کیا اللہ تعالی نے
جبرئیل علیہ السلام کو پکڑنے کا اور رکہا بیٹی نمرود مسلمہ کو ابراہیم کے پاس اللہ تعالی نے نکاح کروایا انکے بیٹے
ساتھ اور پیدا ہوئے اوس سے ٢٠ بیس نبی ۔ اور دیکھا مین نے بیچ نزہتہ کے کہ نقل کی اسنے
عرایس ثعلبی سے کہ ابراہیم نے پائی آگ مین نہر پانی کی اور کلا بکا پھول اور نرگس کا پھول اور اسوقت
عمر تھی حضرت کی سولہ ١٦ برس کی کہا ابراہیم علیہ السلام نہین تھا مین بیچ کسی دنون کے ساتھ بڑی
نعمت کے دونو وقوع نار سے کہا سدی نے رہے آگ مین حضرت ابراہیم ساتھہ دن اور بعضون نے
کہا چالیس دن **فواید** اول آیا حدیث مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونگو تم پھول نرگس کا
اسواسطے کہ نہین کوئی ہمیشہ مگر بیچ سینہ اور دل کے وہہ برص یا جنون یا جذام کا نہین دفع کرتا اوسکو مگر سونگنا پھول
نرگس کہ کہا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا سونگو تم
جس دن مین ایک وقت یا ہفتے مین ایک وقت یا مہینے مین یا برس مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار
پس مقرر دل مین ایک دانہ جنون سے یا جذام سے یا برص سے نہین دفع کرتا اسکو مگر سونگنا
نرگس کا نقل کیا اوسکو حافظ ابو عبد اللہ محمد جزری بن مقری نے ساتھ سند اوسکے کے علی سے
فرمایا نزہتہ النفوس مین سونگنا اوسکا نفع دیتا ہے دردسر کو جو ہو بلغم سے کہا جالینوس نے روحی
غذا بدن کی ہے اور نرگس غذا روح کی **فایدہ** دوسرا بہترین بہ ترتیب پھولون مین پھول گلاب کا ہے
اور اس پھول کو سب پھولون پر سرداری اور بادشاہت ہے وضع برابر رنگت مین اور خوشبو مین
اور سب سے فایدہ زیادہ رکہتا ہے مثلا خفقان کے واسطے سونگنا اور اسکا عرق پینا صاف کرتا ہے اور انکھ
اور ڈالنا اسکا ناک مین قطع کرتا ہے رعاف کو یعنے نکسیر اور سونگنا اسکا مسکن ہے حرکۃ صفرا کو اور تقویت

خاصیت نرگس

ہے اعضا باطنہ کو حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اللہ نے بو اسکو واسطے انبیا کے اور جو چاہے کہ سونگھے بوئے انبیا کی تو سونگھین ورد احمر کو اور جسنے سونگہا ورد احمر کو اور نہ پڑہا میرے پر درود پس تحقیق ظلم کیا اوسنے مجپر **فائدہ** تیسرا یہہ کہ جب قریب المرگ ہوتا ہے عارف آتا ہے ملک الموت اوسکی منہہ کیطرف سے پس دفع کرتا ہے ذکر پھر آتا ہے ہاتون کی طرف سے پس دفع کرتا ہے اوسکو صدقہ پھر آتا ہے پیرون کی طرف سے پس دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا واسطے نماز کے طرف جماعت کے پس کہتا ہے اللہ تعالی لکہہ نام میرا ہتیلی پر اپنے اور دکہلا اوسکو پس لکہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جبکہ دیکہتا ہے نقدی مین اسکو روح مومن کی طایر ہو جاتی ہے بسبب شوق کے طرف رب اپنے کے اور ایک روایت مین ہے کہتی ہے روح بندہ کی ملک الموت کو تونے قرار دیا ہے مجکو اس بدن مین کہتا ہے نہین پھر کہتی ہے نہ نکالیگا مگر جسنے قرار دیا مجکو اسمین پھر ملک الموت کہتا ہے مین بھیجا ہوا ہون اوسکا پھر کہتا ہے بندہ لایا ہے تو کوئی علامۃ اور نشانی پس کہتا ہے اللہ تعالی لے ایک سیب جنت سے پھر لیتا ہے ایک سیب کہ ہوتا ہے لکہا اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جس وقت دیکہتے ہی اوسکو روح بندہ کی پرواز کرتی ہے واسطے شوق طرف جنت کے کہا عجائب المخلوقات مین سونگہنا پہول سیب کا مقوی ہے دماغ کو اور کہانا اوسکا مقوی قلب ہے اور عرق پینا اسکے نافع ہے زہر کو بعضے دافع ہے **حکایت** ایک یہودی تہا اور عاشق تہا ایک یہودنی پر یہانتک کہ اوسکے عشق مین کہانا اور پینا ترک کیا پھر آیا خدمت مین شیخ عطاء اکبر کے لکہی آپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور نگلوا دی اوسکو پس کہا یا شیخ المسلمین معز پڑا اوپر دل میرے کے ایک نور کہ بہلا دیا مجکو اوسنے عورت کو اور ڈالدی میرے دل مین محبت اسلام کی مین پڑہتا ہون اور گواہی دیتا ہون ساتہہ کلمہ شہادت کے ۔۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پس سنا وہ عورت نے یہہ قصہ پس آئی طرف شیخ کے اور کہا یا امام المسلمین مین وہ عورت معشوقہ ہون یہودی کی اور تحقیق دیکہا مین نے خواب مین کہ کہنے والا کہتا ہے اگر چاہتی ہے تو جنت تو جا تو طرف شیخ

Marfat.com

عطا کے پس کہا اوسکو کہہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکارا اسکو ہاتف نے اے پڑھنے والے بسم اللہ کے
دیا تجکو جو دیکھا تو نے پھر کہا اوس عورت نے یارب اسالک بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ان تدخلنی
الجنۃ مانگتی ہون اور سوال کرتی ہون تجہسے کہ بطفیل بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہہ کہ داخل کرے تو مجکو
جنت مین پس فی الحال گری اور جان دی کہا نسفی نے پکڑین گے دن قیامت کے بندے کو زبانیہ پس کہا جاویگا
انکو پہیر لاؤ اوسکو پھر دیکھے گئین تمام اعضا اوسکے نپاوین گے اسمین کوئی نیکی پس کہا جاویگا واسطے اوسکے
نکال اپنی زبان پس ہوگا اوپر زبان اسکے کے لکھا ہوا ساتھ خط سفید کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
پس کہا جاویگا واسطے اون کے تحقیق بخشا مین نے تجکو **فائدہ** کہا ابن مسعود نے جو چاہے کہ نجات دیوے فائدہ
اوسکو اللہ تعالی اونیس زبانیہ دوزخ سے پس کہوے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسواسطے حروف
بسم اللہ کے اونیس ہین اور کہا درۃ الواعظین مین کلمہ بسم اللہ کے چار ہین اور گنہ بھی چار ہین
گنہ رات کی اور گنہ دن کی اور گنہ ظاہر اور پوشیدہ پس جسنے کہا ان چار کلمون کو مٹا تا ہے اللہ تعالی
ان چارون گناہون کو اسکے اور **روایت** ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
پردہ درمیان آدمی کی آنکھون کے اور جن کے جسوقت کہ اتارے تو کپڑے اے بنی آدم کہہ تو بسم اللہ
الرحمن الرحیم ٭ کہا فخر الدین رازی نے ایک **اشارہ** ہے اسمین جب کہ ہوا حجاب واسطے تیرے اسی اشارہ
بشر یہہ اسم دنیا مین مقابلہ مین تیرے دشمن کے پس کیا نہ ہوگا حجاب درمیان تیرے اور درمیان زبانیہ
دوزخ کے ٭ **حکایت** گذرے حضرت عیسی علیہ السلام اوپر ایک مرد کے کہ وہ سانپ پکڑتا تھا اتفاقاً حکایت
سانپ نے عرض کی یا نبی اللہ منع کرو اس شخص کو کہ نہ پکڑے سانپ کو کیونکہ میرے بین زہر قاتل ہے ہوا
یہ سنتے ہی عیسی نے منع کیا نہ مانا اسنے پھر بعد چند ساعت کے گذرے طرف اسکی عیسی علیہ السلام کہا اوسنے
یا نبی اللہ نہ غالب ہوا مین اسپر ساتھہ قوۃ کے اور زہر کو میرے باطل کیا اسنے ساتھہ برکت بسم اللہ
الرحمن الرحیم کے ٭ **فائدہ** کہا نسفی نے جب کہ نازل ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم آدم علیہ السلام پر کہا فائدہ
آپ نے خوف نہ ہوا مین ذریۃ اپنے سے یہہ کہ نازل ہوا ان پر عذاب اور جب وفات پائی آدم علیہ السلام نے
اوٹھہ گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ پھر نازل ہوئی نوح علیہ السلام پر پس نجات پائی ساتھہ بسم اللہ کے غرق

ہونے

ہونے سے پہر اوٹھ گئی بعد وفات اون کے پہر نازل ہوئی ابراہیم علیہ السلام پر واسطے
سرد کرنے آگ کے اور رکھنے کو انکو سلامت پہر اوٹھ گئی اور پہر نازل ہوئی موسیٰ پر پس سلامت گذرے دریا سے پہر اوٹھ
گئی اور پہر نازل ہوئی سلیمان پر واسطے قایم کرنے ملک اور انکی سلطنت کو پہر اوٹھ گئی اور نازل ہوئی عیسیٰ علیہ السلام
وحی کی اللہ نے طرف عیسیٰ علیہ السلام کے مقرر نازل کی مین نے تیرے پر آیۃ امان کی جب کہ
اوٹھایا اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر پہر نازل کی اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک پس جبکہ ہوگا دن قیامت کا لیویگا مومن کتاب اپنی کو
سیدھے ہاتھ مین اور کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس اچانک وہ اعمال نادر سفید ہوگا ایسا
کہ ہوگی اوسمین کوئی چیز پس کہا جائیگا مقرر تھی یہہ کتاب بھری ہوئی بدیون سے لیکن مٹا یا
ان بدیون کو بسم اللہ الرحمن الرحیم نے اور کہا قرطبی نے بسم اللہ خصائص اس امت سے ہے
اور بیچ تفسیر رازی کے ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
آگاہ ہو اور خبر دیتا ہون مین تم کو ساتھ ایسے آیۃ کے کہ نہین نازل ہوئی بعد سلیمان کے کسی پیغمبر پر
سوا میرے کہا مین نے فرمائے یا رسول اللہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے
کہا رازی نے اتفاق کیا علمانے اسپر کہ مستحب ہے یہہ کہ نہ شروع کرے کسی عمل کو اعمال سے
مگر کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہان تک حکم ہے کہ دائی بہی جبکہ پکڑے بچے کو کہوے
بسم اللہ الرحمن الرحیم **حکایت** نقل ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام نے
بہیجا ہدہد کو طرف بلقیس کے پوچھا پرندون نے ہدہد کو تو کیونکر اکیلا جائیگا پس ہدہد نے جواب دیا
سنو بہائیو جبکہ میرے ساتھ ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس مین نہین ڈرتا کسی سے پس رکہا اللہ نے
اسکے سر پر تاج قیامت تک اور گذرا چار ہزار شکاریون پر کہ وہ مارتے تھے بندوقین برکت سے
بسم اللہ کے اور جب کہ لکھا سلیمان علیہ السلام نے بسملہ کو طرف بلقیس کے دیا اوسکو
اللہ نے ملک بلقیس کا اور نیچے ہاتھ بلقیس کے بارہ ہزار قاعدہ تھے اور تابع ہر قاعدہ کے ایک لاکھ
مقاتل تھے اور تھا اوسکا بڑا ایک تخت کہ درازی اوسکی اسّی گز کی اور عرض بہی اتنا اور بلندی

Marfat.com

بھی اتنی تھی **نقل** ہے بعضے قضات سے کہ آیا ایک طرف اوسکے قضیہ کہ نہ تہی اوسمین
بسم اللہ کہا قاضی نے بہلایا تمنے اللہ کو پس بہلایا تمکو اللہ نے یعنے نہ دیا سایل کو کچھ **سوال**
کیون مقدم کیا سلیمان نے اپنے نام کو اوپر نام اللہ کے **جواب** اسمین کئی وجہ ہین **اول**
تھی بلقیس ظالمہ جبارہ واسطہ خوف شتم اور گالی دینے اوسکی کے مقدم کیا نام اپنے کو اوپر نام
اللہ کے **دوسری** وجہ یہہ کہ دیکھا بلقیس نے خط اوپر تکیہ اپنے کے اور حالانکہ نہ تہی کسی کو اوسکی
راہ اور دیکھا ہد ہد کو جانا یہہ خط سلیمان کیطرف سے ہے اور کہا **اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ**
جب کہ پڑہا اوسکو پائی اوسمین بسم اللہ پس **قولہ** انہ من سلیمان کلام بلقیس سے ہے نہ کلام سلیمان سے
تیسری وجہ شاید سلیمان نے لکھا ہوگا لفافہ پر انہ من سلیمان اور اندر خط مین لکھا ہو
بسم اللہ الرحمن الرحیم جیسا کہ عادت اور معمول ہے جب لیا بلقیس نے پڑہا لفافہ اوسکا اور جب کہ کہولا
اوسکو پڑھی بسملہ اور دیکھا مین نے تر ہتہ ہین کہ **نقل** کیا شمس المعارف سے جو لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو
چھہ سو بار اور رکھے پاس اپنے دیگا اللہ اوسکے ہیبت   دلو بندون مین اور جبکہ بہیجا اللہ نے
موسی علیہ السلام کو طرف فرعون کے اور دعا کی اوپر اسکے مدد کی اور کہا اللہ تعالی نے اے موسی تو دیکھتا
ہے طرف کفر اوسکی کے اور مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کے جو لکھی ہے اوپر دروازہ اوسکی کے اور یہہ
مقرر جبرئیل علیہ السلام نے لکھی اوپر دروازہ قلعہ اوسکی کے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بیچ تفسیر رازی کے
ہے مقرر فرعون نے لکھی تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم دروازہ پر اپنے قلعہ کے پہلے دعوا کرنے خدائی کے
لطیفہ جب کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے غرق کرنے کو قوم نوح علیہ السلام کی کہا لکھ کشتی پر اپنے
بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰیھَا اور نہ لکھ الرحمن الرحیم اسواسطے رحمت اور عذاب اکٹھا نہین
جمع ہوتے کہا ضحاک نے جب کہتے تھے نوح علیہ السلام بسم اللہ مجریہا چلتی تھی کشتی اور جب کہتے تھے مرسیہا
ٹھہر جاتی تھی اور تھی ساتھ نوح علیہ السلام کی دو مہری روشن ایک مکان سورج کی اور دوسری
مکان چاند کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک تھا سفید مانند دن کے اور دوسرا تھا سیاہ مانند
سیاہی شب کے اور معلوم کرتے تھے وقت نماز کا جبکہ شام ہوتی غالب ہو جاتی اسپر سیاہی اور

اخیر جو داخل ہوا ہے کشتی مین گدھا تھا کہ پکڑے تھا اوسکو ابلیس کہا قرطبی نے بیچ تفسیر اپنی کے
کہا رازی نے اور یہہ بعید ہے اسواسطے کہ جسم ابلیس کا ناری ہے پس کیونکر بہاگتا غرق ہونے سے
اور بہی وارد ہوئی اسمین کوئی حدیث صحیح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امان امت
میری جب کہ سوار ہون کشتی مین اوسوقت کہنا بِسۡمِ اللّٰہِ الۡمَلِکِ الرَّحۡمٰنُ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ
حَقَّ قَدۡرِہٖ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ
وتعالی عما یشرکون بسم اللہ مجریہا ومرسیہا ان ربی لغفور الرحیم کا ہے اور بستان

نقل

الواعظین مین جو کہ تصنیف ہے ابن جوزی کی **نقل** ہے حضرت حسن بصری سے کہا نہین کوئی بندہ بندون سے
دفن کیا جاتا ہے قبر مین داخل ہوتا ہے اسپر ایک فرشتہ ساتھ دوات اور قلم اور کاغذ کے پس کہتا ہے لکھہ
اپنا عمل پس لکھتا ہے عمل اپنا اگرچہ نہ ہو لکھنے والا پس اگر ہوگا نیک اول شروع کریگا لکھنا ساتھ

حکایت

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ حکم اللہ تعالی کے پس امن پاویگا عذاب قبر سے **حکایت** کہا بعضے
صالحین نے داخل ہوا مین اوپر ایک بہائی اپنے کے درانحالت کہ تہا وہ نشہ مین پس مارا مین نے اسکو
پس وہ مارے غصے کے بیہوشی سے پانی مین گر پڑا اور مر گیا آخر کار اسکو پانی سے نکال کر اسکو دفن
کیا اول شب اس شخص کو مین نے جنت مین دیکھا تو پوچھا کہ تیرا مرنا حالت نشہ مین ہوا اور درجہ تجھے
ایسا ملا اسکا کیا سبب ہے کہا اس شخص نے سچ ہے لکن جب کہ نکلا مین تیرے پاس سے پایا
مین نے ایک ورقہ لکھا ہوا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا
پس اوٹھا کر واسطے تعظیم نام خدا کے جب داخل ہوئے قبر مین منکر نکیر اور سوال کیا مجھسے مین نے انکو
جواب دیا کہ جس کے حکم سے تم سوال کرتے ہو اسکا نام عظیم الشان میرے پیٹ مین ہے پس ندا ہوئی غیب سے

حکایت

اور آواز آیا ای فرشتو خبردار یہہ بندہ میرا صادق ہے اور سچا ہے یقین کرو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے طفیل مین نے
اسکو بخشا **حکایت** تہا مکہ مین ایک شخص صایم الدہر اور راس دایم الصوم مین کسی نے اسکو روزہ افطار
کرتے اور سحر کو کہاتے نہ دیکہا اور نہ پانی پیتا مگر وقت افطار کے جیب سے ایک پرچہ کاغذ کا نکال کر دیکھتا
یہہ اسکی عادت تھی اتفاقاً وہ شخص مر گیا جب غسال نے کپڑے اتارے جیب سے اسکے ایک پرچہ کاغذ نکلا

اسمین لکھی ہوئی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پس تعجب کیا لوگون نے اور متحیر ہوئے اس اثنا مین
ہاتف غیبی نے آواز دیا مت تعجب کرو مین نے پرورش کیا اسکو برکت سے تسمیہ کے اور بخشا مین نے
اسکو ساتھ رحمانیہ کے اور توفیق دی اسکو مین نے ساتھ رحیمیہ کے **مقولہ** کہا ابن عطا نے بیچ اسم
رحمان کے عون اور نصرت ہے اور بیچ اسم رحیم کے محبت اور مودۃ ہے **فائدہ** لکھے واسطے
رونے بچے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم وخشعت الاصوات للرحمن بسم اللہ الرحمن الرحیم
الیوم نختم علی افواہہم **فوائد اول** پیدا کیا اللہ نے قلم کو موتی سفید سے کہ تھا
طول اوسکا پانچ سو ۵۰۰ برس کا اور نکلتا تھا اوس سے نور جیسا کہ حال اس زمانے مین قلم کے مونہہ سے
سیاہی نکلتی ہے پھر حکم کیا اللہ نے اوسکو لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر لکھا اوسکو ننانوے برس مین
اور دیکھا مین نے تفسیر روح البیان مین اور اسرار الفاتحہ اور نزہۃ المجالس وغیرہ مین کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے شب معراج مین ایک قبہ سفید موتی کا کہ تھا دروازہ اسکا سونے کا
اور قفل سونے کا ایسا کہ اگر جن اور انس سب مل کر بیٹھین اوس قبہ پر البتہ معلوم ہون مانند پرند
اوپر پہاڑ کے پس ارادہ کیا مین پھر آنے کا اودھر سے پس کہا قائل نے کیون نہین داخل ہوتا اسمین کہا
اسواسطے کہ یہ مقفول ہے یعنے قفل لگا ہے کہا قائل نے کنجی اسکی تیرے پاس ہے کہہ تو بسم اللہ
الرحمن الرحیم بحکم اسکے پڑہا وہ قفل کھل گیا جب مین اندر گیا دیکھا تو اسمین چار نہرین جاری ہین ایک
نہر پانی کی کہ وہ پانی کبھی متغیر نہووے بسم کے میم سے جاری ہے دوسری نہر دودھ کی ایسا دودھ کہ کبھی متغیر
نہو مزا اسکا اور وہ جاری اللہ کی ہے سے ہے تیسری نہر شراب کی ایسی شراب کہ پینے والون کے دل روشن
ہو جائین وہ نہر بہتی ہے رحمن کے میم سے چوتھی نہر شہد کی ایسا شہد جو کہ مصفی اور پاکیزہ وہ نہر
رحیم کے میم سے جاری ہے پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے اے حبیب میرے یا محمد جسنے یاد کیا مجھکو تیری
امت سے ساتھ اس نامون کے تو سیراب کرونگا مین اوسکو اس چارون نہرون سے اور بعض
فضائل سے بسم اللہ کے یہ نقل اور قصہ اظہر من الشمس ہے کہ جب زلیخا نے بند کئے دروازے ساتون اوپر
یوسف علیہ السلام کے اور بھاگے حضرت یوسف علیہ السلام اوس سے کہا ہر دروازے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

نکتہ اگر دن قیامت کے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کھولدے دروازہ جنت کے پڑھنے والے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تو کیا عجب ہے **دوسرا** مستحب ہے تسمیہ وقت چھوڑنے شکار کے پس اگر ترک کیا اسکو اور اگرچہ عمداً ہو حلال ہے شکار نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے اور نزدیک امام ہمارے ابی حنیفہ رضی اللہ کے اگر ترک کی بسملہ بھول کر حلال ہے والا نہیں اور موافقت کی مالک رضی نے امام صاحب کے صورۃ عمداً مین ... اور مختلف ہے روایۃ مالک سے صورۃ نسیان مین اور کہا امام احمد نے نہین حلال ہے ساتھ ترک کرنے تسمیہ کے مطلقاً پس حال ہوتا ہے مانند مردار اور حرام کے بیچ حق غیر مضطر کے یا مانند خنزیر کے ہے کہ نہین ہے کہا ما اسکا حلال غیر مضطر اور مضطر کو ساتھہ موجود ہونے مردار دوسرے سوا آدمی کے اسواسطے مضطر کہاتا ہے خنزیر سے اور نہین کہاتا مردار آدمی سے کہا رازی نے بیچ سورۃ مائدہ کے حرام کیا اللہ تعالیٰ انے خنزیر کو اسواسطے کہ وہ مطبوع ہے اوپر حرص عظیم اور رغبت شدید بیچ شہوت اور غذا کے اور پیدا ہوتی اوس سے ایک چیز جنس اسکی سے بیچ شکم کہانیوالی اسکی کے اسی سبب سے حرام کیا اسکو اللہ نے اور حلال کیا بکری کو اسواسطے کہ ہین بیچ نہایت سلامتی کی اخلاق ذمیمہ سے کہا درمیان نزہۃ النفوس والافکار کے شاۃ نام ہے واسطہ ایک کے بھیڑ اور بکری سے اور نر افضل ہے اور صوف افضل ہے بال سے مقولہ حضرت حسن بصری رح کا جسنے پہنا صوف کو واسطے عاجزی کے زیادہ کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نور بیچ بصر اسکے کے اور بیچ دل اوسکی کے اور کہا غیر اونکے نے جبکہ ڈالا جاوے برتن شہد کا ساتھہ صوف بھیڑ کے نہ جائیگی پاس اوس کے چیونٹے اور پیشاب بھیڑ کا نفع دیتا ہے مستسقی کو اور جب کہ ٹپکائے کان میں دور ہوگا درد اوسکا اور اگر مینگنی پیس کر اور ملا کر ساتھہ آٹے جو کے اور حل کر کر ساتھہ سرکہ کے ضماد کرے گھٹنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ورم اور درد اور نسین اکڑی ہوئی کھل جاوینگے کہا شیخ عزیز الدین ابن عبد السلام نے قواعد مین واجب ہے قتل خنزیر کا اور سبقت کی طرف اسکی بیہقی نے اسواسطے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا ہے اسکو جیسا کہ صحیحین مین ہے اور کہا ملقنی نے بیچ فواید کے اوپر قواعد کے صحیح تر استحباب ہے اور کہا غیر اسکے نے اگر پونچے ایسے ضرر مستحب ہے والا نہین اور گوشت اسکا حرام ہے نزدیک

نصاریٰ اور یہود کے اور کہا بیچ روضہ کے اور نہیں حانث ہو جسنے کہا کی قسم کہ نہ کہاؤنگا گوشت
اور کہائے گوشت خنزیر کا **چوتھا** اجماع ہے مسلمانون کا اوپر استحباب تسمیہ کے اوپر طعام کے
پس اگر ترک کیا اوسکو پہر یاد آئی مستحب ہے کہنا بسم اللہ اولہ وآخرہ اور بیچ حدیث کے
ہے مَنْ نَسِیَ اَنْ یُّسَمِّیَ عَلٰی طَعَامٍ فَلْیَقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنے جو بھولا بسم اللہ
پڑھنے اوپر طعام کے پس چاہیئے کہ پڑہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور جو کہ پڑہے بسم اللہ بھی
اور قل هو الله اور دعا ماثورہ اور قرآن سے افضل اور اعلیٰ ہے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو پڑہے قل هو الله احد بعد کہانے کے ایک بار بناکرتا ہے اللہ
تعالیٰ واسطے اسکے ایک شہر جنت مین یاقوت سرخ سے اور لکھتا ہے واسطے اوسکے سات ہر لفظے کے
دس دس نیکیان اور بیچ نزہتہ کے ہے جو کہ تالیفات سے شیخ عبدالرحمن صفوری کے ہے کہ تہی
بعض صالحین سے کہ زیارت کرتے تھے قبرون کی ایک رات اونکو نیند آگئی پس دیکھا مردون کو
اوپر قبرون اونکی کے پس پوچھا اونسے کیا قایم ہوئی قیامت کہا اونہونے نہیں اور لکن عرصہ
بیس ۲۰ برس کا ہوا کہ گذری ہمپر ثابت بنانی اور پڑھی قل هو الله احد تیس ۳۰ بار اور بخشا ثواب
اسکا واسطے ہمارے پس ہم تقسیم کر رہی ہین اسدنسے اور ابتک تمام نہین ہوچکا اور آیا حدیث
مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ گذرے اوپر گورستان کے اور پڑہی قُلْ هُوَ اللّٰهُ
احد گیارہ ۱۱ بار پھر بخشے ثواب اوسکا واسطے مردون کے دیا جاتا ہے ثواب ساتھ شمار اوسکے
تنبیہ جاننا چاہیئے زیارت قبور سنت ہے اور دعا اور استغفار کرنی واسطے اموات کے ثابت
ہے قرآن سے چنانچہ ہے شرح صدور مین کہ اجماع ہے اسپر کہ مقرر دعا نفع دیتی ہے میّت کو
اور دلیل اسکے قول اللہ تعالیٰ کا ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ٥ وہ لوگ کہ آئے پیچھے اون کے کہتے ہین اے
رب ہمارے بخش ہمکو اور بھائیون ہمار یکو جو آگے لائے ہمسے ایمان اور بیچ اذکار نودی کے
اور بلنقط الاحیاء اور شعب الایمان اور شرح برزخ اور فتاوی غرائب اور کفایہ شعبی اور

احکام بعض فضیلت بیان

Marfat.com

اور بخاری اور مسلم اور شرح عقاید نسفی اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری وغیرہ مین ہی کہ اتفاق
ہی جمہور سلف اور ائمہ ثلاثہ کا اور جماعت اصحاب شافعی سے اوپر وصول کے اور کہا قصیدہ امالی مین
وَلِلدَّعْوَاتِ تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ وَقَدْ یَنْفِیْہِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ روایت کیا بیہقی نے
شعب الایمان مین ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ داخل کرتا ہے
اوپر اہل قبور کے دعا اہل زمین سے مانند پہاڑون کے اور البتہ ہدیہ زندونکا واسطے مردون کے
استغفار ہی واسطے اون کے اور باب چودہوین ۱۴ مین فتاوی عالمگیری سے ہی انسان اگر
بخشے میت کو نفل نماز یا روزہ نفلی یا صدقہ کہانو اور پینون سے یا سوا اسکے حج اور قراۃ قران کی
سے اور تلقین موتی اور تمام اقسام برکت سے پوچتا ہی اور جامع الجوامع مین ہی کہ افضل
ہی واسطے اوس شخص کے جو کہ تصدق کرتا ہی اور بخشتا ہی یہہ کہ نیت کرے تمام مومنین اور مومنات
سے مقرر ثواب اسکا پہنچتا ہی طرف اون کے اور نہین کم ہوتا ہی اجر بخشنے والے سے کچہہ اور
کہوے بخشنے والا ای اللہ پہونچا ثواب اس میرے قرارت کا یا نفل کا یا روزہ نفل کا یا حج
نفل کا یا بردہ آزاد کرینکا یا اس کہانے اور پینے اور کپڑے وغیرہ کا جو کہ حاضر ہی پاس میرے
ارواح مومنین کو اور آداب دعا سے ہی اول آخر درود پڑہنا اسواسطے حدیث مین ہی کہ دعا
محجوب رہتی درمیان اللہ اور بندہ کے یعنے درجہ قبولیت کو نہین پہنچتی بغیر درود پڑہنیکے اوپر
نبی کے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑہنا اسواسطے ہی کہ حدیث وارد ہوئی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین رد ہوتی وہ دعا
کہ جسکے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو الغرض دعا مغز تمام عبادتون کی ہی فرمایا
اللہ تعالی نے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا اور اللہ کیواسطے ہی نام نیک اور
اچہے پس دعا کرو ساتہہ اس نامون کے اللہ سے اور قول خدا وَاسْاَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ
اور مانگو اللہ سے فضل اوسکی سے اور خدا نے فرمایا وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور سوا اسکے ایسے مضمون کی بہت آیتین ہین اور روایت ابی ہریرہ رضی سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دعا ہتیار ہے مومن کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہے
آسمانو اور زمین مین **روایت** ہے عائشہ رض سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یا عائشہ مقرر اللہ نے آگاہ کیا مجکو اسم اعظم پر کہ جو ساتہہ اسکے دعا کرے قبول کرتا ہے
اللہ اسکو پس کہا مینے یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو فرمایا نہین لائق ہے تجکو یا عائشہ پس مین
کھڑی ہوئی اور وضو کیا مین نے اور پڑہی مینے دو رکعت پہر کہا مینے اللهم انی ادعوك الله
وادعوك الرحمن وادعوك الرحيم اسالك باسماء الحسنى كلها ما علمت منها
وما لم اعلم ان تغفرلى وترحمنى کہا عائشہ رض نے پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پہر فرمایا مقرر بیچ ان نامون کے ہین کہ دعا مانگی تونے ساتہہ اس نامونکے **روایت** کیا اسکو ابن
ماجہ اور شرایط دعا سے ہو ہاتہہ اوٹھانا وقت دعا کے چنانچہ **روایت** کی ترمذی اور بیہقی
اور ابو داؤد نے ابن عباس اور سلمان اور ابن ثابت وغیرہ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ فراغت پاؤ تم دعا سے پس پہراؤ ہاتون اپنے کو اوپر مونہہ کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مقرر رب تمہارا زندہ ہے حیا کرتا ہے بندہ اپنے سے جب کہ اٹہاتا ہے دونو ہاتھ
اپنے روبرو اللہ کے یہہ کہ خالی پہیرے اون دونو ہاتونکو یعنے قبول کرتا ہے **سوال** یہہ جو لوگ
درود فاتحہ اور پنج ایات پڑھتے ہین اور تصدق کرتے ہی واسطے میت کے دنون مخصوصہ مین
مثل تیسرے[۳] دن یا دسوین دن اور بیسوین[۲۰] دن اور چالیسوین[۴۰] دن اور چھہ مہینے کے بعد اور
ہر سکے برس بلکہ اکثر لوگ ہر سکے برس دن انتقال کے جمع ہوتے ہین اور قرآن پڑہتے ہین
.... اور ذکر کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کا کرتے ہین اور اقسام کہانیکے اور پینیکے
رکہتے ہین بلکہ بعضے راتی جنکی فضیلت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور بعضے دن انی راتونکی
اور بعضے مہینے بزرگ کہ بزرگے ان مہینونکی قرآن اور حدیث سے ثابت ہے انواع تقربات اور تصدقات
سے کرتے ہین درست ہے یا نہین **جواب** تمام امور مذکورہ درست ہے اور ثابت قرآن اور
حدیث اور کتب فقہیہ سے فرمایا اللہ تعالی نے یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو

تسلیما

تسلیماً اے ایمان والو درود پڑہو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلام تفسیر درۃ الناصحین اور نزہۃ المجالس وغیرہ مین دیکھا اور درۃ الواعظین اور تفسیر روح البیان اور تفسیر کبیر اور کتب حدیث مین من صحاح سے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایکبار درود پڑہتا ہے بھیجتا اللہ اسپر دس بار درود یعنے رحمت بھیجتا ہے

روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجتا ہے ایک بار اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہے اللہ ایک فرشتہ کو پہنچاتا ہے اس درود کو جلد تر طرفۃ العین سے اور کہتا ہے مقرر فلان بن فلان نے پڑہا آپ پر درود اور سلام فرماتے ہین حضرت پوچھا میری طرف سے اوسکو دس بار اور کہہ اوسکو اگر ہوگا واسطے تیرے ایک ہی ان دس مین سے تو البتہ داخل ہوگا تو جنت مین ساتہہ میرے مثل سبابہ اور وسطی کے پھر چڑہتا ہے فرشتہ طرف آسمان کے اور کہتا ہے یارب فلان بن فلان نے درود پڑہا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار کہتا ہے اللہ پونچا میری طرف سے اوسکو دس بار اور کہہ اوسکو اگر ہو واسطہ تیرے انمین سے ایک بھی البتہ نہ لگی گی تجکو آگ کبہی پھر کہتا ہے اللہ تعظیم کرو درود بندہ میرے کے جو نبی پر میرے بھیجا ہے اور رکہو اوسکو اعلی علیین مین پھر پیدا کرتا ہے اللہ ساتہہ ہر حرف کے ایک فرشتہ کہ ہوتے ہیں اوسکے تین سو ساٹھ سر اور ہر سر مین تین سو ساٹہہ چہرے اور ہر چہرے مین اتنے ہین موہنہ اور ہر موہنہ مین اتنے زبانین کہ ہر زبان سے تسبیح کرتا ہے اللہ تعالی کی اور لکھا جاتا ہے ثواب اوسکا واسطے اوس کے جس نے درود پڑہا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

حکایت

ایک عورت آئی پاس حسن بصری کے رحمۃ اللہ کے اور کہا دختر میری فوت ہو گئی مجکو تمنا ہے اوسکو دیکھنے کی خواب مین فرمایا پڑہ درود پس پڑہا اُسنے درود اور اسی رات اوسکو دیکھا خواب مین اس دختر کو دوزخ مین ساتھ سلاسل اور اغلال کے چونک پڑی اور آئی خدمت مین حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے اور حال خواب کا بیان کیا روئی آپ اور سب اصحاب آپکے اور بعد ایک عرصہ دراز کے

خواب مین دیکہا اس لڑکی کو ساتہہ اس شان کے کہ بلباس فاخرہ بیٹھی ہے اوپر تخت کے
کہا اوس لڑکی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو کہ تم پہچانتے ہو مجھکو کہا نہین کہا مین بیٹی اوس
عورت کے ہون جسکو سکہایا تھا تمنے درود کہا کیونکر پایا تونے یہہ رتبہ کہا گذرا ہمارے پر
ایک شخص اور پڑہا اسنے ایک مرتبہ درود اور بخشا ثواب اسکا تمام اہل گورستان کو اور ہے ہمارے
قبرستان مین پانچ سو مردے عذاب مین پس آئی آواز ہاتف سے کہ اوٹھالو عذاب اونکا بہ
برکت بخشنے ایک درود کے اور اسمین سے یہہ حصہ میرا ہے کہ دیکھہ تا ہے تو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مجھکو جبرئیل نے اوسنے کہا خبر کی مجھکو میکائیل نے اوسنے کہا حدیث کی
مجھکو اسرافیل نے اوسنے کہا قسم ہے مجھکو مقرر کہا اللہ تعالٰی نے قسم ہے مجھکو اپنے عزت
اور جلال اور جود اور کرم کی جو پڑہی بسم اللہ ساتہہ فاتحہ کے ایکبار گواہ کرتا ہون مین
تمکو مقرر بخشا مینے اوسکو اور قبول کی اوسکے نیکیان اور درگذر کی مین نے بدیان اور پڑہنا پنج
آیات کا بنابر اوسکی ہے کہ بیچ کنز العباد کے حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جب کہ ختم کرتے قرآن کا پڑہتے تھے قدر پنج ایات کے اور انبار مین ہے پوچھا گیا کون عمل
ہے عمل افضل کہا جب کہ جمع ہون لوگ ساتھ تلاوت قرآن کے پڑہے فاتحہ اور پنج آیات اور
فاتحہ اور تصدق دنو مخصوصہ مین بنابر اوسکے ہے کہ جامع الفقہ مین ملا صدیق زبیری رحمہ اللہ
لکھتا ہے اور مجموع الروایات مین بھی ہے اگر کوئی ملک اپنے سے کہانا کہلاتا ہے بے شبہ حلال ہے
اسواسطہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی سیوم کو اور دسویکو
اور چالیسوین اور چھہ ماہی اور برسی کے دی اور صحابہ نے بہی ایسا ہی کیا ہے جو کوئی اسکا منکر ہوا
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اجماع صحابہ کا منکر ہوا اور فتاوی اوذجندیہ مین جو کہ ہے واسطے
ملا علی قاری کی وارد ہے کہ جب کہ وفات پائی ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دن سیوم کو
کہجور اور روٹی اور دودہ آگے رکہہ کر حضرت نے پنج آیات اور اخلاص تین بار اور فاتحہ پڑہی اور ہاتہہ
اوٹھا کر دعا کی اور ثواب بروح فرزند کے اپنے بخشا اور حضرت ابوذر سے کہا کہ بانٹھہ دو لوگون مین

سویم پنج آیات فاتحہ اور تصدق سوم میں فاتحہ مین

اور بعض

اور تعین سال کا اس سبب سے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور سراج الہدایہ مولانا جلال الدین بخاری کے
مین اور بیچ حاشیہ تفسیر مظہری کے احتیاط کرنی چاہیے اوس وقت کی اور اوس ساعت کی جسمین انتقال
کیا اسواسطے کہ ارواح مردون کی آتی ہے ہر برس بیچ وقت عرس کے اس جگہہ مین اور اس وقت مین
اور لایق ہے کھلاوے اور پلاوے اسیوقت مین اسواسطے یہہ خوشی دیتا ہے ارواح کو اونکے بلکہ
جناب آنحضرت کا ہر سالکے برس جانا قبرون پر ساتھ اصحاب کے حدیث صحیحہ سے ثابت ہے چنانچہ
منشور سیوطی مین ابن منذر اور ابن مردویہ نے **روایت** کیا انس سے اور روایت کیا ابن جریر نے
محمد بن ابراہیم سے اور تفسیر کبیر وغیرہ مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر سال قبر شہدا پر
آتے تھے مع اصحاب کے اور خلفا اربعہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور جمع ہو کر کلمہ اور قراۃ قرآن اور
تصدقات کرنا بنا بر اوسکے ہے کہ شرح صدور مین اور مرقات شرح مشکواۃ مین ہے کہ ہمیشہ لوگ
جمع ہوتے ہین ہر زمانے مین ہر شہر مین اور پڑھتے ہین قرآن واسطے میت کے بغیر انکار کسے منکر کے
پس یہہ ہے اجماع امر خیر پر اور حدیث مین آیا جو کہ جدا ہوا اجماع سے ڈالا جاویگا دوزخ مین جدا اور اقسام
ماکولات اور مشروبات طیبہ سے آگے رکھہ کر فاتحہ اور قل اور بسم اللہ پڑھنا جایز ہے اور درست
بلکہ پیروی حضرت کی ہے اسواسطے ذکر ہو چکا حضرت نے کہانا آگے رکھہ کر فاتحہ پڑہے اور غزوہ تبوک مین
دسترخوان بچھا کر طرح طرح کے چیزین رکھہ کر آپ نے دعا پڑھی اور کثرت صحابہ کی تہی چنانچہ مولوی
رفیع الدین صاحب مرحوم نے جواب سوال نہم مین اور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم فتوی
جواز عرس مین لکھتے ہین کہ اقسام شیرنی اور ماکولات وغیرہ سے آگے رکھہ کر بہیئت اجتماعیہ خواہ گہر مین
یا قبر پر فاتحہ اور ختم کرنا جایز ہے اور دنو مخصوصہ اور شب مخصوصہ جیسے شب قدر اور شب برات
اور شب عیدین اور شب ستائیسوین رجب یا مہینے متبرک جیسے رمضان یا ذوالحج یا محرم کا اول عشرہ
یا ماہ رجب مین کوئی تصدقات اور خیرات نفلی یا فرضی مثل زکواۃ یا نوافل پڑھنے یا روزہ رکہنا یا
فاتحہ درود مردونکی کرنا اس نیت سے کہ ہمیشہ یہہ امور جائز ہین لکن بسبب فضیلت اوقات اور زمان
اور مکان کی ثواب زیادہ حدیث مین آیا ہے افضل ہے اور اولی جیسا کہ تحقیق کیا گیا ریاض المقاصد

اور ہدیۃ الحرمین مین ساتھ تفصیل کے اور دعا ان شب اور دنو بزرگ مین اور ساعت بزرگ مین اور
مکانات متبرکہ مین اور وقت ختم قرآن کے مقبول ہوتی ہے ساتھ آداب دعا کے اور ساتھ حضور
قلب کے اور ساتھ خلوص نیت کے ساتھ اسماء الٰہی کے مثلاً یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم جیسا کہ کہا
کتاب عظۃ الالباب مین اللہ مجیب الدعوات الرحمٰن منزل البرکات الرحیم یعفو عن
السیئات اور کہا کتاب نزہۃ مین الباء بابہ والسین سلامہ والمیم انعامہ اور بعضون نے کہا الباء برکتہ والسین سناؤہ والمیم مغفرتہ
فی غیرہ علام الغیوب الرحمٰن کشاف الکروب الرحیم غفار الذنوب روایت کی ابی امامہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ
اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے اوپر اس شخص کے جو کہتا ہے یا ارحم الراحمین پس جسنے کہا
تین بار کہتا ہے فرشتہ مقرر ارحم الراحمین متوجہ ہے طرف تیرے پس مانگ نقل کیا اس حدیث کو
حاکم نے اور گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک مرد کے کہتا تھا یا ارحم الراحمین کہا حضرت نے
کر سوال مقرر اللہ نے نظر کی طرف تیرے اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اے بندگان خدا اوپر
اپنے دعا کو نقل کیا اسکو ترمذی نے اور بیچ تفسیر رازی کے دیکھا مین نے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نکلے
ساتھ ایک شخص منافق کے طرف ایک جائے حزابہ کے پس سوئے اور خواب کیا زید نے اور باندھا
اسکو منافق نے کہا زید نے کیون باندھا مجھکو کہا ارادہ کیا مینے تیرے ذبح کرنیکا اسواسطے تو محبت
رکھتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا زید بن حارثہ نے یا رحمٰن اغثنی پس سنے منافق نے ایک
آواز لا تقتلہ نہ قتل کر اسکو پس نکلا منافق اور نہ پایا کسی کو وہان پھر قصد کیا قتل کا پھر کہا یا رحمٰن
اغثنی پھر سنی آواز مثل اول کے اور دیکھا ہر طرف نہ پایا کسی کو پھر قصد کیا زید کے مارنے کا پھر کہا زید نے
یا رحمٰن اغثنی پس سنی اواز اوپر دروازہ حزبہ کے لا تقتلہ پس نکلا وہ اور پایا ایک شخص کہ ساتھ اوسکے
حربہ ہے پس قتل کیا اوسکو پھر آیا زید کے پاس اور کھولے بند زید کے پھر پوچھا زید نے تون کون ہے
کہا مین جبرئیل ہون تھا مین اول مرتبہ نزدیک سدرۃ المنتہی کے اور دوسرے مین اوپر آسمان دنیا کے
اور تیسرے مین دروازہ حزبہ پر اور مقرر قتل کیا مین نے منافق کو تبصرہ معلوم کرنا چاہیے کہ زید نے بسبب محبت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ رتبا پایا اصحاب مین سے کہ تنہا نام اوسکا اللہ نے قرآن مین فرمایا فلما قضی

زید منہا وطرا زوجنا کہا لکیلا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیا ہم الاٰیہ

خلاصہ اسکا یہہ ہے جب کہ طلاق وہی زید نے اپنی بی بی زینب کو .... اور
آنحضرت نے ساتہہ حکم اللہ کے زینب سے عقد کیا بعد گذر نے عدت کے اور آنحضرت نے زید کو متبنیٰ کیا
تھا یہانتک کہ لوگون مین مشہور تھا زید بن محمد جب کہ حضرت نے نکاح کیا زینب سے تو عرب نے کہا
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کی عورت سے نکاح کیا اور نزدیک اونکے حرمتہ متبنٰی کے مثل حرمتہ
ابن کے تہی پس اللہ نے بیان کیا کہ حلائل ابنائکم مین جو ہے منہ بولی بیٹے کے نہین حرام ہے اور سپر جسنے
شفقت سے کسی کو بیٹا بولا اور رد مین اونکے فرمایا **ماکان محمد** یعنے بہت حمد کیا گیا چنانچہ جہان وہ
عرب مین بولا جاتا ہے فلان محمود جب کہ حمد کیا گیا اور محمد جب کہ بہت ہو خصلت محمودہ جیسا کہ
ہے مفردات مین اور نام حضرت کا محمد رکہا دادا آپکے عبد المطلب نے ساتوین دن ولادت کے
حضرت کے پوچہا عبد المطلب سے کسواسطے نام رکہا محمد اور حالانکہ تیری باپ دادا مین اور نہ تیرے
قوم مین سے کسی کا نام محمد تہا کہا امید ہے کہ حمد کیا جائے آسمانون اور زمین مین اللہ تعالیٰ
موافق تفول نیک اوسکے کے حضرت کو ساتہہ خصال محبوبہ اور شمایل مرغوبہ کے محمود کیا ....
نزدیک اپنے اور نزدیک ملائکہ مقربین اور نزدیک انبیا اور مرسلین اور نزدیک اہل زمین تمام کے
اسواسطے حضرت مین تمام صفات کمال کے اچہین نزدیک ہر عاقل کے اور حضرت کے ہزار نام ہین جیسا کہ
اللہ کے ہزار نام ہیں اور تمام نام آپ کے مشتق ہین ایسے صفتون سے جسمین حضرت کی مدح اور
کمال پایا جائے اور ہر وصف سے نام آپکا ہے جیسا کہ ماحی ہی نام آپکا اسواسطے اللہ نے بسبب
آپکے محو کردیا کفر کو اور حاشر اسواسطے محشور ہونگے لوگ بعد آپ کے اور عاقبت یعنے آنیوالا
بعد انبیا کے کہا امام نیشاپوری نے اسم شریف کے چار حرف ہین تاکہ موافق ہو اسم اللہ کے جیسا
محمد رسول اللہ کے بارہ حرف ہین مثل لا الٰہ الا اللہ کے اور یہہ سر از مناسبہ سے ہے اور اسیطرح
لفظ ابو بکر الصدیق اور عمر ابن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم کی
بسبب کمال مناسبت ہونے اونکی کے اخلاق مین ساتہہ حضرت محمد کے اور آیا حدیث مین جس نے

Marfat.com

نام رکہا اپنے فرزند کا محمد واسطے محبت میرے کے واسطے تبرک ڈہونڈنے کے ساتہہ نام میرے کے
ہوگا وہ اور بیٹا اوسکا جنت مین ساتہہ میرے مثل سبابہ اور وسطہ کے اور جسکے اولاد نہ جیتے
ہو اور وہ یہہ کہوے کہ اگر اولاد میری گھر ہوگی تو مین اب نام رکہونگا محمد جیویگا وہ انشاء اللہ تعالے
اور خصایص اسم نام کیسے ہین برکتہ اوس پر جو ہو مسمی ساتھہ نام محمد کے اور لایق ہے تعظیم اس
اسم کے اور صاحب اسم کے اسواسطے یہہ لفظ شافی ہے حضرت سید انام کی مجمع اللطائف مین نقل
ہے کہ بیٹا ایاز کا محمد نام ملازم تہا سلطان محمود کا کہ ایک روز سلطان محمود متوجہہ ہوئے طرف طہارت
خانہ کے اور فرمایا کہ پسر ایاز کو کہہ کہ پانی طہارت خانہ مین لاوے ایاز یہہ بات سنکر ڈرا کہ کیا
قصور ہوا میرے بیٹے سے کہ بادشاہ نے نام اوسکا لیکر نہ کہا اور میرا نام لیا اسی فکر مین تھا کہ بادشاہ
آیا پوچھا ایاز سے کیون فکر مند کھڑا ہے اسنے سبب فکر کا اپنے بیان کیا سلطان محمود نے
تبسم کیا اور کہا تیرے پسر سے کچھہ قصور نہین ہوا مگر مین بے وضو تھا اسواسطہ نام اسکا نہ لیا کہ وہ
نام رکھتا ہے محمد مجکو شرم آئی کہ بے وضو نام محمد کا مونہہ پر میرے گذرے ؞

بیت

؞ ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب ؞ ہنوز نام تو بردن ادب نمی دانم ؞

اور نقل ہے

کہ تھا بنی اسرائیل مین ایک شخص کہ جسنے نافرمانی کی اللہ کی ایک سو برس جب کہ مرا لوگون نے
اوسکو کوڑے پر پہینکدیا وحی کی اللہ نے طرف حضرت موسی کے کہ جا اور نماز پڑہ اوسپر کہا موسی نے
یارب سب بنی اسرائیل گواہی دیتے ہین اسپر کہ اسنے سو برس تک فسق و فجور مین گذارا وحی کی اللہ نے
کہ سچ ہے مگر جبکہ کھولتا تھا توریت کو اور دیکھتا تھا اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چوم لیتا تھا اور
انکھون پر رکھتا تھا پس قبول کیا مین نے اسکی تعظیم کرنے میرے نبی کے اور بخشا مین نے اوسکو اور
اور بیاہی مینے اوسکو ستر حورین کہا اہل تفسیر نے جبکہ نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے
بعد گذرنے ایام عدت کے دراز کی منافقون نے زبان اور کہا کیونکر کیا نکاح بہو کا اپنے ساتہہ
اور تھا حکم عرب سے جسے متبنی کر لیا کسیکو تہا مانند بیٹے صلبی کے تو رکھتین اور تہی حرمت نکاح

Marfat.com

جورو متبنی کے باپ پر بتنے کی اور ارادہ کیا اللہ نے بدلنا اس حکم کا پس نازل کیا ؛ مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ؛ نہین ہے محمد باپ کسی کا مردون تمہارے سے وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور لکن ہے رسول اللہ کا اور ہر رسول باپ ہے اپنی امت کا
لکن نہ حقیقۃً بلکہ ساتھہ اس معنی کے وہ شفیق اور ناصح واسطہ اونکے اور سبب ہے واسطہ حیات
ابدیہ کے اور واجب ہے توقیر اور اطاعت اوسکی کہا کشف الاسرار مین ہرچند اسم پدری حضرت سے
موقوف کیا گیا مگر سب پدرون سے مشفق اور مہربان تر ہے ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ ؛ اور شفقت حضرت کے باپ سے زیادہ ہے مگر حضرت کو
باپ امت کا کہا نہ جائیگا اسواسطہ حکم ازلی مین ہو چکا کہ قیامت کو سبب دہشت گوناگون کے جانے
ہیچ گلو کے پونچی گے اور عذر سب باطل ہونگین نسبتی ٹوٹ جائے گین تمام باپ فرزندون سے بھاگی کے
اور بھائی بھائی سے چنانکہ رب العزت نے فرمایا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ آدم کہ باپ سب کا ہے کہیگا ای بار خدایا آدم کو چھوڑ اور ساتھ فرزندون
کے جو چاہے تو کر نوح بھی اسیطرح کہویگا اور ابراہیم بھی اور موسی اور عیسی اور پیغمبر اسیطرح کہوینگے
گین سیاست قیامت سے بھاگین گے اور ساتھہ اپنے عاجز رہین گے اور زن و فرزند و برادر سے
بھاگین گے اور کہوین گے نفسی نفسی خداوندا ہمکو چھوڑ اور ساتھہ زن و فرزند و برادر کے جو چاہے تو کر
اور مصطفی عربی علیہ السلام رحمت اور شفقت سے فرماوین گے بار خدایا امت میری ایک مشت
ضعیف اور بیچارہ ہین طاقت عذاب کی نہین رکھتے انکو بخش اور رحمت کر اور ساتھہ محمد کے جو چاہے
چاہے تو کر بسبب اوس حکم کے کہ ازل مین جاری ہو چکا کہ باپ فرزندون سے اور بھائی بھائیون سے
بھاگے گین پس حضرت کو باپ بھائی نہ بولدگین یعنے حضرت کو باپ یا بھائی نہ کہا چاہیے جیسے بعض
کج فہم بکتے ہین بلکہ بعض نے رسائل مین لکھدیا ہے کہ حضرت کا مرتبہ بمنزلہ بھائی یا گاوں کے چودری یا پٹیل کے
سمجھنا چاہیئے اَللّٰهُمَّ احْفِظْنَا مِنْ هٰذِهِ الْعَقِيْدَةِ الْفَاسِدَةِ تاکہ حضرت انسے بھاگین
اور واسطہ انکے شفاعت کرین وخاتم النبیین یعنے آخر سب نبیون کے ہی اور کہا ابن کثیر نے ؛ بیچ

Marfat.com

تفسیر مین اس آیتکے یہہ نفی ہے اوپر اسکے کہ نہین نبی ہے بعد اسکے جب کہ نبی نہ ہوا بعد اوسکے
پس رسول تو بطریق اولی نہ ہوگا اسواسطہ مقام رسالتہ کا اخص ہے مقام نبیون سے اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور جوکہ قائل ہو بعد نبی ہمارے کے
نبی ہے یا ہوگا یا خدا چاہے محمد جیسے بہت نبی پیدا کر ڈالے وہ کافر ہے اسواسطہ اوسنے انکار
کیا نفی کا اور رحمل کیا قول خدا کو اوپر کذب کے اسواسطہ اللہ نے چاہا نہین نبی بعد نبی ہمارے
اور اگر چاہتا تو کیون کہتا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بلکہ اتنا کہتا ولکن رسول اللہ اگر کوئی
کہوے کیا اللہ مین قدرت نہین ہے محمد جیسے اور جبرئیل جیسے بہت پیدا کر ڈالے کہتا ہون
مین یہہ سوال مردود ہے ساتھہ چند وجہہ کے **اول** لازم آتا ہے کذب اللہ تعالی کا اسواسطہ
معنی یون ہوئے اس آیتہ کی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لیکن رسول اللہ کا اور خاتم نبیونکا
ہے اور مہراون کی یعنے اوسکو خاتم النبیین کیا مینے اور میرے مین قدرت جہوٹھہ بولنے کی
ہے کہ ساتہہ اوس قدرت کے اپنے کو جہوٹا کر دون اور مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور محمد پیدا
کر دون اور کذب اللہ کا محال ہے اور محال نہین ہے تحت قدرت کے جیسا کہ کہا عقاید حافظیہ مین
وَلَا یُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ وَالسَّفَہِ وَالْکِذْبِ یعنی نہ صفت کی
جائیگی اللہ کے ساتھہ قدرۃ کے اوپر ظلم کے اور سفہ اور کذب کے اسواسطہ یہہ چیزین محال ہین
اور محال نہین داخل تحت قدرت کے پس یہہ چیزین نہین داخل تحت قدرات کے اور جوکہ نہین داخل
تحت قدرت کے نہ وصف کیا جائیگا اللہ ساتھہ اوسکے اور **دوسری** وعدہ اللہ کا
نہین ہے خلاف مانند قول خدا کے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ **تیسری** اگر ہوتا ارادہ
ازلی مین نبی دوسرا نہ فرماتا مطلق اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ بلکہ کہتا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فقط
اور جو امر نہین ارادہ ازلی مین پس وہ خارج ہے تحت قدرۃ سے جیسا کہ جلالین مین ہے
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَاءَہٗ فِی الْاَزَلِ قَدِیْرٌ پس جو چیز نہین متعلق ہوئے ساتھہ
اوسکے مشیتہ اللہ تعالی کے مثل پیدا کرنے مانند اور نظیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خارج ہے

عموم

Marfat.com

عموم آیتہ سے اور مثنوی میں ہے شعر بیت

بہر این خاتم شدست او کہ نبود ۔ مثل اونی بود نی خواہد بود ۔

پس محال ہے پیدا کرنا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھہ اسکے وارد ہوئین احادیث متواترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی اللہ نے کتاب اپنے مین اور رسول اوسکے نے احادیث متواترہ مین کہ نہین کوئی نبی بعد اوسکے تا کہ جان لیوین کہ جسنے دعوا کیا اس مقام کا بعد اوسکے کذاب دجال افاک ضال و مضل ہے اور جسنے کہا بعد نبی ہمارے کے نبی ہے یا ہو سکتا ہے وہ کافر ہے ساتھہ نص کے اگرچہ شک بھی کیا اوسمین اور کہا ہدیۃ المہدیین مین اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ یجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا امن بانہ رسول ولم یومن بانہ خاتم الانبیاء والرسل لا نسخ لدینہ الی یوم القیمۃ لا یکون مومنا یعنی جو ایمان لایا ساتھہ حضرت کے کہ رسول ہین اور نہ ایمان لایا ساتھہ اوسکے کہ خاتم الانبیاء اور رسل ہین نہین ہوتا مومن اور کہا اشباہ مین کتاب سیر مین اذا لم یعرف ان محمدا اخر الانبیاء فلیس بمسلم یعنے جسنے نہ جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آخر الانبیاء ہین پس نہین مسلمان اور کہا حل الرموز مین اور تفسیر روح البیان مین کہ پڑھا عاصم نے ساتھہ فتح تا کے یعنی خاتم النبیین اور وہ آلہ ختم کا ہے بمعنے ما یختم کی اور قراۃ باقیونکے ساتھہ کسرہ تا کی ہے ای ای کان خاتم ہم ای فاعل الختم یعنے مہر کنندہ پیغمبرونکا اور رسولونکا ہے اور بعضون نے کہا معنے خاتم النبیین کی یہہ ہے کہ رب العزۃ نے نبوۃ سب نبیونکی جمع کی بیچ دل مصطفی صلی اللہ علیہ سلم کے اور مہر نبوت اوپر اوسکے رکھی تا کوئی دشمن طرف اسکے راہ نپاوے نہ ہوائے نفس نہ وسوسہ شیطان اور نہ خطرات مذمومہ اور پیغمبر ساتھہ اوسکے خاص نہین کئے گئے سوائے حضرت کے پس رب العزت نے کمال شرف مصطفوی کے تئین ساتھہ اوس مہر کے کہ دلمین اسکے رکھا تھا نہ چھوڑا تا کہ درمیان دونو شانو اوسکی کے آشکار کیا اور بیچ حل الرموز کے ہے کہ تمام دفتر انبیا کو مہر کیا ساتھہ مہر نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اعتبار کتاب کا ساتھہ مہر کے ہے جب کہ ہو مہر اوپر کتاب کے نہین کھول

سکتا کوئی پس اسی طرح نہین قدرت کوئی رکہتا اوپر احاطہ کرنے حقیقۃ علوم قرآن کے اور تلاوت کے
بغیر خاتم کے اور جبتک رہتی ہے مہر اوپر خزانہ بادشاہ کے نہین قدرت ہوسکتی کسیکو اوسکے کہولنے پر
اور بیشک قرآن خزانہ ہے تمام کتابون خدا کا جیسا کہ تفسیر بحر المواج مین ہے کہ سب اسرار الہی اور علوم
جو تمام کتابون مین ہے وہ اللہ نے بیچ قرآن کے ودیعت رکہی ہین اور جو کچہہ کہ بیچ تمام قرآن کے
ساتھ تفصیل کے بیان کئے ہین وہ بیچ سورہ فاتحہ کے اوپر وجہ اجمال کے ہے اور جو کچہہ کہ بیچ فاتحہ کے
مذکور ہے وہ بیچ بسم اللہ کے مسطور ہے اور جو مضمون تسمیہ مین ہے باؔ بسم اللہ اوپر اوسکے مشتمل ہے
پس اسی سبب سے خاص کیا قرآن کو جو کہ مخزن ہے جمیع کتب کا اور مجمع ہے جواہر علوم الہیہ کا اور حقایق
لدنیہ کا ساتہہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مزور ہے واسطہ خزانہ کے دروازہ سے اور مفتاح
سے اور خاتم اسی مہر سے پس نام رکہا گیا علیہ السلام کا ساتہہ خاتم کے اسواسطے آپ خاتم ہے اوپر
خزانہ الہی کے جو رکہی گئی قرآن مین اور نام رکہے گئے ساتہہ فاتح کے اسواسطے کہ علیہ السلام مفتاح
یعنی کنجی ہے خزانہ کی ساتہہ حضرت کے کہلا خزانہ علوم قرآن کا اور ساتہہ حضرت کے ختم ہوا اور نہین
جانتا کوئی اوس چیز کو جو بیچ خزانہ کے ہے مگر ساتھ دروازہ کہولنے کے دروازہ اوسکا بسم
الرحمن الرحیم ہے اور محافظ اور نگہبان اوسکا خدائی رحیم ہے جسنے اپنے کتاب کا دروازہ
کیا بسم اللہ کو اور مہر اور کنجی کیا رحمۃ العالمین کو حکایت ایک شخص نے وصیت کی بیٹے اپنے کو ساتہہ
بسم اللہ لکھنے کے اوپر پیشانی کے بیٹے نے کہا کسواسطے کہا ایک امیر نے حویلی بنائی اور
دروازہ اوسکا بہت بڑا رکہا جو کوئی اوس دروازہ کو دیکہتا تہا گمان کرتا تہا کسی امیر کا مکان ہے
یہان سے خیرات زیادہ دست یاب ہوگی اس دہوکے مین فقیر اس دروازہ پر سوال کرتے ایک روز
سایل آیا اور سوال کیا اندر سے دروازہ کے خیرات قلیل آئی اوسنے ایک پہاوڑا لاکر دروازہ گرانا
شروع کیا صاحب مکان نے کہا یہہ کیا کرتا ہے تو اوسنے کہا تیرے دروازے کو فقیر دیکہہ کر دہوکا
کہاتے ہین یا دروازہ موافق اپنے خیرات کے کر یا خیرات اپنے دروازہ کے موافق کر اسی طرح اگر تمنے مجھکو عذاب
دیگا تو مین عرض کرونگا یا اللہ مین تو تیرے کتاب کا دروازہ رحمت کا دیکہہ کر داخل ہوا تہا یا الہی اپنے

حکایت

رحمت کو

Marfat.com

رحمت کو موافق اپنے دروازہ قرآن کے کرکہ جسمین سوا ذکر رحمت کے دوسرا ذکر نہین ہی تفسیر
اسرار الفاتحہ مین ہی اور فخر الدین رازی نے نقل کی حدیث کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے
اپنی عمر مین سات سو نوے بار پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ اللہ تعالیٰ اوسکو آتش
دوزخ سے نگاہ رکھیگا اور کفایہ شعبی مین ہی جبکہ بچا اوستاد سے بسم اللہ پڑھی خدا فرمان دیتا ہی:
چار براۃ آتش دوزخ سے لکھی جاوے ایک واسطے بچے کے اور ایک واسطے استاد کے اور
ایک واسطے ما کے اور ایک واسطے باپ کے اگر مسلمان ہون اور جسکام مین بسم اللہ پڑھی جائے
اسکام مین نصفت شیطان کا نہ ہو جو کوئی بیچ گھر اپنے کے داخل ہوتا ہی اور کہتا ہی بسم
اللہ الرحمن الرحیم شیطان کہتا ہی مجکو اس گھر مین داخل نہین اور اسیطرح کہانے اور پینے مین اور
اور ہر چیز مین اگر بسم اللہ کہے شیطان محروم رہتا ہی ورنہ ہر چیز مین شریک ہی

حکایت

ابو مسلم جولانے کو لونڈی نے زہر دیا کچھ کارگر نہ ہوا بعد ایک مدت کے لونڈی نے کہا مینے زہر
دیا تجکو کارگر نہ ہوا کیا سبب کہا بسم اللہ پڑہی تھی پینے اور وقت خلافت سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ کے حربیون نے ایک مسلمان کو جنگ مین سے پکڑا اور عذاب دیا تاکہ مرتد ہو جاوے آخر کار
تیل کو جوش دیکر اوسمین ڈالدیا مسلمان نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم تیل ساتہہ برکتہ بسم اللہ کی
سرد ہو گیا اور وہ سلامت باہر نکل آیا تفسیر رازی مین دیکھا مینے کہ درمیان نصرانی اور مسلمان کے
امر دین مین گفت گو ہوئی مسلمان نے کہا دین ہمارا برحق ہی اور نصرانی نے کہا دین ہمارا برحق ہی
ہی مسلمان نے کہا میری دین کے حق ہونے پر دلیل ہی کہا اوسنے کونسی دلیل ہی کہا بسم اللہ کہا
کیونکر معلوم ہو پس مسلم نے بسم اللہ کہکر ہاتہہ آگ مین ڈالدیا نصرانی نے کہا ہاتہہ نکال اوسنے ہاتہہ
نکالا دیکھا کچھ اثر آگ کا اوسکے ہاتہہ پر نہ تہا نصرانی اسی وقت مسلمان ہوگیا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور محمد اسحاق سے ہی کہ رات اور دن کی
جو بیس ۲۴ ساعت ہین جب کہ بندہ پانچ فرض پنجوقت ادا کرے کفارہ پانچ ساعتکا ہوا اور جب بسم اللہ
پڑھے کفارہ اونیس ساعت کا ہو روایت ہی جبکہ موسی علیہ السلام کو شعیب علیہ السلام نے دختر اپنی نکاح

Marfat.com

کردین فرمایا کہ بکریان چراکر و حضرت موسی علیہ السلام بکری چراتے تہے پہر شعیب نے فرمایا اگر
اس برس مین بکریان ساتہہ اس رنگ کے بچے دین وہ تمہاری ملک ہین پہر موسی علیہ السلام نے
بسم اللہ کہہ کر عصا اپنا پشت پر بکریون کے مارا اوس سال مین اوسی رنگ کے بچے پیدا ہوئے پہر
شعیب علیہ السلام نے کہا پہر موسی علیہ السلام نے عصا کو اپنے بسم اللہ کہہ کر اوپر بکریون کے لگایا
پہر ویسے رنگ کے بچے پیدا ہوئے کہا شعیب علیہ السلام نے جو کوئی بسم اللہ کہہ کر خدا سے جو چاہیے
پاویے اور کفایہ شعبی مین ہے کہ کراما کاتبین جب اعمال نامہ بندہ کا روبروئے خدا کے لیجاتے ہین
اگر اول مین اوس نامہ کے اور آخر مین نام خدا کا ہو جو گناہ بیچ اعمال نامہ کے ہو اوسکو اللہ تعالی بخشے
اور اعمال نامہ رات اور دن کے ساتہہ سو بیس ہوتے ہین ہر سال مین اور حدیث مین آیا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین چہار نہرین دیکہی مین نے پوچہا مین نے جبرئیل علیہ السلام سے یہہ نہرین
کہان سے آئی ہین جبرئیل نے کہا مین نہین جانتا فرمان آیا کہ نیچے درخت طوبی کے آتا جانے تو کہ یہہ
نہرین کدہر سے آتی ہین پس آیا مین پانچ سو برس کی راہ دیکہا مین نے ایک قبہ کہ اوپر اوسکے
ایک قفل ہے دستک ماری مین نے دربان نے کہا کون ہے کہا مین ہون محمد صلعم دربان نے حکم خدا سے
دروازہ کہولا مین قبہ مین گیا دیکہے مین نے ستر ہزار فرشتہ استادہ ہین پس ایک جانب دروازہ
سے زمین دیکہی مین نے سونے کی اوپر اس زمین کے ستر ہزار سالہ راہ ہے کہ فرشتے اوسمین
رکوع مین ہے دوسرے جانب دیکہی مین نے زمین چاندیکی اوسمین دیکہی مین نے ستر ہزار
فرشتے سجدہ مین ہے پیچہے دروازہ کے دیکہا مین نے ایک قبہ نور کا کہ قفل اوس قبہ کا زر کا ہے
اور اوپر اوس قفل کے لکہا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ چاہا دروازہ قبہ کا کہولون
فرمان آیا نہ داخل ہو سکے گا تو مگر ساتہہ کلید کے عرض کیا مین نے کلید اوسکی کونسی ہے فرمان آیا
کلمہ توحید ہے جب کہ کلمہ کہا مین نے داخل ہوا مین اور اوس مین ایک حوض دیکہا مین نے کہ پانی
اسکا مانند کافور کے اور کیچڑ اوسکی مانند عنبر کے ہے اور اوس قبہ مین چہار رکن دیکہے رکن اول
زر سے رکن دویم چاندی سے رکن سیوم یاقوت سرخ سے رکن چہارم زمرد سبز سے

بیان چہار رکن

رکن

رکن اول پر لکھا ہے بسم رکن دویم پر اللہ رکن سویم پر الرحمن رکن
چہارم پر الرحیم پس دیکہا مین نے کہ میم بسم سے نہر دودکی جاری ہے اور اللہ سے نہر
شہد کی اور میم الرحمن سے نہر پانی کی اور میم الرحیم سے نہر شراب کی جو کوئی مومن خلوص سے
دل سے کہوے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ سیراب کریگا اوسکو نہرون سے اور جو کوئی پڑہے
بسم اللہ کو ساتہہ خلوص کے اللہ اوسکو بیچ بہشت کے دیویگا دس ہزار شہر اور ہر شہر مین دس ہزار
خانہ اور ہر گھر مین دس ہزار تخت اوپر ہر تخت کے دس ہزار فرش اوپر ہر فرش کے ایک حور اور اوپر
پیشانی ہر حور کے نام علی کا اور اوپر ہر لب اوس حور کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لکہی ہے کہا اللہ تعالی نے ؛ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا کہا جنید نے ای عَلَّمْنٰ
ھُمَا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور کہا بعض نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ
التَّقْوٰی کہ وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول جب نازل ہوئی
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بہاگ گیا ابر مشرق سے طرف مغرب کے اور ٹہر گئی ہوا اور رکہہ دئے جانور
یا لونے کان اپنے اور مارے گئے شیاطین ساتہہ شہب کے اور قسم کہائی اللہ تعالی نے ساتہہ عزت
اپنی کے جو پڑہیگا بسم اللہ کو اوپر مریض کے شفا دونگا مین اوس مریض کو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے جبکہ
نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کانپے پہاڑ یہانتک سنے ہمنے آواز اونکی اور کہا کفار نے
جادو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑونکو اور نہین ہے کوئی مومن کہ پڑہتا ہے بسم اللہ کو مگر تسبیح کرتے
ہین پہاڑ ساتہہ اوسکے لکن وہ نہین سنتا کہا نسفی نے جب کہ قتل کیا قابیل نے ہابیل کو بہت غم ہوا آدم کو
پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف اوسکے تحقیق فرمان بردار کیا مین نے زمین کو واسطے تیرے پس کہا آدم نے
ای زمین پکڑ اوسکو پس جبکہ قصد کیا زمین نے قابیل کا کہا قابیل نے ای زمین بطفیل بسم اللہ کے
نہ پکڑ مجکو پس کہا اللہ تعالی نے یَا اَرْضُ خَلِّیْ عَنْہُ ای زمین چہوڑ دے اوسکو **فائدہ** کہا
بعض صالحین مین سے کہ ہوا سر مین میرے درد شدت سے پس دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین پس کہا حضرت نے دست مبارک میرے سر پر اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ

Marfat.com

رَبِّیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پہر فرمایا بہت پڑہا کرو اس کلمونکو مقرر اسمین شفا ہے ہر بیماری سے اور خوشی ہے ہر سختی سے اور مدد ہے اوپر دشمن کے **فائدہ** داخل ہوا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان ایک شہر مین شہرون کافرون سے اور ہوا اسکو درد سر پس پہنائی اہل شہر نے اوسکو ایک ٹوپی فوراً شفا حاصل ہوئی پس دیکھا اوس ٹوپی کو پایا اوسمین ایک کاغذ کہ لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ کٓھٰیٰعٓصٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پس کہا اوسنے کہان سے حاصل ہوئی تمکو یہہ آیتین اور حالانکہ یہہ نازل ہوین اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اہل شہر نے پایا ہمنے اونکو منقوش اوپر پتھر کنیسہ کے اول مبعوث ہونے نبی ہمارے کے ساتھہ ساتھہ سو برس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام نہ شروع کیا جائے ساتھہ بسم اللہ کے وہ مقطوع البرکۃ ہے ؎

روایت ہے قیصر سلطان روم نے لکھا طرف عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کہ مجکو درد سر ہے ایسا کہ نہین آرام ہوتا اسے پس بہیج طرف میرے کچھہ دوا پس بہیجی آپ نے ٹوپی جب رکھتا تہا اوسکو سر پر درد دفع ہوتا تہا اور جب اتارتا تہا عود کرتا تہا پس تعجب ہوا اسے اور ڈھونڈا ٹوپیکو پس دیکھا تو اسمین لکھی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم فقط پس کہا کیا بزرگ اور اشرف اور اعلی یہہ دین ہے کہ شفا دی اللہ نے ساتھہ ایک آیت کے پس اسلام لایا نیک اسلام اور

روایت ہے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے ایک جا کفارون مین گئے کہا ان لوگونے اگر تو جانتا ہے کہ دین اسلام کا حق ہے پس دکھا ہمکو کوئی آیت تاکہ اسلام لاوین ہم کہا خالد نے لاؤ

حکایت بشر حافی

مرتیرے سم قاتل پس لائے وہ ایک پیالہ پرسم سے پس پکڑا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور
پیا اوسکو اور قایم ہوگیا صحیح سالم پس کہا اون کافرون نے یہہ دین حق ہے پس اسلام لائے سب کے
سب اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تفسیر رازی مین ہے بعض علماسے منقول ہے جو اوٹھا
کاغذ کو زمین سے کہ اوسمین ہو مکتوب بسم اللہ واسطے اجلال اور تعظیم نام خدا کے لکھتا ہے نام
اسکا صدیقون سے **حکایت** نقل ہے بشر حافی کی ہمیشہ نشہ مین سرشار اور شراب و کباب
مین گرفتار رہتے تھے اور بارہ[۱۲] شراب خانے رات دن جاری تھے اتفاقاً ایک مرتبہ راہ مین
ایک کاغذ بسم اللہ کا لکھا ہوا زمین پر پڑا دیکھا جلدی سے بکمال تعظیم او تکریم کے اوسکو اوٹھا
چوما اور آنکھون سے لگایا کہا یہہ نام نامی اور اسم گرامی میرے مالک محسن کریم اور رحیم کا ہے
مشک خالص سے معطر کر کے عمدہ کپڑے مین نہایت تکلف سے لپیٹ کر ایک جائے بلند
محفوظ مین رکھہ دیا یہہ کام اوس ناکام کا اللہ کریم کو پسند آگیا اور اسکو پسند کر لیا پہر حسن
بصری رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جاؤ اور بشر حافی کو مژدہ سناؤ کہ تو نے ہمارے نام کی
تعظیم کی اور گرد و غبار سے صاف کر کے عمدہ مقام پر رکھہ دیا ہمنے تجکو گرد و غبار گناہ سے پاک
صاف کر دیا اور فرش سے عرش تک تیرا نام بلند کر دیا حسن بصری رحمۃ اللہ جلدی سے بشر کے پاس
گئے وہ سنتے ہی تہرا گیا کہ خدا خیر کرے ایسے اولیا اللہ کا یہان آنا گویا قہر الہی نازل ہونا ہے
پہر اپنے کمال محبت سے اونکو بلا کر وہ سب مژدہ سنا یا سنتے ہی زمین پر لوٹ تلے تھے اور
چیخین مارتے تھے اور نفس پر لعنت ملامت کرتے تھے کہ ہائے افسوس مین تیرے دم مین اگر
اسدم تک گنہگاری جناب باری مین ہادم رہا اور اسقدر انعام و اکرام اوسکی سے مطلع نہ تھا
پہر زار زار روتے تھے یہان تک کہ بیہوش ہوگئے جب کچھہ افاقہ ہوا اوٹھکر چلے اور سب
سامان اسباب کھڑے کھڑے لٹا دیا اور سب کپڑے پہاڑ کر پھینک دئے اور لباس فقیری
پہن لیا اور ننگے پاؤن ہوگئے کسی نے کہا آپ ننگے پاؤن کیون پہرتے ہین کہا اللہ تعالی
۲۹ پارہ سورہ نوح مین فرماتا ہے واللہ جعل لکم الارض بساطا یعنے زمین کو ہمنے

Marfat.com

بچھونا بنایا تمہارے آرام کے واسطے پس اللہ تعالی کے بچھونے پر کیونکر جوتا رکھون پھر ہر شہر
اور دیار اور کوچہ و بازار مین ننگے پاؤن پھرتے تھے اور زندہ مردہ اولیا اللہ کی زیارت کرتے
تھے جانورون نے گندگی کرنا کوچہ و بازار مین چھوڑ دیا کہ مبادا پاؤن بشر حافی کا نہ بھر جائے
اور اسی سبب سے بشر حافی کہلاتے تھے کہ حافی ننگے پاؤن والے کو کہتے ہین ورنہ پہلے اونکا
نام صرف بشر تھا چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے کسی کوچہ مین گوبر پڑا دیکھا کہا بشر حافی نے رحلت فرمائی
بعد اوسکے دریافت کیا تو حقیقت مین اسی وقت انتقال فرمایا تھا اور بعد توبہ کے چالیس حج کئے
اور چالیس لڑائی کفار سے لڑے بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ ہمراہ حضرت معروف
کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے سبز گھوڑے پر سوار ہوا پر اوڑتے ہین اور منصور بن عمار رحمہ اللہ سے
ہے کہ پایا اوسنے راہ مین ایک رقعہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا پس نہ پائی کوئی جگہہ
اوسکے رکھنے کی پس نگل گیا اوسکو پس دیکھا خواب مین کہ ایک کہنے والا کہتا ہے مقرر کھولا
اللہ نے اوپر تیرے دروازہ حکمت کا بسبب احترام کرنے تیرے کے واسطے اس رقعہ کے اور تھے
بعد اسکے کلام کرتے ساتھہ حکمت اور نصیحت کے **روایت** ہے کہ گذرے حضرت عیسی علیہ السلام
ایک قبر پر پس دیکھا فرشتے عذاب دے رہے ہین صاحب قبر کو پس جب کہ پھر کر آئے دیکھا اون
فرشتون کو اور ساتھہ اون کے طباق ہے نور کے پس متعجب ہوئے حضرت عیسی علیہ السلام
اسے پس وحی کی اللہ نے طرف عیسی علیہ السلام کے مقرر یہہ بندہ تھا عاصی اور مقرر چھوڑ کر مرا
یہہ بیٹا خورد سال پس سونپا ما اوسکی نے اوسکو طرف مکتب کے پس تلقین کیے اوسکو اوستاد
اوسکے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پس حیا آئی مجکو یہہ کہ عذاب دون باپ اوسکے کو اور ولد
اوسکا یاد کرے نام میرا بسم اللہ الرحمن الرحیم ذکر کیا اوسکو قاضی مجد الدین الشیرازی نے بیچ
کتاب تفسیر فاتحہ کے اور شیخ ابی الحسن دینوری سے ہے کہ آیا پاس آپکے ایک انسان ساتھہ ایک
برتن کے تاکہ لکھے اسمین ایسی چیز واسطے بند ہونے خون عورت کے اور واسطے قرار پانے بچہ کے پس لکھی
بسم اللہ پس ہٹ گیا برتن پھر آیا دوسرے بار پھر لکھی پھر ہٹ گیا پھر تیسرے بار آیا پھر لکھی بسم اللہ پھر ٹھہر گیا

بچکی

پس کہا شیخ نے جبکہ تو آویگا ہوئیگا اسی طرح جیسا کہ دیکھا تو نے پس مقرر مین جب ذکر کرتا ہون
اللہ کا ذکر کرتا ہون مین ساتھہ ہیبت اور حضور دل کے اور **روایت** ہی (روایت)
فقیہ محمد مازنی کو آیا بخار اور موقوف ہوا ورد اوسکا بسبب تپ کے اور قراۃ اوسکی پس آیا واسطہ
مزاج پرسی اوسکی کے شیخ اوسکا فقیہہ ولی الکبیر عمر بن سعید اور لکہا واسطے اوسکے تعویذ تپ کا
اور کہا دیکھیو نہین پس جبکہ باندہا اوسکو موقوف ہوگیا اوسے بخار اوسیوقت پس جبکہ دیکھا
اوسکو تو اوسمین لکھی ہی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہا اوسنے میرے دلمین آیا کہا شئ ہی پہر آیا بخار
پہر گیا مین طرف فقیہ عمر کے پس خبر کی اوسکو کہا شاید تو نے کہولا اوسکو کہا مین نے ہان پہر لکہی
واسطے میرے عزیمت اور باندہا اوپر میرے کہا کہولیو نہین اوسکو پہر بعد کئی دن کے کہولا مین نے اوسکو
نہ پایا مین نے اوسمین سوا بسم اللہ کے کچھہ پہر آئی تپ پہر گیا مین اور کہا مین نے توبہ کی مین نے پہر
نہ کہولونگا پہر کچھہ لکھہ کر میرے گلے مین ڈالا پہر نہ کہولا مین نے مگر بعد ایک سال کے پس نہ پایا مین نے
اوسکو مگر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پس احترام کیا مین نے اوسکا اور اقرار کیا مین نے (روایت)
فضیلت اوسکی کا اور **روایت** ہی بعضے صالحین سے جو پڑہے بِسۡمِ اللّٰہِ کو بارہ ہزار (عمل مین بسم اللہ)
بار بعد ہزار بار کے ادا کرین دو رکعت پہر درود پڑہے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوال کرے
حاجت اپنی پہر عود کرے قراۃ کے پہر جب پڑہ چکے ہزار بار بسم اللہ پہر پڑہے دو رکعت اور درود
پڑہے اور مانگین دعا کو پس کرے اسی طرح تا تمام ہوئے بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کیسی ہی
مشکل ہوگی حاجت اوسکی اللہ برلاویگا **روایت** ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا (روایت)
صَاحِبُ اللِّوَاءِ وَلَا فَخۡرَ یعنے مین صاحب لواء الحمد کا ہون اور نہین فخر کرتا مین لواء الحمد ایک
جہنڈہ ہی کہ طول اوسکا راہ ہزار سالہ ہی اور عرض اوسکا مثل عرض درمیان آسمان اور زمین کے
ہی اور پہالا اوسکا یاقوت سرخ کا ہی اور قبضہ اوسکا چاندی سفید کا ہی اور اوسکے تین ذوابے
ہین ایک ذوابہ مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک درمیان دنیا کے لکھی ہین اوسپر تین
سطرین سطر **اول** مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور **دوسری** مین الحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

اور سطر تیسری مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور طول ہر ایک سطر کا راہ ہزار سال
ہے اور پاس اوسکے ستر ہزار اور جھنڈین ہین نیچے ہر جھنڈے کے ستر صفین ہین ملائکہ کے اور ہر
صف مین پانچ پانچ لاکھ فرشتہ ہین تسبیح کرتے ہین اللہ کی جب ہوگا دن قیامت کا قایم ہوگا
جھنڈا. اور مومنین نیچے اوسکے ہون گین آدم سے لیکر قیامت تک لواء صدق کا قائم ہوگا
واسطے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کل صدیق نیچے اوسکے ہونگین اور لواء عدل کا واسطے عمر
رضی اللہ عنہ کے اور تمام عادل نیچے اوس جھنڈے کے ہونگین اور لواء سخاوت کا واسطے عثمانؓ کے ہوگا
کل سخی نیچے اوسکے ہوینگے اور لواء شہداء کا واسطے علی رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور سب شہید
نیچے اوسکے ہوینگے اور لواء فقہہ کا واسطے معاذ بن جبل کے ہوگا کل فقیہ نیچے اوسکے ہونگین؛
اور لواء زہد کا واسطے ابی ذر رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور کل زاہد نیچے اوسکے ہونگین اور لواء
قرات کا واسطے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور کل قاری نیچے اوسکے ہونگین اور لواء اذان کا
ہوگا واسطے بلال رضی اللہ عنہ کے اور کل موذن نیچے اوسکے ہونگین اور لواء مظلومی کا واسطے حسن
رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور ہر مظلوم نیچے اوسکے ہوگا اور لواء مقتول ساتھہ شہادت کے از راہ ظلم کے
واسطے حسین رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور سب مظلوم شہید نیچے اوسکے ہونگین جیسا کہ فرمایا اللہ جل سبحانہ
نے یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِہِمۡ دن قیامت کے بلا دینگے ہم ہر شخص کو ساتھہ امام اور پیشوا
اونکے کے جیسا کہ لکھا ہے تفسیر روح البیان مین اس آیتہ کے تفسیر مین ہر ایک شخص اپنے مقتدا کے ساتھ
پکارا جاویگا مثلاً یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی یا قادری یا چشتی وغیرہ ذلک اور بیچ خبر کی ہے
جب کہ ہوگا دن قیامت کا قائم ہوگی خلقت اور غالب ہوگی اون پر پیاس اور ڈوبی گین ہوا فق اعمال
اپنے کے پسینے مین اور ہونگین حیران اور پریشان پس بہیجیگا اللہ تعالی جبرئیل کو طرف محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور فرماویگا اللہ تعالی اے جبرئیل کہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتا ہے اللہ تعالی تیری
امت کو کہ بلاؤ مجھکو ساتھ اوس نام کے تھے پکارتے ساتھہ اوسکے وقت مصیبت اور مشکل کے
دنیا مین پس پکارینگے یکبارگی ساتھہ ایک زبان کے بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھ

پھر فرماویگا اللہ تعالی اگرنہ ذکر کرتے میرا ساتھہ اس بسم اللہ الرحمن الرحیم کے باقی رہتا قضا اور
حساب کتاب اوپر تمہارے ہزار برس تک کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اجلال الفرقان اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم ومفتاح القران بسم اللہ وام القران سورۃ الفاتحہ یعنے اصل اور ام قرآن
سورہ فاتحہ ہی **سورۃ الفاتحۃ** سورۃ فاتحہ ساتھہ قول ابن عباس رضی اللہ
عنہ کے مکی ہی اور اوپر قول مجاہد رحمۃ اللہ کے مدنی ہی اور بعضے کہتے ہین مکی بہی ہی اور مدنی بہی
دو بار نازل ہوئی ایکبار مکہ مین اور ایکبار مدینہ مین نازل ہوئی **سوال** سورہ فاتحہ مکرر نازل
ہوئی مکرر لکہنا اوسکا چاہیئے تہا مانند آیات مکررہ کہ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اور آیۃ
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ کے **جواب** نزول فاتحہ کا دو بار ثابت ساتھہ خبر واحد کے
ہی نہ ساتھہ خبر متواتر کے پس لکہنا اوسکا قرآن مین مکرر بغیر صفت تواتر کے جائز نہ ہوا اور
نزول آیات مذکورہ کا متواتر تہا اسواسطہ قران مین مکرر لکہا اور آیات باالاتفاق اس سورۃ کی
سات ہین اور پچیس کلمہ اور ایکسو تیئیس ۱۲۳ حروف ہین اور بعضے بسم اللہ کو ایک آیۃ کہتے ہین اور
صراط الذین کو تا آخر ایک آیۃ جانتے ہین اور بعضے صراط الذین کو دو آیۃ جانتے ہین
اور بسم اللہ کو داخل سورہ کے نہین رکہتے ہین **سوال** اس سورہ کے آٹھہ آیات رکھتے ہین
بسم اللہ کو آٹھوین آیۃ گمان کرتے ہین اور بعضی تسمیہ اور صراط الذین کو آخر تک کہ مختلف
فیہا ہی چہوڑکر سب آیات فاتحہ کو چھہ ۶ آیات رکہتے ہین اس تقدیر پر ساتھہ آیۃ باالاتفاق نہ ہوئین
اور کلام مفسرین ساتھہ آیات باالاتفاق مطابق نہ ہوا **جواب** یہہ دونو قول غیر صحیح مین اور
اختلاف خلاف ہی اور خلاف ضعیف قادح اتفاق کا نہ ہوا **اور شان نزول سورہ**
فاتحہ کا ساتہہ قول امیر المومنین علی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بیچ مکہ معظمہ کے ہی
اور اول سورہ جو مکہ مین اوتری ہی یہہ ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صحرا مین جاتا
تہا مین سنتا تہا مین کہ یَا مُحَمَّدُ اَنَا جِبۡرِيۡلُ وَاَنۡتَ نَبِيُّ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ وَاَرٰى شَخۡصًا
نُوۡرَانِيًّا عَلٰى سَرِيۡرٍ مِّنۡ ذَهَبٍ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اور مین بہاگتا تہا یہانتک کہ

Marfat.com

کہا مجکو ورقہ بن نوفل نے کہ جب آواز سنے تو مت بھاگ اور کان رکہہ سن تا کہ جو کچھ کہ کہوے ویسا ہی کر جب کہ آواز آئی کہ یا محمد کہا مین نے لبیک کہا اوسنے کہہ تو کہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله پھر کہا الحمد لله آخر سورۃ تک اور آواز کنندہ جبرئیل علیہ السلام تھا اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ ان فی سورۃ فاتحۃ الکتاب سبعین شفاء وفی روایۃ فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء الا السام ای الموت یعنی سورہ فاتحہ مین ستر درد سے شفا ہی اور بیچ روایت دوسری کے ہی کہ فاتحہ شفا سب دردون کی ہی مگر موت کی نہین اور صاحب تفسیر بحر المواج نے سبب نزول اس سورۃ کا اسطرح لکھا ہی کہ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جنگل مکہ مین اوپر سات قافلہ سوداگرون کفار مکہ کے کہ ساتھہ اموال بہت کے جاتے تھے بڑی حاجتمندی اور مفلسی اصحاب اپنے کے یاد لائے آرزومند ہوے اور تمنا اوسکی دل مبارک مین گذری کہ اگر یہہ مال یارون میرے کے پاس ہو تو ساتھہ فراخی عیش کے دنیا مین گذران اور اوسکو وسیلہ اور توشہ کار آخرت کا کرین اور مثل اس آرزو کے مال کافرون حربی مین حد نہ ہو پس یہہ سورہ متضمن سات آیت کے نازل ہوئی تا کہ تسلی دل پیغمبر کو ہوا اور آرزوی مال کے ساتھہ کاروان مذکور کے دل مبارک سے باہر جاوے اسواسطے حال ساتھہ کاروان مذکور کا واسطے سامان کار دنیا کے ہوا اور سات آیۃ مذکورہ واسطے کار دنیا اور آخرت کے وسیلہ ہو اسواسطے پڑھنا اسکا ساتھہ نیت نیک کے ثواب اخروی دکہاوے اور واسطے ہر کام مہمات دنیا سے جب اوسکو ساتھہ صدق کے ساتھہ شرائط اور ادابکے پڑھے برآوے بعد اوسکے آیۃ ولا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازواجا منهم ولا تحزن علیهم بہی نازل ہوئی اور میل کرنے پیغمبر علیہ السلام کو طرف دنیا کے لائق ورہنا سب نہین یا پیغمبر علیہ السلام بعد اوسکے بیچ غنا کافرون کے نہ دیکھین اور بسبب فقر یارون اپنے کے اندوہ اور رنج نہ لیجاوین اور ربط اس سورہ کا ساتھہ تسمیہ کے وہ ہی کہ بیچ تسمیہ کے تعریف وتوصیف خدا کے ساتھہ رحمت کی کہی اور ابتدا اس سورہ کی ساتھہ حمد کے لایا کہ رحمت موجب فیض نعمت کا ہوا اور فیض نعمت سبب حمد

ربط فاتحہ و تسمیہ

اور

اور شکر کا ہوا سو واسطے جو کوئی فیض رحمت کا کرے سزاوار شکر او ثنا کا ہوا اور اعادہ لفظ
رحمن اور رحیم کا بیچ حمد کے اشارہ ہے طرف ربط مذکور کے اور تلویح تسمیہ کے ہے طرف ارتباط
مسطور کے اور جملہ الحمد للہ بعد تسمیہ کے اوپر قول اوس شخص کے کہ تسمیہ اوائل سور قرآن سے
نہین ہے اور اوپر طریق اوسکے کہ لوگ بیچ شروع ہر کام کے کہتے ہین بیچ فاتحہ کے تبرکاً اور بیچ
سور تو دوسری کی فصل اور تبرک ڈہونڈتے ہین ہوئے مانند اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم کے کہ اول پڑہتے ہین قرآن کے لاتے ہین تسمیہ کو ہاسی طریق پر اوپر ہر سورہ کے متعدم
گمان کرتے ہین متعلق ساتہہ اقراء کے کہ تسمیہ مین مقدر ہے ہووے معنی بسم اللہ اقراء
الحمد للہ اور تعلق کلام کا ساتہہ کلام دوسرے کے آیا ہے چنانچہ کہتے ہین بعون اللہ
الملک الوہاب حفظت الم ذلک الکتاب اور ممکن ہے کہ الحمد للہ رب العالمین
سوال
ابتدا کلام ہوا اور اوسکو ساتہہ تسمیہ کے تعلق معنوی سوا غرض تیمن اور تبرک کے نہ ہو سوال
اوپر اس تقدیر کے کہ سورۃ کو ساتہہ تسمیہ کے تعلق معنوی نہ ہو مفعول اقراء کا کہ فعل متعدی ہے
جواب
کیا واقع ہوگا جواب اقرا جو تسمیہ مین مقدر ہے قائم مقام لازم کے رکہین گین اور الحمد للہ
کو ابتدا کلام گمان کرین گے اور ممکن ہو کہ بمعنی افعل القراۃ کے ہو اور مقام لازم کے ہو مفعول کو
طلب نکرے اور اوپر قول اوس شخص کے کہ تسمیہ کو اوائل سورہ قران کے جانتا ہے اور داخل
فاتحہ اور داخل ہر سورت کے رکہتا ہے ممکن ہے کہ اس تقدیر پر متعدی ہو اور مابعد اوس کا
ساتہہ تاویل ہذہ السورۃ کی مفعول اقرا کا ہو اور اوپر قول اوسکے کہ تسمیہ آیتہ منفرد
ہو اور داخل فاتحہ اور ہر سورت کے نہ ہو مقرر ہے کہ الحمد للہ ابتدا کلام ہو اور اقرا کہ
بیچ تسمیہ کے مقدر ہے بمعنی افعل القراۃ کے بمنزلہ لازم کے ہو چنانچہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور روا ہے
کہ متکلم کلام اپنے اوسے علاحدہ لاوے اور بعد اوسکے وہ کلام کرے کہ ساتہہ اوسکے
تعلق معنوی نہ رکہے چنانچہ بیچ صدر مکتوب کے اللّٰہم بلغ یا بیچ صدر کتاب اللّٰہم سلم
المسلم لکہتے ہین اور افتتاح قراۃ کا ساتہہ سورہ فاتحہ کے او تقدیم اوسکی اوپر تمام سورتون کے

Marfat.com

حق اور صواب ہی اس سبب کہ یہہ سورہ ام الکتاب ہی اور مضمون اسکا متضمن تمام معانی قران کا
ہی اور مشتمل تمام مقصد و فرقان کا ہی اسواسطے الحمد للہ متضمن تمام ثنا و حمد خدا کو ہی اور
شامل تمام ذکر اسما اور صفات علا کو ہی رب العالمین مشتمل ہی اوپر ذکر عالم اور عالمیان آدمی
اور فرشتون اور پریون اور سوا اسکے سے اور الرحمن الرحیم محتوی ہی اوپر ذکر اقسام
نعمتون اور قسمون آثار کرم اور فیض رحمۃ اور عفو اور مغفرت کے اور مالک یوم الدین
مشتمل اوپر ذکر امور معاد کے آیا اور احوال قیامت کے اور احوال آدمیون کے کہ بیچ اس
دن کے ہووینگے جامع ہوا اور ایاک نعبد شامل ہی اوپر طرح طرح کے عبادتون اور نیکیون
بدنی اور جانی اور لسانی اور مالی سے اور ایاک نستعین مشتمل ہی اوپر انواع مقدمات
عبادات کے توفیقات رحمانی اور تائیدات ربانی اور استعداد انسانی سے کہ قوائی جسمی
اور جانی اوسکی ہی اور اھدنا الصراط المستقیم ہ دال ہی اوپر خلقون اور شریعتون
اور اصلاح نفوس اور طبیعت اور سلوک دین اور طریقین شریعت مبین اور ظاہر کے کہ دین قویم
عبارت اوسے ہی اور صراط المستقیم اشارہ اوپر اوسکے ہی اور صراط الذین
انعمت علیہم حاکی ہی حکایت اور قصص نبیون اور پیغمبرون اور فرشتون اور صدیقون
اور شہیدون اور صالحین اور مطیعین اور طرح طرح کے وعدون اور قسم قسم کے مہربانیون سے
کہ وارد ہی بیچ شان انکی کے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین شاکی ہی شکایات
اعمال عصاۃ اور فجار سے اور کفار مشرکون یہود اور ترسا اور تمام مذاہب باطلہ سے کہ
مستحق غضب اور عذاب کے ہین اور کلیات معانی قرانی انواع مذکورہ مین اور جزئیات مضامین
فرقانی اصناف مسطورہ مین ہین جب کہ یہہ سورہ مشتمل اوپر معانی مسطورہ کی ہوئی تو اسی سبب سے
قاری کو اسکے ثواب قرات کل قرآن کا اوپر حکم حدیث من قرء الفاتحۃ فکانما قرء القرآن جمیعًا
حاصل ہی پس تو سزاوار تر ہی کہ اسکو ام الکتاب کہوین اور اوپر تمام سورتونکے سزاوار تقدیم کی
اور یہہ سورہ سورتون بزرگ سے ہی اور اسکے دس نام ہین فاتحۃ الکتاب

رسالہ ... بعد ... بچہ

اولیط

اسواسطے مبدا، قرانکا اور مفتح فرقانکا ہے اور سورۃ الشفا اور سورۃ الشافیہ بنا بر حدیث
فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ کی شفا، قلوب اور ابدان کی ہے اور :
ام القران اور سورۃ الکنز اور سورۃ وافیہ بنا بر مشتمل ہونی اوسکی کے اوپر کلیات
معانی قرانی اور مقاصد فرقانی کی چنانچہ ذکر اوسکا اوپر ساتھہ شرح کے گذرا اور سورۃ الحمد
اسواسطے کہ اسمین ذکر حمد پروردگار کا ہے اور **مثانی** اسواسطے کہ مثانی اگر مشتق ثنا سے
ہے تو یہہ سورہ لایق اس نام کے ہے متضمن ثنا کی کو ہے اور اگر مشتق ہے ثنی سے ساتھہ
معنی دوناکرنے کے تو بھی یہہ نام اوسکو لایق ہے قراۃ سورہ فاتحہ کی ہر نماز مین مکرر ہے **اور سورۃ**
الصلوٰۃ کہ کمال نماز کا نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ ابو حنیفہ کوفی کے اور جواز صلوۃ نزدیک
امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ اوسکے تعلق رکھتا ہے اور **اساس القران** موافق حدیث کے
لِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ وَاَسَاسُ الْقُرْاٰنِ سورۃ الفاتحۃ اور تفسیر روح البیان مین نام اسکا
سورۃ **الکافیہ** اور سورۃ السوال اور سورۃ الشکر اور سورۃ **الدعا** بھی ہے واسطے مشتمل
ہونے اوسکے اوپر اسکے اور نام اوسکا **سبع المثانی** بھی آیا ہے اسواسطے کہ مشتمل ہے اوپر
ساتہہ آیتہ کے یا واسطے اسکے کہ ہر آیۃ اسکی قایم مقام ساتوین حصہ قرانکے ہے پس جسنے
پڑہا اوسکو دیا جاویگا ثواب پڑھنے تمام کلام اللہ کا یا اس سبب سے کہ مقرر جسنے کہولا منہہ
اپنے کو ساتہہ پڑھنے ساتون آیات اس سورۃ کی بند کئے جاوینگے اوسے یعنے فاتحہ پڑھنے
والے سے ساتوین دروازہ ہے دوزخ کی یہہ ہے وجہہ تسمیہ کی ساتہہ سبع کے اور ساتہہ
مثانی کے نام رکہنے کی وجہہ اوپر بیان ہو چکے جانا چاہئے جب کہ کام بندیکا ذکر کرنا خدا کا
ہے اور حمد اور ثنا حق تبارک وتعالیٰ کیواسطے ہے اللہ جل جلالہ نے شروع فاتحۃ الکتاب کو
ساتہہ تلقین حمد کے کیا بعد اوسکے جملہ ایاك نعبد وایاك نستعین واسطے بیان حمد کے
لایا اور اسکے بعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بمعنی اطلب منك الهدایۃ کی ہے واسطے
طلب مدد کے کہ مضمون ایاك نستعین کا ہے مذکور ہوا اور صورت دعا کے بعد تحمید اور

Marfat.com

ثنا کے کہ اداب اجابت سے ہی ملقنین کے اور شک نہین ہی کہ کوئی دعا اور سوال برتر دعا
ہدایت صراط مستقیم سے نہین ہی کہ وہ راہ اصحاب انعام کی ہی نہ راہ مستحقان غضب
اور انتقام کی ہی حق تعالی سب کو اوپر صراط مستقیم کے لاوے اور سب کو اوپر دین کے قائم
رکہے **فوائد** ف۱ ہیں پہلا تمام جو قرآن مین تحمید اور تمجید اور ثنا سے ہی نیچے قول اللہ تعالے فائدہ
الحمد للہ کے ہی اور جو کہ اوسمین ہی اسما حسنی اور صفات علیا سے ہی وہ نیچے قول خدا رب کے
ہی اور جو کہ اوسمین ہی ذکر مخلوقات سے وہ نیچے قول العالمین کے ہی اور جو کچھ عفو اور غفران سے
قرآن مین ہی وہ سب نیچے قول خدا الرحمن الرحیم کے ہی اور جو کچھ ذکر وعید قیامت سے
ہی وہ سب تحت مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی ہی اور جو کچھ کہ اوسمین عبادۃ اور طاعت سے ہی
وہ سب تحت اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے ہی اور جو کچھ سوال اور تضرع سے ہی اوسمین وہ سب تحت
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے ہی اور جو کچھ سوال ہدایت اور خوف خاتمہ سے ہی وہ سب تحت قولہ
اِهْدِنَا کی ہی اور جو کچھ کہ انعام اور اکرام سے اور ذکر مقربین سے ہی وہ سب تحت قولہ
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی ہی اور جو کچھ ذکر مشرکین سے ہی وہ سب تحت قولہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے ہی **ف۲** درمیان شرح القلوب ابن جوزی کی ہی ابن عباس فائدہ
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبریئل نے کہ اللہ تعالی تجکو سلام فرماتا
ہی اور کہتا ہی جسوقت کہ بندہ کہڑا ہوتا ہی آگے میرے واسطے نماز کے اور کہتا ہی اللہ اکبر
اوٹھا لیتا ہون مین اس حجاب کو جو میرے مین اور بندہ میرے مین ہی اور جب کہ کہتا ہی الحمد للہ
کہتا ہی اللہ تعالی لِمَنِ الْحَمْدُ پس کہتا ہی لِلّٰهِ پہر کہتا ہی وَمَنِ اللّٰهُ کہتا ہی رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
پہر کہتا ہی مَن رَبُّ الْعَالَمِيْنَ کہتا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پہر کہتا ہی مَنِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پس کہتا ہی
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پس کہتا ہی اے بندہ میرے اَنَا مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ پس کہتا ہی اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پس کہتا ہی يَا عَبْدِيْ اَنَا اِيَّايَ تَعْبُدُ وَاِيَّايَ تَسْتَعِيْنُ
اے بندہ میرے مین ہون خاص میری عبادت کی تونے اور خاص مجہسے مدد چاہی تونے مانگ

دیا جاویگا پس کہتا ہے بندہ اھدنا کہتا ہے کونسی ہدایت چاہتا ہے کہتا ہے صراط
المستقیم پھر کہتا ہے کون سی صراط چاہیے کہتا ہے صراط الذین انعمت علیہم پس
کہتا ہے اللہ تعالی ای ملایکہ گواہ رہ مقرر کیا مین نے بندہ اپنے کو اون مین سے کہ جنپر انعام
کیا مین نے نبیون سے اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین سے پھر کہتا ہے غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہتا ہے اللہ تعالی گواہ رہ مقرر کیا مین نے اپنے
فائدہ بندیکو اون مین سے جنپر انعام کیا مین نے اور نہ کیا مین نے اون مین سے جنپر غضب میرا نازل
ہوا اور نہ گمراہون سے پھر کہتا ہے بندہ آمین پس کہتے ہین ملائکہ آمین ف۳ پیدا کیا اللہ تعالی
نے ایک فرشتہ نیچے عرش کے سر اوسکا مانند سر آدمی کے ہے اور اسکے ستر ہزار پر ہین اور مکتوب
ہے اوپر رخسارہ راست کے سورہ اخلاص اور اوپر چپ کے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو
والملئکة واولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم اور اوپر پیشانی ہر
ایک کے سورہ فاتحہ اور روبروئے اونکے ستر ہزار صفین ہین ملائکہ سے کہ پڑھتے ہین فاتحہ کو
جب پوچتے ہین سات قرأۃ ایاک نعبد وایاک نستعین کے گر پڑتے ہین سجدہ مین
پس کہتا ہے اللہ تعالی یا ملائکتی اوٹھاؤ اپنے سر کو سجدہ سے پس مقرر مین راضی ہوا اوسے
پس کہتے ہین ربنا ربنا راضی ہوا وسے جنے پڑہی فاتحہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
فائدہ پس کہتا ہے گواہ کرتا ہون مین تمکو مقرر مین راضی ہوا فاتحہ پڑھنے والون سے ف۴ اسمین
بندرہ میم ہین ساتھ بسم اللہ کے پس جبکہ پڑھتا ہے اسکو بندہ نکلتے ہین میمین مانند پرندے
کے پس لٹکتے ہین ساتھ عرش کے پس بوجھل ہوتا ہے عرش اوپر حاملان عرش کے پس کہتے
ہین ای رب یہہ کیا بوجھ ہے پس کہتا ہے اللہ تعالی یہہ بوجھ ثواب سورہ فاتحہ کا ہے جو کہ
پڑھا ہے اوسکو بندے میرے نے پس کہتے ہین میمین ای رب ہمارے کیا جزا ہے واسطے
پڑھنے والے فاتحہ کے پس کہتا ہے اللہ تعالی جاؤ طرف اعمالنامہ انکی کے پس ہر میم محو
کرتے ہین دس بدیان پس کہتے ہین ای رب زیادہ کر پس کہتا ہے بیس ۲۰ پھر کہتے ہین زیادہ کر

Marfat.com

پس زیادہ کرتا ہے ایک سو بیس ۱۲۰ تک مقابل رحیم کے پس محو ہوتی ہیں سب ایکہزار اور اتہہ
بدیان واسطے پڑھنے والے اسکی کے نمازین اور محو ہوتی ہین ہر دن اور رات تین تین ہزار ۳۰۰۶
اور چھ سو بدیان **ف ۵** کہا انس رضہ نے سوال کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتحہ سے پس کہا فائدہ
سوال کیا مین نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے پوچھا میکائیل سے اور میکائیل نے پوچھا اسرافیل سے
اور اسرافیل نے پوچھا قلم سے پس کہا قلم نے جبکہ کہا رب میرے نے ساتہہ لکہنے الحمد للہ
رب العالمین کے چمکا ایک نور ایسا کہ پر ہو گیا عرش اور کرسی اور آسمان پس کئے اللہ نے
اوسکے دو حصے پس پیدا کئے اوس سے درجات جنت کے اور کہا اوسکو باب الحامدین اور
دوسرے سے ساکنان آسمان اور حکم کیا اونکو ساتہہ لکہنے ثواب فاتحہ کے پہر حکم کیا مجکو ساتہہ
کتابت الرحمن الرحیم کے پس چمکا ایک نور مثل اول کے پس پیدا کیا اوس سے اللہ نے بحر الرحمۃ کو
پہر فرمان کیا مجکو ساتہہ کتابت مالک یوم الدین کے پہر چمکا نور مانند اول کے پیدا کیا
اوس سے بحر العدل پہر حکم فرمایا مجکو ساتھ نوشت ایاک نعبد وایاک نستعین کے
پس چمکا نور مانند اول کے پس اوسکو دو حصہ کیا اور دیا میکائیل کو اور کہا برکتہ ہے رزق بندون
میرے کے اور باقی ہوا بحر توفیق پہر امر کیا مجکو ساتہہ کتابت اہدنا الصراط المستقیم کے پس
چمکا ایک نور مثل اول کے پیدا کیا اوس سے بحر الہدایۃ جب کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ہدایت کا بندے کو
بہیجتا ہے اوسمین سے ایک قطرہ طرف دل اوسکے کے پہر حکم کیا مجکو ساتہہ کتابت صراط
الذین انعمت علیہم کے پہر چمکا ایک نور پس کیا اوسکو بیچ پرون جبرئیل کے اور کہا یہہ یقین ہے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پس اسیواسطے نہین چاہتے سوائے اسلام کے کسی دین کو از روے دین کے
پہر حکم کیا مجکو ساتھ لکھنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے پہر چمکا ایک نور پس
بیقرار ہوئے اوس سے خلقت پس پیدا کیا اوس سے صور کو پس دیا وہ اسرافیل کو **ف ۶** کہا فائدہ
حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اول الفاتحۃ نعیم واوسطہا تکریم واخرہا رضوان
من اللہ تعالی اور کہا گیا فاتحہ مین شفا ہے ہر بیماری ظاہر اور باطن سے پس بیچ ایاک نعبد کے

شفا

شفا ہے ریا سے اور بیچ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے شفا ہے کبر سے اور بیچ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے شفا ہے گمراہی سے اور بیچ حدیث کے ہے تقسیم کی گئی نماز درمیان میرے اور
درمیان بندہ میرے کے دو حصہ پس جبکہ کہتا ہے بندہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہتا ہے اللہ تعالیٰ
بزرگی بیان کی میرے بندہ میرے نے اور جب کہتا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کہتا ہے حمد کی
میرے بندہ میرے نے اور جب کہتا ہے الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہتا ہے ثنا کی میرے بندہ میرے نے اور جب
کہتا ہے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کہتا ہے سپرد کیا طرف میرے بندہ میرے نے بعد جب کہتا ہے
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہتا ہے یہہ درمیان میرے اور بندہ میرے کے ہے اور واسطے
بندہ میرے کی ہے جو سوال کرے مجھسے اور جبکہ کہتا ہے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ الخ کہتا ہے
اللہ تعالیٰ یہہ واسطے بندہ میرے کے ہے اور واسطے میرے بندہ کے ہے جو مانگے اور بیچ روایت
صحیح کے ہے قَسَمۡتُ الصَّلٰوۃَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَ عَبۡدِیۡ اور نہ ذکر کیا بسملہ کو پس استدلال ہے
اسکے ہے کہ مقر بسملہ نہیں ہے فاتحہ سے اور یہی سبب اوسکے نصف ہوتا ہے اطول نصف سے
بسملہ کے ساتھہ کہا ابن عابد نے جائز ہے ہونا نصف کا اطول نصف سے مثلاً اگر کہا انت طالق
نصف الیوم طلقت عند الزوال مع ان الیوم من الفجر فیکون النصف الاولی اطول من
النصف الثانی یعنے تجکو طلاق ہے آدہے دن مین پس واقع ہوگی طلاق وقت زوال کے
باوجودیکہ دن فجر سے ہے پس ہوا نصف اول اطول نصف ثانی سے اور روضہ مین ہے باب
الطلاق مین اگر کہا تجکو طلاق ہے وقت نصف ماہ کے واقع ہوگی وقت غروب شمس کے مسئلہ
نہین واجب ہے فاتحہ اوپر مقتدی کے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور نزدیک امام مالک اور
احمد رحمۃ اللہ کے اور بعضون نے کہا واجب ہے سریہ نہ جہریہ مین اور قائل ہوئے شافعی ساتھ
وجوب کے ہر رکعت مین اوپر امام اور ماموم اور منفرد کے سوا مسبوق کے **ف ۷** کہا نیشاپوری
وغیرہ نے پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان رجیم سے تاکہ دفع ہو تیر سے عجب کہا نجم الدین نسفی نے
بہت کوشش کرتا ہے شیطان بیچ افساد حال بندہ کے وقت قراۃ قرآن کے پھر کہا نیشاپوری نے

Marfat.com

کہہ بسملہ کہلی واسطے تیرے دروازہ ذکر کا اور کہہ الحمد للہ کہلے واسطے تیرے دروازہ شکر کا اور ساتھ الرحمٰن الرحیم کے دروازہ رجا کا اور ساتھ قول مالک یوم الدین کے دروازہ خوف کا اور ساتھ ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دروازہ اخلاص کا اور ساتھ اھدنا الصراط المستقیم کے دروازہ دعا کا اور ساتھ صراط الذین انعمت علیہم کے کہلے دروازہ اقتدا اور پیروی کا ساتھ ارواح پاکیزہ کے **لطیفہ** اس سورہ کے اول مین تحمید ہے اور اخیر مین توحید اور مفرر اللہ تعالی نے خاص کیا اوسکو ساتھ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس رب اونکا محمود ہے ساتھ قول اپنے الحمد للہ کے اور نبی اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ساتھ قول خدا کے محمد رسول اللہ پس رب اونکا رب العالمین ہے اور نبی اونکا رحمۃ للعالمین ہے پس رب اونکا الرحمٰن الرحیم ہے اور نبی اونکا ساتھ مومنین کے رؤف الرحیم ہے اور رب اونکا مالک یوم الدین ہے اور نبی اونکا شفیع یوم الدین ہے اور رب اونکا معبود ہے اور ساتھ قول خدا کے ایاک نعبد اور نبی اوسکا قاید ہے جب کہ وارد ہونگین محشر مین اور رب اونکا ہادی المومنین ہے ساتھ قول اپنے کے اھدنا الصراط المستقیم اور ایسا ہی ہے نبی اونکا انک لتہدی الی صراط مستقیم کے **حکایت** کہا محمد بن علی العراقی نے نکلا بیچ پلک برنے آنکھ میرے کے گوشت کا قطعہ پس کہا کسی نے بغداد مین ایک یہودی ہے کہ کاٹتا ہے اسکو پس کہا مین نے نہین تسلیم کرتا ہون مین نفس اپنے کو یہودی کے تئین پس دیکھا مین نے خواب مین کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے پڑہ اسپر فاتحہ الکتاب بعد وضو کے پس کیا مین نے اسیطرح کہ ایک دن وضو کر رہا تھا کہ دفعتہً گرا قطعہ گوشت کا ساتھ برکت فاتحہ کے اور تیج تفسیرون کے ہے نقل کہ ایک سائل نے سوال کیا ایک درہم کا بیچ مسجد جامع بغداد شریف کے کہا اوسکو ایک آدمی نے پڑھ فاتحۃ الکتاب اور بہیج ثواب اوسکا ساتھ ملک میرے کے پس کہا سائل نے مین سوال کرتا ہون بسبب محتاجی اپنی کے ایک درہم کا نہ کہ بیچتا ہون کلام خدا کے پھر نکلا سائل پس ملا ایک سوار کہ اوسپر کپڑے ہین سبز دیا اوسکو دس ہزار درہم کہا سائل نے من انت قال یقینک

لطیفہ

حکایت

Marfat.com

تو کون ہے کہا یقین تیرا ہون مین الحمد للہ الحمد مرفوع بالابتدا ہے للہ خبر ہے الف لام واسطے
عہد کے ہے یعنے حمد کامل یا حمد رسولون اور کاملون اہل ولایت سے وہ حمد اللہ کے واسطے
اللہ کے ہے یا واسطے عموم اور استغراق کے ہے بمعنی جمیع اور حمد ثنا واسطے محمود کے ازروی فضل کے
اور واسطے ممدوح کے ازروی عدل کے اور واسطے معبود کے ازروی حق کے برابر ہے کہ ہووے یہہ حمد
عینی یا عرضی فرشتہ یا البشر سے یا سوا اوسکے جیسا کہ کہا اللہ تعالی انے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ یعنے نہین ہے کوئی چیز سے مگر تسبیح کرتے ہین ساتھہ حمد اوسکی کے یا واسطے
جنس کے ہے اور لام بیچ للہ کے واسطے اختصاص کے ہے کہ موجب اختصاص جملہ ماہیت کا ساتھہ
ذات خدا کے ہوا اور اختصاص ماہیۃ کا موجب اختصاص جملہ افراد کا ہوا گر ایک فرد حمد سے
مخصوص ساتھہ حمد خدا کے نہ ہو ماہیت مخصوص نہ ہوا اور ساتھہ اس معنی کے اطباق ہے درمیان اہل
سنت اور جماعت اور معتزلہ کے اتفاق ہے اسواسطے کہ نزدیک سنت اور جماعت کے باعتبار خلق اجسام
اور افعال کے سب محامد مخصوص ساتھہ خدا کے ہے اور استحقاق کل محامد کا اوسی کو ہے کیا ذوات
اور کیا اوصاف اور اعمال اور افعال اختیاریہ اور اضطراریہ سب مخلوق اور پیدا کئے ہوئے اوسکے
ہین بلا شک وشبہ اور سب چیزونکو نسبت اختراع اور ایجاد کے ساتھہ اوسی کے ہے اور نزدیک
معتزلہ کے باعتبار اقدار کے اگرچہ افعال اختیاریہ نزدیک اون کے مخلوق بندون کے ہین اور بندیکو
بیچ شان افعال اختیاریہ کے صفت ایجاد کے ہین لکن اقدار خدا سے ہے باعتبار اقدار کے سب
محامد خاص واسطے اسی کے ہے اور اسم اللہ اصل مین الالٰہ تھا مثل الناس کے کہ اصل مین الاناس
تھا حذف کیا گیا ہمزہ اور عوض کیا گیا اوسی حرف تعریف کا اور الٰہ اسماء اجناس سے ہے واقع
ہوتا ہے اوپر ہر معبود کے حق اور باطل کے پھر غلبہ پایا اوپر معبود حق کے جیسا کہ نجم نام واسطے ہر
ستارہ کے ہے تب پر غلبہ پایا اوپر ثریا کے اور الگر اللہ ساتھہ حذف ہمزہ کے خاص ہے ساتھ معبود
حق کے اور نہین بولا جاتا ہے اوپر غیر اوسکی کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے ندا مین یا اللہ اور یہہ
اسم غیر صفتی ہے واسطے ذات واجب الوجود کے اور جامع ہے جمیع صفات کا اکو اور حمد نزدیک

صوفیہ کے اظہار کمال محمود کا ہی اور کمال اوسکا برتر ہی صفات اوسکی سے اور افعال اور
آثار اسکی سے کہا شیخ داود قیصری نے منے الحمد تین قسم ہی قولی فعلی حالی قولی
وہ ہی کہ حمد اور ثنا کی جاوے اللہ کے ساتھ زبان کے وہ ثنا کہ کے اللہ تعالی نے اپنی خود
ثنا سات اوسکے زبانون انبیا علیہم السّلام پر اور فعلی بجا لاتا ہی ساتھ اعمال بدنیہ کے
عبادات سے اور خیرات سے واسطے رضا خدا کے اسواسطے حمد خدا جیسی کہ واجب ہی انسان پر
ساتھ زبان کے اسی طرح واجب ہی اسپر باعتبار ہر اعضا کے بلکہ ہر عضو مانند شکر کے ہی اور
حمد نزدیک ہر حال کے ہی جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ
اور یہہ حمد نہین ممکن ہی مگر سات استعمال ہر اعضا کے اوس چیز مین کہ پیدا کیا اللہ نے واسطے
اوسکے اوپر وجہ مشروع کے واسطے عبادت حق کے اور واسطے فرمان برداری حکم اوسکی کے
نہ واسطے خواہش لذتون نفس کے اور حالی وہ ہی کہ ہو باعتبار روح اور دل کے مانند متصف
ہونے کے سات کمالات علمیہ اور عملیہ کے مانند خلق اختیار کرنے کے ساتھ اخلاق الٰہیہ کے اسواسطے
کہ انسان مامور ہی ساتھ خلق حاصل کرنے کے ساتھ اخلاق اللہ تعالی کے ساتھ زبان
انبیا علیہم السلام کے تاکہ ہون یہہ کمالات ملکہ نفوس اونکی کا اور ذاتون انکی کا اور حمد شامل ہی
ثنا اور شکر اور مدح کو اور اسی سبب سے مصدر کیا کتاب اپنی کو ساتھ اسکے کہ حمد کے ذات
اپنی کے سات ثنا کے بیچ لِلّٰہ کے اور ساتہہ شکر کے بیچ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے اور سات مدح کے
بیچ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے پھر نہین ہی یہہ کہ حمد کرے بندہ اوسکے ساتھہ
ان تینون وجہ کے حقیقۃً بلکہ تقلیدًا اور مجازًا اوپر اول اسواسطے کہ ثنا اور مدح ساتھ اوسے
وجہ کے جو کہ ہو لایق اور سزاوار ساتھ ذات اوسکی کے یا ساتہہ صفات اوسکی کے کہ یہہ
فرع ہی معرفت کنہ اور صفات اوسکی کے اور مقرر فرمایا اللہ جلالہ نے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا
یعنی اور لوگ نہین گھیرتے خدا کو از روی علم کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی اور صفت
نہ کی انہون نے اللہ کی حق صفت اسکے کا بس تو نہ ہوئے یہہ حمد اور ثنا اور مدح مگر تقلیدیا

اور

اور دوم یہہ مانند فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ خطاب کیا ایزد تعالی نے ساتہہ ثنا کرنے کے اوپر ذات مقدس اپنی کے شب معراج کو فرمایا حضرت نے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اور ضرور ہی جاننا فرمان برداری امر رب کیکو اور اظہار عبودیت کو پس فرمایا اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ پس یہہ ثنا ہی ساتہہ تقلید کے اور مقرر حکم کیا ہمکو بہی یہہ کہ حمد کریں ہم ساتہہ تقلید کے کما قال اللہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی کہہ الحمد للہ اور مثل قولہ تعالی فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنے ڈرو اللہ سے جسقدر سکو تم کذا فی الثنا و بیانات النجمیہ کہا سعدی رحمہ اللہ نے

بیت

بیت

عطائیست ہر موی از وبر تنم ❊ چگونہ بہر موی شکری کنم

اور حمد اللہ جل شانہ کی افضل ہی تمام دعاؤں سے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تعالی اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اسواسطے دعا عبارت ہی ذکر کرنے بندے سے رب اپنے کو اور سوال کرنے فضل اوسکے سے اور الحمد للہ مین یہہ معنی موجود ہین اسواسطے اسمین ذکر رب کا اور طلب مزید کا ہی اس سبب سے کہ وہ راس الشکر ہی کقولہ علیہ السلام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَاسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَمْ یَحْمَدْہُ اور شکر مستلزم ہی مزید کو لقولہ تعالی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ پس جسنے کہا الحمد للہ گویا اوسنے سوال کیا اللہ سے زیادتی فضل کے اوسکے بعد ثنا کرنے کے اوسکی کے

حکایت

حکایت تہا ایک عابد زمانہ اول مین اسقدر کہ تعجب کیا عبادت اوسکی سے جبرئیل نے اور اجازت چاہی حق سبحانہ سے زیارت اوسکی کی پس اجازت دی اللہ نے اوسکو ساتھ اس شرط کے کہ نظر کرے اول لوح محفوظ مین پس کیا نظر کی اوسمین تو پایا نام اوسکا لکہا ہوا شقی پس آیا طرف اوس عابد کے اور خبر دی اوسکو ساتہہ اوس کیفیت کے پس کہا عابد نے الحمد للہ پس گمان کیا جبرئیل نے کہ شاید نہ سنی اوسنے میری بات پہر گیا دفعہ دوسری پہر کہا اوسنے الحمد للہ اگر نہ ہوتا مین لایق اوسکے نکرتا رب میرا ساتہہ میرے یہہ معاملہ پس حمد ہی واسطے اللہ کے اوپر شدت اور سختی کے پس تعجب کیا جبرئیل

Marfat.com

اوسے پس کہا اللہ نے ای جبرئیل پہر کر لوح محفوظ پر ایکبار نظر پس نظر کی پایا نام اوسکا لکہا ہوا
سعید **فـ** نزہۃ المجالس مین روایت کی علی ابن ابی طالب سے جب کہ قید کیا بخت نصر نے
دانیال علیہ السلام کو ساتھ دو شیرون کے پانچ ۵ دن تک پہر کھولا تو دیکھا انکو صحیح سالم کہا
بخت نصر نے کیونکہ بچ رہا تو کہا دانیال علیہ السلام نے کہا مین نے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ
ذَکَرَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ دَعَاہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ کَفَاہُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَکِلُ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ اِلٰی غَیْرِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ
اِحْسَانًا وَبِالسَّیِّئَاتِ کَرَمًا وَغُفْرَانًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ رَجَانَا یَوْمَ سُوْءِ ظَنِّنَا بِاَعْمَالِنَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاۃً حدیث مین ہے جب کہ دیتا ہے اللہ تعالی اپنے
بندے کو نعمت اور کہتا ہے بندہ الحمد للہ فرماتا ہے اللہ تعالی دیکہیو بندے میرے کو عطا کی
مین نے اوسکو وہ چیز کہ نہین ہے قیمت اوسکی اور دی مجھکو بندے نے وہ چیز کہ ہے قیمت اوسکی
روایت ہے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف ابراہیم علیہ السلام کے کہ ای میرے خلیل جب کہ
نماز پڑہے تو تو شروع کر ساتھ الحمد للہ کے پس مقرر لکہا مین نے اوپر نفس اپنے کے یہہ کہ جو
حمد کرے گا میری دونگا مین اوسکو چار چیزین **اول** یسر بعد عسر کے **دویم** غنی بعد فقر کے
اور **سویم** راحت دنیا اور آخرت مین **چہارم** امن دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ کہتا ہے بندہ الحمد للہ پر ہو جاتا ہے جو کچہہ کہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے
اور جب کہتا ہے دوسری بار پر ہو جاتا ہے جو کچہہ کہ ہے درمیان آسمان ساتوین اور زمین
ساتوین کے اور جب کہتا تیسری بار کہتا ہے اللہ تعالی مانگ جو مانگتا ہے عطا کیا جاوے گا
اور کہا وہب بن منبہ نے پڑہا مین نے بیچ بعض کتاب اللہ کے بین کہ مقرر ابلیس نے نہین کہا اپنی
عبادت مین کلمہ الحمد للہ کا اور اگر کہتا نہ پڑہتا اس وبال مین **لطیفہ** تحمید خواب مین دلالت
کرتی ہے اوپر زیادتی رزق کے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور دلالت کرتی
ہے اوپر پیدا ہونے دو بیٹون کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے حکایتًا ابراہیم علیہ السلام سے اَلْحَمْدُ

للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل واسحاق ۤ اور پیدا ہوئے اسمعیل ہاجرہ سے پہلے پیدا ہونے اسحاق کے سارہ سے ساتھہ چودہ برس کے **مسئلہ** اختلاف کیا علمانے بیچ الحمد للہ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے کہ ان دونون مین سے کونسا کلمہ افضل ہے پس کہا ایک جماعت نے لا الہ الا اللہ افضل ہے اسواسطے کہ وہ دفع کرتا ہے کفر کو لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ اور کہا ایک جماعت علمانے کلمہ الحمد للہ کا افضل ہے اسواسطے اسمین توحید ہے فقط اور واسطے پڑہنے والے اسکی کے بیس نیکیان ہین دیکھا مین نے نزہۃ المجالس مین ایک **مقولہ** کہا بعضی صالحین مین سے اوپر جبل عرفات کے الحمد للہ علی نعمۃ الاسلام وکفی بہا من نعمۃ پس جب کہ ہوا سال آیندہ پہر ارادہ کیا یہہ کہ کہوے اس کلمہ کو عرفات پر آواز دیوے اسکو ہاتف سے مھلا یا عبد اللہ حتی نفرغ من ثوابہا بالعام الماضی یعنی توقف کر اے بندہ خدا کے تاکہ فارغ ہووین ہم اگلے برس کے ثواب سے اور **نفل** ہے اسی کتاب مین کہ کہا آدم علیہ السلام نے یارب مشغول کیا تو نے مجکو ساتھہ کسب ہاتھہ کے پس سکہا مجکو ایسی چیز جو کہ جامع ہو حمد اور تسبیح کو پس وحی کی اللہ نے طرف اوسکے کہ جب کہ صبح ہوا اے آدم کہہ تین بار الحمد للہ رب العالمین حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ اور جب کہ رات ہو اسی طرح کہہ تین بار پس جامع حمد اور تسبیح کو ہے یہہ اور بیچ حدیث کے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ کہوے وقت فجر کے تین بار بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ دفع کرتا ہے اللہ اوسے ستر بلا کو ادنی اوسکے ہم اور غم ہے رب العالمین پرورش کرنیوالا جہانکا جاننا چاہیے جبکہ آگاہ کیا اللہ تعالی نے اوپر استحقاق ذات اپنی کے واسطے تمام محامد کے مقابلہ حمد کے ساتھہ اسم ذات کے پیچہے اوسکے لایا اسماء صفاتی واسطے جمع ہونے کے درمیان دونو استحقاق کے اور رب العالمین مانند دلیل کے ہے استحقاق ذات خدا پر ساتھہ تمام محامد ذاتی اور صفاتی اور دنیوی اور اخروی کے اور معنی سب کے تربیت اور اصلاح کی ہین مگر پرورش

Marfat.com

کرتا ہی عام عالم کو ساتہہ غذا دینے اونکی کے اور تمام اسباب بقا وجود انکی کے اور بیچ خوان انسان
کے پس پالتا ہی ظواہر کو ساتھ نعمت کے اور وہ نفس ہی اور بواطن کو ساتہہ رحمت کے اور
وہ قلب ہی اور پالتا ہی نفوس عابدونکو ساتھ احکاموں شریعت کے اور قلوب مشتاقین کو
ساتہہ اداب طریقت کے اور پالتا ہی اسرار محبونکو ساتہہ انوار حقیقت کے اور پالتا ہی
انسان کو ساتھ فیض قوۃ انوار اپنی کے بیچ اعضاء اوسکی کے پس پاک ہی وہ ذات جسنے:
شنوا کیا ہڈیکو اور بینا کیا چربی کو اور گویا کیا گوشت کو اور دویم پرورش کرنے ساتہہ خوراک
اوسکی کے بیچ نباتات کے ساتھ غلہ کے اور میوون کے اور بیچ حیوان کے ساتھ گوشت اور
روغن اور دودھی اوسکی کے اور بیچ زمین کے ساتہہ درختون اور نہرون اوسکی کے اور بیچ
آسمان کے سات ستارون اور انوار اوسکی کے اور بیچ زمین کے ساتھ سکونت کے اور اونکا
حشرات اور حرکات موذبہ کارات ہین اور نگاہ ہائی تیری اور قدرۃ دینی تجکو دن ہین واسطے طلب
معاش کے پس سوچ اے بندے یہہ پالنا اوسکا تجکو ایسا ہی کہ گویا نہین ہی کوئی اور بندہ اوسکا
سوا تیرے اور تو نہین خدمت کرتا اوسکی یا خدمت کرتا ہی تو اسطرح گویا کہ واسطے تیرے رب ہی
سوا اوسکے اور عالمین جمع عالم کی ہی کہا وہب نے واسطے اللہ کے اٹھارہ ہزار عالم ہیں اور کہا
ضحاک نے تین سو ساٹھ ہین تین سو اونمین سے نہین پہچانتے خالق اپنے کو اور برہنہ رہتے ہین
اور وہ روئی ہین جہنم کے اور ساٹہہ اونمین سے پہنتے ہین لباس اور یہہ وہ ہین کہ جنکے اوپر گذرے
سکندر ذوالقرنین اور کلام کے اونسے اور کہا کعب نے بیشمار ہین جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے
وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر پیدا کیا اللہ
تعالی انے خلقت کو چار قسم ملائکہ[1] اور شیاطین[2] اور جن[3] اور انس[4] پھر کیا
انکو دس جز ٩ نہ جز اونمین سے ملائکہ ہین اور ایک جز تینو باقی پھر کیا ان تینون کو دس جز
٩ نہ جز اون مین سے شیاطین ہین اور ایک جز جن اور انس پھر کیا ان دونون کو دس جز پس
٩ نہ جز اونمین سے جن ہین اور ایک جز انس پھر کیا انس کو ایکسو اور پچیس ١٢٥ جز پس کیا ایک

Marfat.com

سو جز کو بلاد ہند مین اون مین سے ساطوح ہین اور وہ انس ہین کہ سر اونکے مانند سر کتون کے ہین اور ماسوخ ہین اور وہ بھی انس ہین کہ کان اون کے مانند کان ہاتہیون کے ہین اور مالوخ ہین اور وہ بھی انس ہین کہ انکہین اونکی چھاتیون پر ہین اور مالوف ہین اور وہ لوگ ہین کہ نام انکا دوال پا ہے اور جائے ان سبھون کی دوزخ ہے اور کئی بارہ جز اون مین سے بلاد روم ہین کہ اون مین سے **نسطوریہ** اور **ملکانیہ** اور **اسرائیلیہ** ہین اور ہر ایک ان تینون سے چار طائفین ہین اور سب کی بازگشت طرف دوزخ کے ہے اور کئی چھہ ۶ جز اون مین سے مشرق مین کہ وہ **یاجوج** اور **ماجوج** اور **ترک** اور **خاقان** اور **ترک** حد خلج اور ترک غذر اور ترک جرجیر ہے اور کئی چھہ ۶ جز مغرب مین کہ وہ زنج اور **زط** اور **حبشہ** اور **نوبہ** اور **بربر** اور تمام کفار عرب ہین اور بازگشت انکی نار ہے اور باقی رہے انس اہل توحید سے ایک جز پہر جز اون کے تہتر فرقہ ہین بہتر اون مین سے اوپر خطر کے ہین ۲ ور وہ اہل بدعت اور ضلالت ہین اور ایک فرقہ ناجیہ ہے اور وہ اہلسنت والجماعت ہین اور حساب اونکا اللہ پر ہے جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہے عذاب دیوے اور آیا حدیث نبوی صلعم مین متفرق ہوئے بنی اسرائیل متفرق ہونے اوپر بہتر فرقہ کے اور امت میری متفرق ہوگے اوپر تہتر فرقہ کے سب کا ٹھکانا دوزخ ہین مگر ایک کہا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنے وہ فرقہ ناجیہ کونسا ہے یا رسول اللہ فرمایا مَنْ هُمْ عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ یعنی وہ لوگ ہین جو کہ قایم ہین اوسپر کہ جسپر ہین ہم اور اصحاب میرے ہین اعتقاد اور فعل اور قول سے پس وہ حق ہے اور راہ ہے پہنچانیوالی طرف جنت کے اور فوز اور فلاح کے اور ماسوا اسکے باطل ہے اور راہ ہے طرف نار کے یعنے جسنے مخالفت کی میرے قول اور فعل اور اعتقاد سے اور میرے اصحاب کے قول اور فعل اور اعتقاد سے وہ راہ پہنچانیوالی ہے طرف نار کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے پس اتباع کرو گروہ اعظم اور بڑے کا پس تحقیق جو کوئی بڑی

Marfat.com

گروہ سے الگ ہوا آتش دوزخ مین پڑا بعد ازان سواد اعظم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
اور تابعین بعد ازان تبع تابعین ہوئی اور اتباع دین مین قرن اول اور ثانی اور ثالث کے لوگونکا
واجب ہے کما قال اللہ تعالی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فِي دِينِ اللّٰهِ
یعنی چنگل مارو تم ساتھ ریسمان خدا کے اور نہ جدا ہو جاؤ تم دین اللہ سے یعنے گروہ اہلسنت
اور جماعت سے کیونکہ تفریق اہلسنت اور جماعت کے بدعت اور ضلالت ہے اور صاحب بدعت
سیئہ کا دوزخی ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مت ہو
مانند اون لوگون کے جو کہ متفرق ہوئی اور مختلف پھر فرمایا فَاُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور یہہ لوگ ہے کہ واسطے اون کے عذاب ہے بڑا اور فرمایا وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ
جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور جو کوئی خلاف کرے رسول کے بعد اسکے کہ ظاہر ہو چکی
اوسکو ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانون کے متوجہ کرین گے ہم اوسکو جدہر
متوجہ ہوا اور داخل کرین گے ہم اوسکو دوزخ مین اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
مقرر شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑئے بکریکے کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ سے
اور اس بکریکو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ اپنی سے اور اس بکریکو کہ کنارہ پر ہو ریوڑ سے اور
اور بچو تم درون پہاڑ سے اور لازم ہے تم پر جماعت **روایت** کیا اس حدیث کو احمد نے
فائدہ مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلے بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے کہ اجماع امت محمد صلعم کے
علماون کی سے الگ ہوتا ہے اور مخالفت اونکی اختیار کرتا ہے اور نیا مذہب نکالتا ہے اور
بچو درون پہاڑ کے یعنے شاہ راہ اسلام کو چھوڑ کر گمراہیون کی گھاٹیون مین مت پیٹھو
بلکہ فرمایا جو کہ جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت یعنی ایک ساعت بھی پس تحقیق نکالا اوسنے
پٹہہ یعنے ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے نقل کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود نے اور کہا طحطاوی
نے شرح در المختار کے کتاب ذبح مین کہ کہا بعضے مفسرین نے کہ یہہ جماعت نجات پانیوالی جنکو

روایت

کہتے ہین اہلسنت اور جماعت بلاشک شبہ جمع ہوئے ہین آج کے دن درمیان چار مذہبون کے
کہ وہ حنفی[۱] اور مالکی[۲] اور شافعی[۳] اور حنبلی[۴] رحمہم اللہ ہین اور جو کوئی کہ خارج ہوا
ان چارون مذہبون سے اس زمانے مین پس وہ بدعتی اور دوزخی ہے اور کہا قاضی ثناء اللہ نے
بیچ تفسیر مظہری کے نیچے قول اللہ تعالی کے اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَقَدِ انۡعَقَدَ الۡاِجۡمَاعُ
الۡمُرَکَّبُ عَلٰی بُطۡلَانِ قَوۡلٍ یُّخَالِفُ کُلَّہُمۡ پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر بطلان اوس
قول کے جو کہ مخالف ہو چارون کے اور چاہیے کہ لازم پکڑے ایک مذہب کو اور شارح طیبی نی اور
شارح مشکوٰۃ نے بیچ تفسیر حدیث اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الۡاَعۡظَمَ الحدیث کے ذکر کیا ہے باین
عبارت اُنۡظُرُوۡا اِلَی النَّاسِ وَاِلٰی مَا ہُمۡ عَلَیۡہِ فَمَا عَلَیۡہِ الۡاَکۡثَرُ مِنَ الۡعُلَمَاءِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ
مِنَ الۡاِعۡتِقَادِ وَالۡقَوۡلِ وَالۡفِعۡلِ فَاتَّبِعُوۡہُمۡ فِیۡہِ فَاِنَّہٗ ہُوَ الۡحَقُّ وَمَا عَدَاہُ بَاطِلٌ یعنے
دیکھو طرف لوگون کے اور طرف اوسکے جسپر وہ ہین پس جسپر ہین اکثر علما مسلمین سے اعتقاد اور
قول اور فعل سے پس تابع داری کرو انکی اسمین پس بیشک وہ حق ہے اور سوا اسکے باطل ہے

فائدہ

فائدہ مراد اس سے یہ ہے کہ جسپر اجماع علما مسلمین کا ہو وہ حق ہا اور تابع داری کرنے اون کی
واجب ہے جیسا تعین مذاہب اربعہ کا اور التزام ایک مذہب کا اور مثل انعقاد مجلس مولود رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تقبیل ابہامین کے وقت قول موذن اَشۡہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کے
جیسا کہ ذکر کیا تفسیر روح البیان اور فتح العزیز اور زرقانی اور دیلمی اور فردوس اور کنز العباد اور شامی
وغیرہم مین اور جو کچھ کے سوا سواد اعظم کے ہو وہ باطل اور بدعت ہے موافق ارشاد رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ بعد میرے متفرق ہوگی امت میری ساتھ تہتر فرقون کے سب دوزخی ہین مگر ایک فرقہ
ناجیہ ہے وہ اہلسنت اور جماعت ہین اور کہا مقاتل نے واسطے خدا عزوجل کے اسّی ۸۰ ہزار عالم ہیے
چالیس ہزار بر مین اور چالیس ہزار بحر مین اور دنیا سر بسر ہے ایک عالم اون سب عالمون سے
اور کہا ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ نے خدا کے واسطے چالیس ہزار عالم ہین بیس ہزار جنگل مین اور
بیس ہزار دریا مین دنیا سر بسر ایک عالم ہے اون سب مین سے اور کہا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالی کے اٹھارہ ہزار عالم ہین فرشتے رہنے والے آسمان اور زمین کے اور اٹھانے والے عرش کے اور کروبیان اور روحانیان باوجود کثرت اختلاف اجناس انکی کے سب ملکر ایک عالم ہے اور آدمی ساتھ اختلاف اجناس انکی کے کہ ترک اور ہند اور روم اور حبش اور زنگی اور روس اور یونان اور عرب اور عجم یہ سب ایک عالم ہے اور پریان سب ایک عالم ہے اور دیو سب ایک عالم ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم نہین ہے ساتھ بیان کرنے ان عالمون کے اور اگر حکم ہوتا اور مین بیان کرتا تو تمہارے دل مین طاقت سننے کی نہ ہوتی اور البتہ کلیجے تمہارے ترق جاتے ہکذا فی تفسیر الزاہدی **ف** یعنی کہا امام فخرالدین رازی نے **قولہ تعالی** رب العالمین دلالت ہے اسپر کہ اللہ تعالی منزہ ہے جہت اور مکان سے پس وہ رب الزمان والمکان اور خالق اونکا ہے اور واسطے خالق کے ضرور ہے سابق اور اول ہونا مخلوقات سے اپنی اور یہی اسمین دلالت ہے اسپر کہ وہ اللہ تعالی منزہ ہے حلول سے اسواسطے جبکہ ہوا اللہ رب العالمین ہوا خالق ہر چیز کا جو کہ ما سوی اللہ ہے پس ہوئی ذات مقدسہ اوسکی موجود اول کل محل سے پس جیسا کہ وہ تھا غنی محل سے قبل وجود اوسکی کے پس وہ غنی ہے اوسے بعد وجود اوسکی کے بھی **لطیفہ** ذکر کیا اللہ نے قرآن مین عالمین کو پانچ وجہ پر **اول** واسطے جن اور انس کے کہا اللہ تعالی نے لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا وَإِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ **ثانی** ذکر کیا عالمین زمانے انکے کو کقولہ تعالی وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ یعنے فضیلت دی مین نے تمکو اوپر عالمین زمانے کے اور وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہمنے اونکو علم سے عالمین زمانے پر اور يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اے مریم بیشک اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور برگزیدہ کیا تجکو اوپر عورتون عالمین زمانے انکے **ثالث** آدم سے قیامت تک کقولہ تعالی إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ یعنے برکت دی ہمنے زمین مین واسطے تمام جہان کے آدم کے زمانے سے قیامت تک

رابع

رابع جو کہ ہو بعد نوح علیہ السلام کے کقولہ تعالی سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ یعنے ثنا نیک اور سلام اوپر نوح علیہ السلام کے

خامس

خامس قولہ تعالی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ اور خدا کی بندگی کے لیے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکہتا ہو اوسکے گہر کی طرف راہ چلنے کی اس حکم کو حق تعالی نے کمال تاکید کے واسطے صوت خبر مین بیان فرمایا اور جو نہ مانے پس اللہ بے پروا ہے ساری عالمون سے یعنے جو اس حکم کو بجا نہ لاوے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور کہا ابو العالیہ نے انسان ایک عالم ہے اور جن ایک عالم ہے اور زمین کے چار کونے ہین اور ہر کونے مین ایکہزار اور پانچ سو عالم ہے اور تفسیر زاہدی مین دیکھا مین نے کہ معتمد تر تفسیر عالمین وہ ہے جو کہ کہا ان مقسم رحمہ اللہ نے کہ عالمین جمع ہے عالم کی اور عالم کہ واحد اسکا ہے مشتق ہے عَلَم سے اور علم سپاہ مین واسطے نشان کے ہوتا ہے تاکہ معلوم ہو سب کو کہ جگہ قیام لشکر کی یہہ ہے پس اب معنے یون ہوئے کہ پیدا کرن ہار نشانیون واحدانیت کا وہ ہے کہ جسنے اٹھارہ ہزار عالم کو مخلوقات اپنی سے نشان اوپر ہستی اپنی کے کیا ساتھ اس معنی کے کہ دعوی خلقت کا کوتا ہے پیدا کرنے ایک ذرّہ سیے اور عجز اوسکا ظاہر ہے نسبت نابود کرنے ذرّہ سیے پس ہر ذرّہ مخلوقات سے نشان اور دلیل ہے اوپر ہستی اوسکی کے اور نو پیدگی چیزون کی دلیل ہے اوپر قدیمی اسکی کے اور چہوٹی اور چگونگی چیزون کی دلیل ہے اوپر بیچہوٹی اور بیچگونگی اوسکی کے اور درستی چیزون کی دلیل ہے اوپر علم اور حکمت اوسکی کے اور تنگ کرنا روزی کا کسی پر دلیل ہے اوپر قابضی اوسکی کے اور فراخی کرنا دلیل ہے اوپر باسطی اوسکی کے اور مقہوری خلقت کی دلیل ہے اوپر قاہری اوسکی کے اور مرزوقی خلقت کی دلیل ہے اوپر رزاقی اوسکی کے اور امان دینے کافرون اور ظالمون کو دلیل ہے اوپر حلیمی اسکی کے اور جو کوئی خداوند عزوجل کو ساتھ اس وصف کے پہچانے پس وہ رحمن اور رحیم اوسکا ہے

رب

جاننا چاہیے کہ درمیان تکرار رحمن اور رحیم کے کئی وجہ ہین **اول** یہہ کہ مقرر دو رحمۃ بسملہ کے ذاتی ہین اور رحمۃ فاتحہ کی دونو صفاتی کمالی ہین اور **دویم** تاکہ معلوم ہو کہ بسملہ

وجہ ۱

Marfat.com

نہین ہی فاتحہ سے اور اگر ہوتی فاتحہ سے تو البتہ نہ اعادہ کرتا اسم رحمن اور رحیم کو بسبب خالی ہونے
اعادہ کے فایدے سے اور سوم اشارہ ہی بندونکو طرف کثرت ذکر کے اسواسطے کہ نشانی محبت کے
اللہ سے دوست رکھنا ذکر اللہ کا ہی کقولہ علیہ السلام مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کہ دوست رکھتا ہی کسی چیز کو بہت کرتا ہی ذکر اوسکا اور چوتھی جب ذکر کیا رب [چہارم]
العٰلمین پس بیان کیا کہ مقرر رب العالمین وہ رحمن ہی کہ رزق دیتا ہی جہان کو دنیا مین اور وہ
رحیم ہی کہ بخشتا ہی اونکو عقبی مین اور اسیواسطے ذکر کیا بعد اوسکے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنے
بیشک ربوبیت اوسکی یا ساتھہ رحمانیہ کے ہی اور وہ رزق دنیا کا ہی اور یا ساتھہ رحیمیہ کے
ہی کہ وہ مغفرت ہی عقبی مین اور پانچوین مقرر جسنے ذکر کیا حمد کا اللہ کے بائے رحمیہ پس اول [پنجم]
جسنے حمد کی اللہ کی بشر سے آدم علیہ السلام تھے کہ بعد چھینکنے کے کہا الحمد للہ فی الفور ذات باری سے
جواب پایا اسطرح يَرْحَمُكَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقْتُكَ پس معلوم ہوا کہ پیدا کیا خلقت کو واسطے
حمد کے اور چھٹی مقرر تکرار واسطے تعلیل کے ہی اسواسطے ترتیب حمد کی اس ترتیب پر اوپر اوصاف کے [ششم]
نشانی علیت ماخذ اوسکی کے ہی پس رحمانیہ اور رحمیہ ازانجملہ بسبب دلالت ان دونوکے اسباب پر
کہ مقرر وہ مختار ہی موجب احسان کے نہ موجب ہی اور اسمین استیفا ہی اسباب استحقاق حمد کی
فیض ذات کیسے ساتھہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے اور فیض کمالات کیسے ساتھہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے
اور نہین کوئی خارج ہی ان دوسے دنیا مین اور فیض ثواب کا بسبب لطف کے اور جزا کا بسبب
عدل کے آخرت مین اور اسی سے سمجھے جاتے ہین وجہ ترتیب اوصاف ثلاثہ کی اور فرق درمیان
الرحمن اور الرحیم کے یا تو بسبب اختصاص خدا کے ساتھہ الرحمن کے ہی یا بسبب عموم اوسکے کے ہی یا
بسبب جلائل اور بڑے بڑے نعمتون کے پس اوپر سبب اول کے وہ رحمن ساتھہ اوس چیز کے ہی کہ
نہین ممکن ہی صادر ہونا جنس اسکے کا مخلوق سے اور رحیم ساتھہ اوس چیز کے ہی کہ متصور ہوتا ہی
صدور اسکا مخلوق سے بھی جیسا کہ حکایت ہی ذوالنون قدس سرہ سے کہ فرمایا آپنے پڑا میرے [حکایت]
دل مین یک بیک دلولہ پس گیا طرف کنارے نیل کے اور دیکھا مین نے ایک بچھو دوڑتا ہوا پس چلا

Marfat.com

مین پیچھے اوسکے پس پہنچا پچہونزدیک ایک مینڈک کے کنارہ نیل پر اور سوار ہو پشت پر مینڈک کے
اور پار ہوگیا دریا سے بسبب سواری مینڈک کے پس مین بہی سوار ہوا کشتی مین اور چلا پیچھے
اسکے پس دیکھا مین نے کہ اوترا بچھو پشت مینڈک سے اور دوڑا طرف ایک جوان کے کہ قصد کرتا تہا
اسکے کاٹنے کا کہ وہ سوتا تھا اور جانچک دیکھا مین نے ایک سانپ افعی قریب اس جوان خوابیدہ کے
کہ قصد کرتا ہے کاٹنے کا اسکے پس لڑنے لگے آپسمین دونو اور ہر ایک نے آپس مین ڈنک مارنا
شروع کیا اور مر گئے دونو اور سلامت رہا سونے والا اور مثل
حکایت
حکایت ابراہیم بن ادہم کی
کہ ایک روز نکلے واسطے شکار کے اور اوترے ایک جا اور بچھایا سفرہ واسطے کہانا کہانے کے کہ
یکایک آیا ایک کوا اور لیا اوسنے ایک ٹکڑا روٹی کا چونچ اپنی مین اور اوڑا ایک سمت کو پس
آپ یہہ حال دیکھ کر متعجب ہوئے اور چلے پیچھے اسکے سوار ہو کر یہانتک کہ چڑہا کوا ایک پہاڑ پر
اور غائب ہوا آنکھ سے ان کے پس چڑھے ابراہیم ابن ادہم اسی پہاڑ پر اور دیکھا دور سے
اوس کوے کو اور گئے قریب اوسکے تو اوڑ گیا کوا اور دیکھا اوس مقام مین ایک شخص ہاتھ پاون
بندھا ہوا چت پڑا ہے پس جب کہ دیکھا ابراہیم نے اوسکو اسحالت پر اوترے گھوڑے سے اور
کھولے دست پا اوسکے اور پوچھا حال اور قصہ اوسکا کہا اوسنے ہون مین سوداگر پس پکڑا مجکو قزاقون نے
اور لے لیا سب مال میرا مگر مجکو قتل نکیا اور ہاتھ پیر باندھ کر ڈالدیا اسجگہ سات دن سے پس ہر روز
لاتا ہے یہہ کوا روٹی اور بیٹھتا ہے اوپر سینہ میرے کے اور چونچ سے روٹی توڑ توڑ دیتا ہے
مونہہ میرے مین اور نہین چھوڑا مجکو خدائے رحیم نے ان دنون مین بہوکا اور پیاسا پس
سنکر یہہ قصہ حضرت ابراہیم ادہم نے سوار کیا اوسکو گھوڑے پر پیچھے اپنے اور پہنچے ایک
مکان مین اور اوترپڑے گھوڑے سے اور توبہ کی اور اوتاری پوشاک فاخرہ اور پہنا صوف اور
ازاد کیا غلامون اور لونڈیون کو اور وقف کیا زمین اور املاک اپنی کو اور لیا ہاتھ مین ایک
عصا اور متوجہ ہوئے طرف مکہ معظمہ کے بغیر زاد اور راحلہ کے اللہ کے توکل پر اور نہ قصد کیا
زاد کا اور نہ رہے بھوکے یہانتک کہ داخل ہوئے کعبہ مین اور شکر کیا خدائے رحیم کا وہ رحیم کہ جسنے

Marfat.com

پرورش کیا آدمی کو ساتھہ کوّے کے اور کونکو ساتھہ مچھرون کے چنانچہ ذکر کیا تفسیر اسرار الفاتحہ
مین ملا معین رحمۃ اللہ نے اور تفسیر روح البیان مین محمد اسمعیل حقی فندی نے کہ جب نکلتا ہی بچہ
کوےکا انڈے سے ہوتا ہی مانند گوشت کی بوٹی کے اور بھاگتے ہین ماں اور باپ اوسکے اوسے دیکھ کر
اور پڑا رہتا ہی اکیلا مانند لوتھڑے گوشت کے اور جمع ہوتے ہین اوس پر مچھر اور وہ گھبرا کر کھولتا ہے
مونہہ اپنا اور نگل جاتا مچھرون کو یہانتک کہ نکلتے ہین اوسکے پر و بال پس اوس وقت آتے ہین
ماں باپ پاس اوسکے اور اسی سبب سے کہا گیا دعا مین یَا رَازِقَ النَّعَابِ فِی عُشِّہٖ کہا شیخ الاسناد
امام احمد نے کہ نکاح کیا پیغمبر ہمارے علیہ الصلوۃ والسلام نے ساتھہ ایک عورت کے اور کیا ولیمہ
اور جمع کیا اصحابونکو واسطے دعوت کے اور تہا نہ کہانا قلیل اور کرتے تھین پس مین باتین کہانے کی
باب مین اور آنحضرت مشغول تھے نماز مین پس جب کہ فارغ ہوئے نماز سے پوچھا کیا باتین کرتے ہو
کہا انہون نے رزق کے باب مین پس فرمایا علیہ السلام نے مقرر مین بیان کرتا ہون روبرو تمہارے ایک
حدیث جو بیان کی میرے سے جبرئیل نے پس کہا اصحاب نے یا رسول اللہ فرماؤ کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ مقرر بھائی میرا سلیمان تھا نماز پڑھتا کنارہ دریا پر پس دیکھا ایک چیونٹی کہ منہہ
مین اوسکے پتہ سبز ہی اور جاتی ہی کنارہ دریا کی طرف جب کہ پہنچی کنارہ دریا پر نکلا ایک مینڈک
اور سوار کیا اوسکو اوپر پشت اپنی کے اور غوطہ مارا دریا مین پہر بعد ایک ساعت کے آئے پانی پر تو حیرت
پس کہا سلیمان علیہ السلام نے خبر دی مجکو اپنے قصہ سے کہا اوسنے نیچے تہا مین اس دریا کے ایک
پتھر ہی سخت اور اوسمین کیڑا ہی کہ اللہ رب العالمین نے اپنی رحیمی سے رزق اسکا پہنچانا میرے
مقرر کیا ہی مین رزق اوسکا پہنچاتی ہون ہر روز اور پیدا کیا واسطے لیجانے میرے ایک فرشتہ
اوپر شکل مینڈک کے پس سوار کرتا ہی مجکو پشت پر اپنی اور غوطہ مارتا ہی دریا مین یہانتک کہ رکھہ
دیتا ہی مجکو اسی پتھر پر پس گھس جاتا ہی وہ پتھر اتنا کہ باہر آتا ہی وہ کیڑا پس کہلا دیتی ہون مین
اوسکو جو کچھہ مین لیجاتی ہون ساتھہ اپنے پھر مجکو لے آتا ہی وہ مینڈک اپنے پر سوار کر کر پانی پر
اور جب کہ کہا چکتا ہی وہ کیڑا رزق اپنا کہتا ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَفِی الْبَحْرِ صَبَّرَ

دیکھنے

Marfat.com

نِي وَلَمْ يَسْبِنِيْ بِالرِّزْقِ اَغْنَيْتَنِيْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ بِالرَّحْمَةِ اور تفسیر ورۃ الواعظین مین ہے کہ
کہ ایک زاہد نے چاہا یقین حاصل کرنا رزق مین حق الیقین پس نکلا جنگل مین اور ایک پہاڑ کے غار مین
کونے مین بیٹھ رہا اور کہا دیکھتا ہون مین رزق رسانی اسجگہ اتفاقا گذرا وہان ایک قافلہ اور آیا
بشدت تمام مینہہ پس بہاگنے لگی اور ڈہونڈنے لگی جگہ امن کی بارش سے پس نہ پایا کوئی مقام سوا
اوس غار زاہد کے پس داخل ہوئی اوسمین دیکھا اوسکو اور کہا یا عبداللہ نہ بولا وہ گمان کیا اہل
قافلہ نے شاید بسبب سردی کے بول نہین سکتا پس جلائی آگ نزدیک اوسکے تاکہ سردی اوسیے
دفع ہوا و بولے پھر آواز دی اوسکو پھر جواب نہ دیا کہا لوگون نے شاید فقیر ہو کا ہے بسبب شدت
بہوک کے طاقت بولنے کی نہین رکہتا پس بچھایا دسترخوان اور سب نے اشارہ کیا کہانیکا طرف
اوسکے پس نہ کہایا اوسنے کچھ کہا لوگون نے شاید عرصہ دراز سے اسنے نہین پائی کوئی چیز پس گرم کرو
واسطے اوسکے دودہ تاکہ کہاوے وہ پس بنایا اونہون نے فالودہ شکر سے اور لائے آگے اسکے اور
نہ التفات کیا اوسنے کچھ طرف اوسکے کہا شاید بسبب سردی کے دانتھ اوسکے بند ہو گئے ہین پس
اوٹھے اون مین سے دو شخص اور چیرا موہنہ اوسکا اور ڈالا موہنہ مین اوسکے لقمہ پس مسکرایا اور ہنسا
پس کہا لوگون نے تو دیوانہ ہے کہا زاہد نے نہین مگر چاہا مین نے آزمانا اور تجربہ کرنا بیچ رزق اپنے کے
پس جانا مین نے یقیناً اللہ رزق دیتا ہے اپنے بندیکو جسطرح چاہو اور کیسا ہی ہو نقل کیا اسکو روض المجالس نے

نقل

نقل ہے کہ ایک آدمی بصرا کی پر ہو گیا قرض ہزار دینار کا پس تقاضا کرنا شروع کیا قرضخواہون نے
پس نہ پایا اوسنے اپنی پاس کچھ تاکہ قرض ادا کرے پس بھاگا ناچار طرف کوفہ کے اور داخل ہوا مسجد کوفہ
مین اور کہا يَا مَلَائِكَةَ رَبِّي اِرْفَعْ قِصَّتِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ غَرِيْبٌ مَدْيُوْنٌ اے ملائکہ رب میرے کے
لیجاؤ قصہ میرا طرف اللہ کے پس مقرر مین غریب قرضدار ہون پس آیا ایک شخص اور جگایا اوسکو نیند سے
اور کہا يَا صَاحِبَ الْقِصَّةِ اِجْلِسْ اے صاحب قصہ کے بیٹھ اور لیے تہہ تین ہزار دینار پوچھا اوسنے سبب
لانے دینار کا کہا اوسنے سوتا تھا مین پس دیکھا مین نے کہتا ہے ایک کہنے والا کہ مسجد مین ایک مسافر ہے
قرضدار تحقیق آیا قصہ اوسکا پاس ہمارے پس دیوے اوسکو تین ہزار دینار اور کہا جب کہ ہو چکی آبرو تو طرف

Marfat.com

طرف میرے اور مین فلان بن فلان ہون پس کہا مقروض نے معاذ اللہ نہین بہیجا مین نے قطعہ
اپنا مگر اوسکی طرف جسنے بہیجا مجکو طرف میرے ذکر کیا اسکو کتاب العقایق مین اور نزہۃ المجالس
مین ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نکلا مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مین نے ایک
جانور پرند کو اندہا آنکھ سے کہ مارتا ہے چونچ اپنی اوپر درخت کے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا
جانتے ہو کیا کہتا ہے یہہ کہا مین نے یا رسول اللہ اللہ اور رسول اللہ کا دانا تر ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ کہتا ہے یا اللہ تو عادل ہے اور مین کور چشم ہون اور بھوکا ہون پس فی الفور آئی ایک ٹڈی اور
گھس گئی اوسکے منہہ مین پھر ماری اوسنے اپنی چونچ درخت پر پھر کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتا ہے تو
اب کیا کہتا ہے یہہ کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا کہتا ہے جسنے توکل کی اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو
اللہ کما قال اللہ وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ **حکایت** کہا مالک بن دینار رحمۃ اللہ نے نکلا
مین واسطے حج بیت اللہ کے پس دیکھا مین نے ایک پرند کہ مونہہ مین اوسکے روٹی ہے کہ اوڑا جاتا ہے پس
چلا مین پیچھے پیچھے اوسکے بس آیا وہ نزدیک ایک شیخ کے کہ بندھا ہوا پڑا ہے اور وہ پرند لقمہ لقمہ کرکر
اوسکو کہلاتا ہے پھر اوڑا اور لایا پانی اپنے مونہہ مین اور ڈالا اوسکے مونہہ مین مین نے کہا اوسکو
تو کون ہے کہا اوسنے مین حاجیون سے ہون پکڑا مجکو چورون نے اور باندھا مجکو اور ڈالا اسجگہ پر
پس صبر کیا مین نے بھوک پر پانچ روز تک پھر کہا مین نے کون ہے وہ جو قبول کرتا ہے دعا بیقرار کی جبکہ وہ
دعا کرتا ہے وہ فَاَنَا مُضْطَرٌّ فَارْحَمْنِیْ پس مین بیقرار ہون رحم کر مجکو پس بہیجا اللہ نے طرف میرے
اس پرند کو کہ مجکو کہلاتا ہے اور پلاتا ہے ہر روز کہا مالک نے کہولدیا مین نے اوسکو اور چلا گیا مین **حکایت**
ذکر کیا ابن خلکان نے ابی الحسن سے کہ وہ کہتا تہا ساتھہ یارون اپنی کے کہ آیا ایک جانور پس ڈالا
اوسکے آگے ایک لقمہ پس لیا اوسنے لقمہ کو اور گیا پھر آیا پھر ڈالا لقمہ اسی طرح پانچ بار پس گیا مین پیچھے
اوسکے اور دیکھا ایک مکان ویران اور خراب اور پایا وہان ایک جانور کور چشم اور دیکھا مین نے کہ وہ
جانور ڈالتا ہے روٹی روبرو اوسکے پس دیکھکر یہہ معاملہ پرورش کا جنس مخلوقات سے ترک کیا شیخ
ابو الحسن نے دنیا کو اور یقین اور اعتماد کیا اللہ کے صفت رحیمی پر اور دوسرے یعنے بسبب عموم خوف کے مانند

قید کرنے لڑکے کے مکتب بین واسطے پڑھنے کے اور مارنا اوسکو واسطے تعلیم کے اور مانند کاٹنے ہاتھہ زخمی کے پس بیوقوف اعتبار کرتا ہے ظاہر پر اور عاقل فکر کرتا ہے اور نظر سر اپر اور فواید پوشیدہ پر اسواسطے کہ ظاہر مین مکتب بین قید رہنا بچے کو اور قطع کرنا ہاتہہ کا درد اور تکلیف ہے لکن حقیقت مین سوچیے تو سراسر نفع اور ہمیشہ کا سکہ اور آرام ہے اسواسطے نہین ہے کوئی بلا اور محنت مگر بیچ اسکے رحمة ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اون لوگون کو جنہون نے صبر کیا رنج اور مصبت مین اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ یعنے یہہ لوگ اوپر اونکے ہے صلوت پروردگار اونکی سے اور رحمت نزدیک ظاہر بینون کے عذاب ہے اور نزدیک غور کرنیوالون باطن کے سراسر رحمة ہے جیسا کہ بخار کا ہونا ظاہر مین عذاب ہے اور باطن مین رحمة ہے کقوله صلى الله عليه وسلم حُمّٰى يَوْمٍ كَفَّارَةُ سَنَةٍ یعنے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار ایک دنکا کفارہ ہے ایک برسکے گناہ کا اور کہا امام غزالی رحمة اللہ نے انسان مین تین سو ساٹہہ جوڑ ہین اور ہر جوڑ درد والم پاتا ہے تپ سے پس مٹاتا ہے اللہ بندیکے ہر بند اور جوڑ کے مقابلہ گناہ ایک ایک دن کے اور آیا حدیث مین فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو آوے تپ تین ساعة اور صبر کیا اسمین بندے نے اور شکر کیا اللہ کا اور حمد پس فرماتا ہے اللہ تعالی اے فرشتون میرے دیکھو میرے بندے کو کہ کیسا صبر کیا بلا پر میرے پس لکھو واسطے بندیکے چٹھی ازادی دوزخ سے پس لکھے جاتے ہین چٹھی یون بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللهِ لِعَبْدِيْ فُلَانٍ قَدْ اٰمَنْتُكَ مِنْ نَّارِيْ وَاَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِيْ فَادْخُلْهَا بِسَلَامٍ اور بیچ طبرانی کے ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بیمار رہا تین دن نکلا گناہون سے جیسا کہ پیدا ہوا ماکے پیٹہ سے آج ف تھے امام احمد رحمة اللہ لکہتے واسطے دفع تپ کے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اِشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ

Marfat.com

اور بیچ طبقات ابن سبکی کے ہے کہ بیمار ہوا بیٹا امام ابی القاسم قشیری کا سخت کہا والدنے اوسکے دیکہا مین نے حق سبحانہ تعالی کو خواب مین اور عرض کی مین نے اوسکے واسطے شفا بیٹے کے فرمایا: حق سبحانہ وتعالی نے دم کر اسپر آیات شفا کو یا لکہہ کر پلا کسی برتن مین پس کہا اوسنے یہہ اللہ نے بیٹے کو اوسکے شفا بخشی اور آیات شفا کی چھہ ہین ۞ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۞ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۞ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ اور ذکر کیا کتاب العقایق مین کہ آنحضرت نے سوال کیا جبرئیل سے کہ دکہا دے مجکو صورت بخار کی اتفاقاً اوترے ایک روز نیچے ایک درخت کے چانچک دیکہا ایک سوار ساتہہ ایک نیزہ زرد کے جب پاس آیا اس درخت کے جہاڑنے لگا پتے اوس درخت کے پوچہا آنحضرت نے یہہ کون سوار ہے کہا جبرئیل نے بخار ہے کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ یہہ کیا معاملہ اسنے ساتھ درخت کے پس کیا کرتا ہوگا ساتھ آدمی کے پس آواز آئی غیب سے یا محمد جیسا کہ برہنہ کر دیا درخت کو پتون سے اسیطرح برہنہ اور پاک کرتا ہے تیری امت کو گناہون سے منقولہ نزدیک اطبا کے تپ ایکدن کی لیجاتے ہے قوت ایک سال کی اور ترک کرنا خیر کثیر لو واسطے شر قلیل کے شر کبیرہ ہے پس تکلیفین ہین واسطے پاک کرنے ارواحون کے علاقون بدنیہ سے اور پیدا کیا گیا شیطان واسطے تمیز اور جدا ہونے مخلصین کے بندون سے **الغرض** شان محقق کی یہہ ہے کہ بنا کرتا ہے اوپر حقیقت کے **مثال** خضر علیہ السلام کے بیچ قصہ موسی علیہ السلام کے ساتھہ خضر کے باب کشتی مین کہ پہاڑنا کشتی کا ظاہر مین صورت غرق ہونے کشتی اور سوارون کشتی کے تہے اور حقیقت مین حکمت اور رحمت تہی واسطے صاحبان کشتی کے چنانچہ کہا خضر علیہ السلام نے جواب مین موسی علیہ السلام کے اَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ یعنے کشتی تہی فقیرون کے يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا محنت کرتے تہے دریا مین پس ارادہ کیا مین نے کہ ڈالدون اسمین عیب اور تہا پرے اونکے ایک بادشاہ کہ لے لیتا تہا ہر کشتی کو چھین کر

تاکہ عیب دار دیکھ کر فقیرون سے نہ لیوے اور یہہ مساکین اپنی معاش پیدا کرین اور مثال مار ڈالنے لڑکے کے بیقصور ظاہر مین بڑا ظلم ہے اور حقیقت مین حکمت اور رحمت تھی کقولہ تعالےٰ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ اَبَوَاہُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَا اَنْ یُّرْھِقَھُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا یعنے لڑکا پس تھے والدین اسکے ایمان دار پس ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے اون کو سرکشی اور کفر مین ف یعنے اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا تو ماباپ اوسکے ساتھ اوسکے خراب ہوتے بعضے آدمی کے بنیاد بری پڑتی ہے اور بعضے کی اچھی جیسے لکڑی اور کھیرا کوئی بہنچ میٹھا پڑا اور کوئی کڑوا اگرچہ اصل مین لکڑی کھیرا میٹھا ہے آدمی کی بنیاد اصل مین بہتر ہے مگر کوئی پھل کڑوا نکلتا ہے اسکا علم ابعد کو ہے فرمایا پیغمبر خدا نے ہر آدمی کی بنیاد مسلمانی پر ہے اور مثال سیدھا کھڑا کرنے خضر کے دیوار کو جو قریب ڈھےنے کے تھی ظاہر مین سیدھا کرنا اوسکا بہتر نہ معلوم ہوتا تھا اسواسطے کہ اگر گر پڑتی تو اوسکی تعمیر پر مزدوری لیتے اور فایدہ حاصل کرتے جیسا کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لَتَّخَذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا بسبب ظاہر کے اور نظر خضر علیہ السلام کے اوپر حقیقت کے تھی چنانچہ کہا خضر نے جواب مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا وَکَانَ اَبُوْھُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّکَ الایۃ یعنے پس تھی دیوار واسطے دو بچون یتیمون کے بیچ شہر کے اور تھا نیچے دیوار کے خزانہ اون بچون کا اور تھا باپ اون دونو نکا مرد نیک پس ارادہ کیا رب تیرے نے یہہ کہ تہنچے جوانی اپنی کو اور نکالین اپنے خزانہ کو رحمۃ پروردگار اپنے کی طرف سے اور نہین کیا مین نے یہہ کام حکم اپنے سے مقصد جس چیز کو مکروہ جانتے ہین طبیعت پس بیچ اوسکے اسرار پوشیدہ ہین اور حکمتہ پس اگر نہ ہوتی رحمۃ اور نہ سبقت کرتے رحمۃ غضب پر نہ ہوتا وجود جہانکا اور تیسری بسبب اسکے کہ مقرر رحمن منعم ہے ساتھ جلائل اور بڑی بڑی نعمتون کی پس خبر دینا ہے لایا بعد اوسکے اسم رحیم واسطے دفع کرنے توہم کے یہہ کہ طلب کرنا بندیکا چیز تھوڑی سوء ادبی ہے جیسا کہ ایک مقولہ ہے آیا کوئی شخص کسی امیر کے پاس اور مانگے کوئی حاجت سہل

کہا امیر نے یہہ حاجت حقیر طلب کرا ومی حقیر سے پس گویا اللہ کہتا ہے اگر مین حصر کرتا فقط او پر الرحمن کے البتہ ڈرتا تو اے بندے میرے سے واسطے طلب کرنے شئی قلیل حقیر سے اور لکن مین رحیم بھی ہون پس طلب کر میرے سے تسمہ جوتی اپنی کا اور نمک ہنڈیا تک اپنی کا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے ؛

بیت

محالست اگر سر برین در نہی — کہ باز آیدت دست حاجت تہی

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یہہ

صفت دوسری صفت کاملہ اور شاملہ ہے اکثر صفات کو معنے یہہ ہے وہ خدا کہ مالک ہے دن قیامت کا کہ دن جزا نیکون اور بدون کا ہے اور وقت ظاہر ہونے ثواب اور طاعت اور عقوبت کا ہے اور یوم عرف مین عبارت ہے زمانہ طلوع آفتاب سے غروب تک اور شرع مین عبارت ہے طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک اور مراد اسجگہ مطلق وقت ہے واسطے نہ ہونے آفتاب کے وہان یعنے مالک سب امور ونکا ہے بیچ دن جزا کے اور دین لغت مین بمعنے ملت ہے یعنے توحید اور اسلام اور شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بمعنے خضوع اور ذلت کے بھی آتا ہے استعمال وسکا چنانچہ بولا جاتا ہے دَانَ فُلَانٌ دِيْنًا ای ذَلَّ ذِلَّةً وَخَضَعَ خُضُوْعًا اور بمعنے جزا بھی آتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ جیسا کریگا تو جزا پاویگا تو اور اضافت یوم کی طرف دین کے بسبب ادنی ملابست کے ہے مثل اضافت تمام ظروف کی طرف اس چیز کے جو کہ واقع ہوا اسمین حوادثات سے مثل یوم الاحزاب و یوم الفتح اور تخصیص يَوْمِ الدِّيْنِ کے واسطے بیان کرنے تعزز اور یگانگی اوس ذات مقدس کی ساتھ اجرا اللہ کے درمیان اوس دن کے اور واسطے منقطع ہونے تمام علاقون کے اسدن جو درمیان بادشاہون اور سردارون کے ہے بالکلیہ پس اسدن نہ ہوگا کوئی مالک اور نہ حاکم اور نہ مجاز سوا احکم الحاکمین کے اور اصل بین ملک اور ملاک ربط اور شدت اور قوۃ ہے پس واسطے اللہ کے حقیقت مین قوۃ کاملہ اور ولایۃ نافذہ اور حکم جاری اور تصرف ماضی ہے اور واسطے بندون کے مجاز امین اسواسطے ملک اونکی کے ابتدا اور انتہا ہے اور ملکتہہ اونکی او پر بعض کے نہ کل کے

اور او پر

اور اوپر جسم کے ہے نہ عرض کے اور اوپر ظاہر کے نہ باطن کے اور اوپر زندے کے ہے نہ مردے کے بخلاف
معبود حق کے کہ نہین ہے واسطے ملک اوسکی کے زوال اور انتقال اور قراۃ مالک ساتھ الف کے
حکایت بہت ہے از روی ثواب کے ملک سے بسبب زیادہ ہونے ایک حرف کے **حکایت** ابی عبد اللہ
محمد بن شجاع البلخی رحمہ اللہ سے کہ کہا اوسنے تھی عادت پڑھنے کی **مالک یوم الدین** پس
سنا مینے خواب مین کہ مقرر ملک ابلغ ہے پھر ترک کی مین نے عادت اپنی اور پڑھنے لگا
ملک پھر دیکھا مینے خواب مین کہ کوئی گوینده کہتا ہے کیون کم کی تو نے نیکیان اپنی دس کیا
نہین سنا تو نے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ**
وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ یعنے جسنے پڑھا قرآن لکھی جاتی ہے
اسکے لیئے مقابلہ ہر حرف کے دس دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہے اعمال نامہ اوسکی سے دس
بدیان اور بلند کیئے جاتے ہین دس درجے پس جاگا مین اور نہ چھوڑی مینے عادت اپنی یہان تک
کہ دیکھا مینے دوسری بار خواب مین کہ کہتا ہے کوئی کیون نہ چھوڑی تو نے یہہ عادت کیا نہین
سنا تو نے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَخْمًا مُفَخَّمًا** پڑھو قرآن کو ساتھ
عظمت اور تعظیم کے پس آیا پاس قطرب کے کہ تھا وہ امام علم لغت مین پس سوال کیا مینے اوسنے
کیا فرق ہے مالک اور ملک مین کہا بہت فرق ہے مگر ہان مالک وہ ہے جو مالک ہو کسی شی کا دنیا سے
اور ملک وہ ہے جو مالک ہوتا ہے ملوک اور بادشاہوں کا کہا تفسیر ارشادی مین پڑھا اہل حرمین
محترمین نے ملک کہ ماخوذ ہے ملک سے کہ وہ عبارت ہے سلطان قاہر اور استیلا باہر اور غلبہ
تامہ اور قدرت کاملہ سے اوپر تصرفات کلی کے بیچ تمام امورون کے ساتھ امر اور نہی کے اور یہہ
مناسب تر ہے مقام اضافت مین طرف مالک یوم الدین کے انتہی اور کشاف مین ہے کہ قراۃ
مالک یوم الدین کے مختار ہے اسواسطے یہہ قراۃ اہل مکہ اور مدینہ کے ہے اور مکہ مدینہ جائے نزول
قرآن ہے اور جامی ظہور اسلام اور ایمان سے اور اہل حرمین معرفت قرآن مین اسبق اور ضبط احکام
دین مین احق ہین اور متابعت انکی اولی ہے اور موافقت انکی مختار ہے اور دایۃ لمن الملك اليوم مين

Marfat.com

بھی لفظ ملک بضم میم کہ مصدر ملک کا ہے مذکور ہوا اور ساتھہ ایات دوسری کے بھی موافق
آیا چنانچہ مَلِكِ النَّاسِ وفتعالی اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور بہی ملک کو تصرف عام ہے اور مالک کو تصرف
خاص ہے مقصد ہر وجہ کے واسطے ترجیح ہے مگر ملک پڑھنا افضل ہے اور ابلغ ساتھہ حدیث صحیح
مذکورہ بالا کے اور موافق آیۃ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ کے اور سبب پی درپی ائی صفات
خمسہ کا یہہ ہی گویا کہتا ہے اللہ تعالی پیدا کیا مین نے تجکو اے بندے پس مین اللہ ہون پھر پرورش
کیا مین نے تجکو ساتھہ نعمتون کے پس مین رب ہون پھر نافرمانی کی تونے پس پردہ پوشی
کی مین نے تیری پس مین رحمن ہون پھر توبہ کی تونے پس بخشا مین نے تجکو پس مین رحیم ہون پھر
ضرور ہے جزا اور سزا بھی اسنے پس مین مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہون اور تاویلات نجمیہ مین
ہے کہ مالک یوم الدین مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ تحقیق دین حقیقت مین اسلام ہے بقولہ
تعالی اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور اسلام دو قسم ہے اسلام ظاہری اور
اسلام باطنی پس اسلام ظاہری اقرار ساتھہ زبان اور عمل ساتھہ ارکان کے ہے پس یہہ اسلام
بدنی اور جسدانی ہے اور جسدانی ظلمانی ہے اور تعبیر کی جاتی تہے رات سے ساتھہ ظلمت کے
اور اسلام باطنی پس وہ ساتھہ انشراح اور کہلنے دل اور سینہ کے ہے ساتھہ نور اللہ تعالے کے
پس یہہ اسلام نورانی ہے اور روحانی ہے اور تعبیر کی جاتی ہے دن سے ساتھہ نور کے
پس اسلام بدنی چاہتا ہے فرمابرداری بدنکی واسطے اوامر اور نواہی اللہ تعالی کے اور اسلام
روحانی چاہتا ہے فرمان برداری دل اور روح کی واسطے احکام ازلی اور قضا اور قدر اللہ تعالی کے
پس جو کوئی واقف ہوا اسلام بدنی سے اور نہ پہنچا مرتبہ اسلام روحانی کو پس وہ دور رہوا
سیر ات دین کی مین اور متردد اور متحیر ہوا پس دیکھیگا مالک اور ملوک بہت جیسا کہ تہا حال
خلیل علیہ السلام کا اول بقولہ تعالے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ الاٰیۃ یعنے پس جب ڈہاب لیا اسکو رات نے

مقصد

بحث اسلام

دیکھا

Marfat.com

دیکھا ایک تارے کو کہا یہہ ہے پروردگا میرا پس جب کہ چھپ گیا کہا نہین دوست رکھتا ہون
مین چھپ جانیوالون کو اسی طرح کہا جب دیکھا چاند اور سورج کو اور جس کسی کو نکلے صبح سعادت
کے اور طلوع کیا آفتاب اسلام روحانی نے پیچھے پہاڑ نفس اوسکی کے مشرق قلب سے
پس وہ اوپر نور کے ہے رب اپنی کے طرف سے **لطیفه** مخالفت بادشاہ کی باعث ہے
خرابی جہان کی اور فنا اور بربادی خلقت کی پس کیونکر حال اوسکا جو مخالفت کرے مالک
الملوک کی جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورہ مریم مین تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ
وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا یعنے نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ جاوین اس سے
اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑے پہاڑ کانپ کر اور اطاعت سبب ہے نیکی دین اور دنیا مین
جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى **مقصد** رعیت پر ہے
تابعداری بادشاہون اور ملوک کے اور ملوک پر اطاعت ہے مالک الملوک کی تاکہ تمام جہان
ساتھہ انتظام اور بند وبست کے رہے **لطیفه** مقرر مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بیان کنندہ ہے
تحقیق کمال ملک اسکی کو ساتھہ عدل اور انصاف کے اسواسطے فرمایا اللہ تعالی اسنے وَنَضَعُ
الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ترجمہ اور رکھین گے ہم ترازوئین
عدل کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھہ پس بادشاہ مجازی اگر ہے عادل
ہوگی خیر اور برکت کہیتی اور ملک مین اور اگر ہین ظالم پس اٹھہ جاوی گی خیر اور برکت **حکایت**
ہے کہ ایکروز نوشیروان جدا ہوگیا قوم سپاہ اپنے سے شکار گاہ مین اور پہنچا ایک باغ مین اور
کہا ایک مالی کے لڑکے کو دے مجکو ایک انار اس باغمین سے پس دیا اسنے ایک انار اور نکالا
بہت عرق انار کے دانون مین سے اور پیا اوسکو بسبب غلبہ پیاس کے اور کچھہ تسکین حاصل ہوئی اور
تعجب مین رہا شیرینی اور کثرت شربت اوسکی سے اور قصد کیا دل مین چھین لے باغ کا صاحب
باغ سے پھر مانگا اسنے لڑکے سے انار اور پس پایا اوسکو بدمزہ اور کم شربت پوچھا لڑکے سے سبب
اسکا کہا اوسنے شاید اس ملک بادشاہ نے قصد کیا ظلم اور تعدیکا پس فوراً اسنے اس کلام کیسے اوسنے

Marfat.com

توبہ کی ولیسی نیت بد سے اور پھر بانگا بعد توبہ کے آثار اور پایا اوسکو خوب تر اول سے یہی پھر پوچھا نوشیروان نے لڑکی سے سبب اس انار کے بہتر یکا کہا اوسنے شاید بادشاہ ملک نے توبہ کی ظلم سے پس ہوا ہوشیار نوشیروان اور توبہ کی بالکلیہ ظلم سے اور باقی رہا نام اوسکا دنیا مین ساتھ عدل کے یہان تک کہ روایت کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فخر کیا حضرت نے اپنی ولادت کا اسکے زمانہ مین اور فرمایا وُلِدْتُ فِیْ زَمَنِ الْمَلِکِ الْعَادِلِ یعنے پیدا ہوا مین زمانہ مین بادشاہ عادل کے ٭

بیت

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل	گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان غنیمت شمار عمر	زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

وقال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الایۃ کہا علمائے نے اَلْعَدْلُ هُوَ الْاِنْصَافُ عدل انصاف ہے اور احسان نیکی کرنے اوسنے جو بدی کرے تجھ سے

بیت

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

اور فحشا وہ برائی ہے قولی یا فعلی اور منکر وہ ہے جو کہ مخالف ہو شریعۃ اور سنۃ سے اور بغی وہ ہے زیادتی کرنی پر غیر پر از راہ ظلم کے اور ظلم ظلمۃ ہے دن قیامت کے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ موعظہ ایکدفعہ پندمین سینہ پر سلیمان علیہ السلام کے چیونٹی چڑہی جب کہ معلوم ہوئی اُنکو اوسکو پکڑ کر پھینک دیا کہا اوسنے یا نبی اللہ یہہ کیا جوانمردی ہے کیا نہین معلوم تجکو کھڑا ہونا آگے ملک قاہر کے جو کہ پکڑیگا ظالم کو بسبب ظلم کرنے کے مظلوم پر پس یہہ سنتے ہی بیہوش ہوگئے جب آئے ہوش مین کہا مور چہ سے معاف کر مجکو کہا معاف کرونگی مگر ساتھ ان تین شرطون کے اول یہہ کہ نہ رد کریو تو سائل کو دویم نہ خوش ہوجیو ساتھ دنیا کے سویم فریاد اور الغیاث کو

عظ
معـ
روایت

مظلوم اور مستغیث کے پوچھو کہا سلیمان علیہ السلام نے قبول کیا مین نے کہا چیونٹی معاف کیا
مین نے **نقل** کسی سپاہی بادشاہی نے ایک مچھلی لی ایک صیاد سے ازراہ ظلم کے جب کہ اسکو
کھانے لگا کھولا مونھہ اپنا مچھلی نے اور کاٹا انگلی اوسکی کو پس گیا وہ طبیب کی طرف واسطے معالجہ
پس قطع کیا انگشت اوسکی کو پھر بھی سرایت کیا درد نے طرف کف دست کے پس قطع کیا یہانتک کہ
پہنچا زخم پونچے تک **الغرض** مارے شدت درد کے بیقرار ہوکر بھاگا اور ایک درخت کے
نیچے سو گیا نیند مین آواز پہنچی ہاتف سے اوسکو کہ جا اور راضی کر صیاد کو اور کچھ دے پس اُٹھا
نیند سے اور گیا پاس صیاد کے اور راضی کیا اوسکو اور توبہ کی ظلم سے پس رد کیا اللہ نے اوسکو
ہاتھہ اسکا جیسا کہ تھا اول مین **حکایت** تھا ایک مجوسی قرضدار امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کا پس
گئے امام طرف اوسکے واسطے طلب کرنے حق اپنی کے اتفاقاً لگی جوتی مین آپ کے کچھ نجاست جھاڑا
امام صاحب نے گندگی کو جوتی سے پس پڑی نجاست اوپر دیوار مجوسی مقروض کے پس متحیر ہوئی
امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ اور کہا اگر کھرچتا ہون تو کھرچی جاتی ہے مٹی دیوار اسکی سے اور اگر
اسی طرح رہنے دیتا ہون تو بری معلوم ہوتی ہے دیوار اسکی غرض لاچار ہوکر دستک دی دروازہ پر
دروازہ پر اور آئی لونڈی اوسکی اور خبر دی مجوسی کو ساتھ آنے امام رحمۃ اللہ کے پس آیا وہ
نزدیک امام صاحب کے اور مہلت چاہی آپ سے چند دن کی واسطے ادا قرض اپنی کے فرمایا امام
صاحب نے : پہلے سن قصہ میرا کہ نجس ہوئی دیوار تیری بسبب میرے تو معاف کر مجکو کہا اوسنے
یا ابا حنیفہ تو چاہتا ہے پاکی دیوار میری کی اور مین چاہتا ہون طہارت دل اپنے کی شرک اور کفر سے
اور توبہ دین باطل سے پس مجکو پاک کیجئے ساتھ دین محمدی کے اور داخل فرمائیے اپنے مذہب پاک
مین پس تعلیم کیا اور تلقین اسکو کلمہ توحید کہا اوسنے **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** واللہ اعلم
نقل ہے کہ کہا ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ نے نکلا مین طرف جامع کے دن جمعہ کے موسم مینہ مین
اتفاقاً پھسل گیا پاؤن میرا اور لگا مین ساتھہ دیوار ایک مکان کے پھر گیا مین طرف صاحب خانہ کے
دیکھا تو وہ مجوسی ہے کہا مین نے اوسکو بھگا لگا یا اور پکڑا مین نے دیوار تیری کو معاف کر مجکو کہا اوسنے

تمہارے دین مین ایسی احتیاط ہے کہا من نے ہان کہا مجوسی نے فورًا سنے کے اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ **حکایت** کہا سعدی رحمہ اللہ نے کہ ایکبار شکارگاہ مین اتفاق پڑا نوشیروان عادل کو کباب بہون نے کا اور نمک موجود نہ تھا غلام کو کہا دہقان سے نمک بقیمت لا تا رسم مفت لینی کی نہ پڑے اور گاؤن خراب نہ ہو کہا غلام نے تہوڑی نمک ہے کیا خلل ہو کہا بنیاد ظلم کی اوّل دنیا مین تہوڑی تھی اور جو کوئی آیا زیادتی کی اسپر یہانتک کہ اس مرتبہ کو پہنچے

قطعہ

اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبی	برآورند غلامان او درخت از بیخ
بہ بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد	زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

درمیان حدیث کے وارد ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آوینگے حکام قیامت کو اور گذرینگے بالصراط پس کا بنیگی بالصراط حق کا بپنے کا یہانتک کہ باقی نہ رہیگی کوئی اعضا مگر ہل جائیگی اور جدا ہو گی اپنی جگہہ سے پس اگر ہے فرمان بردار اپنے رب کا گذر جاویگا اسپر سے اور اگر ہے عاصی اور ظالم شق ہوجایگا ساتہ اسکے پل پس پڑا رہیگا جہنم مین بمقدار دن پچاس ہزار برس کی نقل کیا اسکو امام قرطبی نے تذکرۃ الموتی مین کہا سعدی رحمہ اللہ نے

رباعی

شہا زورمندی مکن بر جہان	کہ بر یک نمط می نماند جہان
نماند ستمکار بد روزگار	بماند برو لعنت پایدار

قولہ تعالٰی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار پس اور نہ میل اور رغبت کرو طرف ظالمون کے پس لگیگی تمکو آگ دوزخ کی حدیث مین آیا کہ جسنے دعا کی واسطے ظالم کے ساتہہ بقا کے پس تحقیق دوست رکہا اسنے نافرمانی اللہ کی زمین مین اسکے **نقل** ہے ایک ظالم نے ارادہ کیا واسطے زیارت ایک زاہد کے جب کہ پہنچا نزدیک اسکے ڈہانک لیا زاہد نے منہہ اپنا پوچھا ظالم نے بیٹے زاہد سے سبب منہہ پوشیدہ کرنے باپ اوسکے کا کہا باپ میرا بیمار رہوا بیمار سخت شاید اسلئے

دہانکا ہو مونہہ اپنا پس بولا زاہد نہ مجکو بیماری ہے اور نہ درد مگر چاہا مین نے یہہ کہ نہ دیکہون مونہہ تیرا غرض سنتے ہی یہہ کلام زاہد سے گیا ظالم توبہ اور استغفار کرتا ہوا پس بخشا اللہ تعالی نے دونو کو سبب نہ نظر کرنے زاہد کے طرف مونہہ ظالم کے اور ظالم کو بسبب توبہ کے ظلم سے **مقولہ** ہے فقیہ ابو اللیث کا یہہ کہ نہیں ہے چیز زیادہ تر گناہون سے ظلم سے اسواسطے کہ تحقیق جو گناہ درمیان تیرے اور اللہ کے ہے پس بیشک اللہ رحیم ہے درگذر کرے تیری گناہ سے اور چاہے سزا دے ساتہہ عدل کے اسواسطے کہ مالک یوم الدین ہے ای یوم الجزا جیسا کہ لایا تفسیر زاہدی مین مجاہد اور ضحاک رحمہما اللہ سے اور جو گناہ کہ درمیان تیرے اور بندون کے ہے پس نہین ہے کوئی حیلہ تیرے واسطے سوا راضی کرنے خصم کے پس لائق ہے ظالم کے لئے توبہ کرنی ظلم سے اور معاف کروانا مظلوم سے دنیا مین اور اگر نہین قدرت رکہتا اسپر تو سزاوار ہے استغفار اور دعا کرنے واسطے مظلوم کے اسواسطے کہ امید ہے کہ معاف کرے مظلوم بسبب ثواب پہنچنے استغفار اور دعا اور درود کے

روایت

روایت ہے میمون بن مہران سے اگر کسی نے ظلم کیا انسان پر اور چاہے بخشوانا اوس سے اور وہ مرگیا پس استغفار اور دعا فاتحہ مانگ اسکے لئے بعد ہر نماز کے رہائی پاویگا مظلمہ سے **کہا** بعض اہل معرفت نے ظلم تین وجہ پر ہے اول ظلم بخشی اللہ اگر چاہے اور عذاب دے اگر چاہے اور دویم ظلم کہ نہ بخشیگا اوسکو اللہ تعالی اور سیم ظلم کہ قضا اور حکم کریگا اللہ سبحانہ اوسمین مگر وہ ظلم کہ بخشے اللہ تعالی اوسکو اگر چاہے ساتہہ رحیمی اپنی کے کہ وہ رحیم ہے اور اگر چاہے جزا دیوے کہ وہ مالک یوم الدین ہے پس وہ درمیان بندون اور رب کے ہے مانند ترک نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج کے اور مرتکب ہونا افعال محارم کا قال اللہ تعالی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا یعنی پس قایم مقام ہوئے پیچہے اونکے برے لوگ کہ ترک کیا انہونے نماز کو اور پیروی کی خواہش نفس کی پس البتہ ملاقات کرینگے

غی

غی کے کہا وہب بن منبہہ نے غی ایک نہر ہے بہت گہری اور گرم بدمزہ جہنم مین کہ اگر ایک بوند ٹپکے اوس سے دنیا مین البتہ ہلاک ہوجاوین اہل دنیا اور کہا ابن عباس نے غی ایک جنگل ہے

Marfat.com

جنگلو جہنم سے جوش مین آتی ہے ہر روز ہزار بار شدت حرارت سے اور طیار کی گئی ہے یہہ جنگل واسطے تارک نماز اور جماعت کے اور کہا عطا نے غی ایک جنگل ہے جہنم مین کہ جاری ہے اسمین پیپ اور لہو اور کہا کعب نے غی ایک وادی ہے جہنم مین بہت گہری اور بہت گرم اور اسمین ایک چاہ ہے کہ نام اوسکا ہبہب ہے جب کہ ذرہ ساکن ہوتے ہین شعلون اوہنون سے کہولتا ہے اللہ تعالے اوسکو پس شعلہ زن ہوتی ہے جہنم اور کہا ضحاک نے غی خسران اور بلا کی ہے اسیطرح ذکر کیا لباب التفاسیر مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے باز رکہا اپنے نفس کو پانچ چیز سے باز رکہیگا اللہ تعالی اوسے پانچ چیزونکو **اول** جسنے باز رکہا اپنے کو دعا سے باز رکہیگا اللہ تعالے اسے اجابت کو **اور دوسری** جسنے روکا اپنے نفس کو صدقہ سے روکے گا اللہ تعالی اسے عافیت کو **اور تیسری** جسنے روکا زکوۃ کو روکے گا اوسے اللہ نگہبانی مال کے کو **اور چوتھا** جسنے نہ دیا عشر زمین کو روکے گا اللہ اوسے برکت کو کسب اوسکی سے **اور پانچوین** جسنے روکا اپنے کو حضور جماعت سے روکے گا اللہ اوسے شہادت کو اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شر بے نماز کا اور نحوست اوسکی پہنچتی ہے طرف ستر آدمیون اہل وعیال اور ہمسایہ سے بلکہ پہنچتا ہے آج کے دن سے زمانہ آدم علیہ السلام تک اسواسطے کہ بیشک نمازی جبکہ پڑھتا ہے قعدہ مین تشہد کہتا ہے **السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین** پہنچتا ہے ثواب اوسکا طرف ارواح مومنین کے آج کے دن سے زمانہ آدم علیہ السلام تک اور تارک نماز ہوتا ہے مانع اس ثواب کو پس سو مانند اس شخص کے کہ پہونچا شر اوسکا جمیع اہل اسلام کو مانند معتزلہ کے کہ مانع ہوئے ساتھ دعا اور استغفار کے اور ایصال ثواب طرف اموات مومنین کے فاتحہ درود اور تصدقات اور خیرات سے

روایت ہے عقیل بن ابیطالب سے کہ سفر کیا مین نے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکہی مین نے تین چیزین کہ بسبب انکے قرار پایا میرا دل مین اسلام **اول** تو یہ کہ قصد کیا حضرت نے قضا حاجت کا اور تہے اوسجا درخت کہا حضرت نے مجکو جا قریب درختون کے اور کہہ سیرطیرف سے کہ رسول خدا فرماتے ہین آؤ اوسجا اور ہو جاؤ میرے لئے اوٹ تاکہ کرون مین اپنی حاجت روائی پس گیا مین اور پہنچایا پیغام

Marfat.com

حضرت کا درختونکو پس فوراً جدا ہوئے اپنی جا سے اور گرداگرد قائم ہوئے حضرت کے یہان تک
کہ فارغ ہوئے حضرت حاجت اپنی سے پھر چلی گئے درخت جائے اپنی پر۔ **اور دوسری**
یہہ ہے کہ مجکو شدت تشنگی کی ہوئی اور بہت تلاش کیا پانی کو مگر نہ پایا پھر فرمایا حضرت نے چڑھ اوپر
پہاڑ پر اور کہہ بیہ لطیف سے بعد سلام کے اگر ہو تیرے مین پانی پلا مجکو کہا امنے چڑھا مین پہاڑ پر
اور کہا اسکو جو حضرت نے کہا تھا مقصد ابھی پوری نہین ہوئی تھی بات کہ بولا پہاڑ بکلام فصیح
کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسدن سے نازل ہوئی آیۃ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا**
أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ الآیۃ اسقدر رویا مین خوف سے
اسبات کے کہ شاید مین ہوں اوسی پتھر سے پس نہ باقی رہا پانی مجمین اور خشک ہوگیا اور
تیسری ہم چلے جاتے تھے کہ یکایک آیا پاس ہمارے ایک اونٹھ دوڑتا ہوا اور پکارا
یارسول اللہ الامان الامان بعد اسکے تھوڑی دیر مین آیا ایک اعرابی ہاتھہ مین پکڑے ہوئے
شمشیر برہنہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چاہتا ہی اس مسکین سے کہا یارسول اللہ خریدا
مینے اسکو ساتھہ قیمت کے اور یہہ فرمان برداری نہین کرتا میری چاہتا ہون کہ اسکو ذبح کر کر
گوشت سے اسکے نفع حاصل کرون پس فرمایا حضرت نے اونٹھ سے کہ کیون نافرمانی کرتا ہے
صاحب اپنے کے کہا یارسول اللہ مین نافرمان برداری نہین کرتا اسکے کام سے اور لکن نافرمانی
کرتا ہون بسبب ایک عمل بد اسکے سے اور عمل بد یہہ ہے کہ قبیلہ اسکا جسمین یہہ بھی ہے سوتا ہے
پہلے پڑھنے نماز عشا کے اگر یہہ توبہ کرے اور اقرار نماز ادا کرنیکا اول سونے کے تو البتہ نافرمانی نہین
کرونگا مین اسواسطے کہ ڈرتا ہون مین کہ کہین نازل ہو ان پر عذاب خدا پس ہونین انمین سے پھر
لیا حضرت نے عہد اس اعرابی سے اسکا کہ نہ ترک کرین نماز کو اول خواب سے کبھی اور سونپا
اسکو اونٹھ اسکا اور گیا وہ اپنے گھر کو نقل کی گئی یہہ روایت رونق المجالس سے اور تفسیر
زبدۃ الواعظین سے نقل ہی کہ ایک جنازہ آیا زمانہ مین خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جب
کھڑی ہوئی صف واسطے نماز جنازے کے دیکھے تو کفن اسکا ہلتا ہے پس دیکھا تو ایک سانپ

Marfat.com

ہے گردن مین پڑا ہوا گوشت کہاتا ہے اوسکا اور خون پی تا ہے جب مارنے ارادہ کیا پس
بولا سانپ فوراً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کسواسطے مجکو مارتے ہو میرا کیا
قصور ہے مین ماموں ہون اللہ کیطرف سے واسطے عذاب دینے اسکے کے قیامت تک کہا لوگون
نے کیا خطا اسکی کہا تین خطا ہین اول تو یہہ ہے سنتا تہا اذان کو نہ آتا واسطے جماعت کے
دوسری نہ دیتا تھا زکوۃ اپنے مال کی دوسری نہ سنتا تھا قول علما کا اور حدیث مین
آیا ہے پہلے پہل جس محاسبہ مین گرفتار ہوگا بندہ دن جزا کے وہ نماز ہے کہا علامہ شرف
الدین بخاری نے

بیت

روز محشر کہ جان گداز بود	اولین پرسش از نماز بود

ابیات بزبان پنجاب

جیکو ہکہ نماز نوچہوڑی جان بجھا	رہسے دوزخ وچ اوہ اسّے حقبہ تاء
ہِکو حقبہ ہوسیا ودھیان چار ہزار	چار ہزار ماہ دا ہکو ودہ شمار
چار ہزار دنیہ دا ہوسے ہکو ماہ	ساٹھہ ہکہ سی دوزدی سٹھ ہزار تھیا
کارن ہکہ سجود دے شیطان تھیا خوار	تُنین جو غافل سجدیون کی اعتبار
چہہ لکھہ ودھیا بندگی آندی نہ بجا	کیتس ہکہ سجود ناہ دوزخ ہوئیی جا
تنہادی برکت ناہین جنہا ترک صلوٰۃ	تنہا کلمہ ہنین زبان تھکسے اند روات
سبتہ عبادت خلق جو تارک جماعتی ہو	اولتا دوزخ ستٹی پچہے اوس نکو
جیکو ہکہ نماز نو مسلم کرے قضا	چھہ ہزار ودھیان دوزخ جاء

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانی کی بنا پانچ چیز پر ہے اول لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ زبان سے کہنا اور معنی اسکی دل سے باور کرنا ؛

بیت

جو کہے لا الٰہ الا اللہ ؛		؛ اسکو حاصل ہوئی بہشت کی راہ
ہے اگر رتبہ صداقت مین ؛		؛ ہوکا داخل وہ شخص جنت مین

دوسری بنا اسلام پڑھنا نماز کا **تیسری** زکوٰۃ مال کی دینی قال اللہ تعالیٰ
اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ اور وجہ نظم و ربط درمیان نماز اور زکوٰۃ کے یہہ ہے کہ
نماز حق اللہ ہے اور زکوٰۃ حق العباد ہے پس واجب ہے رعایت دونون کی ساتھہ امر خدا کے اور
مرجع کل عبادتون کا طرف انہی دو کے ہے اسواسطے نماز عبادت بدنی ہے اور زکوٰۃ عبادت
مالی ہے اور تمام عبادتین منقسم ہوتی ہے طرف ان دو کے اور اسی سبب سے تین آیتین نازل ہوئین
ساتھہ تین کے کہ نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ ایک انمین سے بغیر دوسرے کے **اول** قول خدا
اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ پس جسنے ادا کیا نماز کو اور نہ ادا کی زکوٰۃ نہین قبول ہوتی اوسے
نماز اور **دوسری** قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول پس جسنے اطاعت
کی اللہ کی اور نہ اطاعت کی رسول کی نہین مقبول اسسے اطاعت خدا اور **تیسری** فرمایا اللہ نے
ان اشکر لی ولوالدیک پس جسنے شکر ادا کیا اللہ کا اور نہ شکر کیا والدین کا نہین مقبول ہوگا
اوسے شکر خدا اور فرمایا حضرت نے جو کہ مالک ہو سونے اور چاندی کا اور نہ دیوے زکوٰۃ دن حشر کے
بنایا جاویگا اسکے لئے یہہ سونا چاندی پتر آگ کا پھر گرم کیا جاویگا اسپر یعنے وہ پتر گرم کیا جاویگا
آتش دوزخ مین پھر داغا جاویگا اسسے اسکا پہلو اور پیشانی اور پیٹھ جب نکالے جاوینگے وہ
پتری دوبارہ گرم کئے جاوینگے اسکے لئے اسدن مین کہ اندازہ اسکا پچاس ہزار برس کا ہے
یہانتک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندون کے پھر دیکھی جاوے گی جا اسکی یا بہشت کی طرف
یا دوزخ کی طرف **چوتھی** بنا روزہ رمضان کا ہے کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین
اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم فرمایا اللہ تعالیٰ بہر تمنے
فرض کیا گیا تمپر روزہ رکھنا جیسے فرض کیا گیا تھا اونپر جو تمسے پہلے تھے **فایدہ** اس آیتہ سے فرضیت
روزہ کی ثابت ہوئی اور فرضیت اسکی بعد ڈیڑھ برس کے ہجرت سے ہوئی کذا فی الدر المختار ؛ کہا

Marfat.com

سلمان فارسی نے کہ خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخری دن ماہ شعبان کے
پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بزرگ نے **فایدہ** یعنے قریب آیا مہینا رمضان کا
مہینا بابرکت ایسا مہینا کہ اوسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے لیلۃ القدر کئے اللہ تعالے نے
روزے اسکے فرض اور قیام رات اسکے کا نفل **فایدہ** یعنے کی شب بیداری اسکی واسطے تراویح
پڑھنے اور مانند اسکے کے سنت سو کدہ پس جسنے کیا یہہ پایا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم
رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالی کے عتاب مین جو کوئی نزدیکی ڈہونڈے اللہ کے اوسمین ساتہہ
خصلت نیک کے یعنے نفل سے ہوتا ہے مانند اوسکے کہ ادا کیا فرض سوا رمضان کے یعنے نفل کا
ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین ہوتا ہے مانند
اوسکے کہ ادا کئے ستر فرض سوا رمضان کے اور وہ مہینا صبر کا ہے اور صبر کا ثواب بہشت ہے
اور وہ مہینا غمخواری کا ہے یعنے فقیر اور بہوکونکی خبرگیری کرنی چاہئیے اور مہینا ہے کہ زیادہ
کیا جاتا ہے اوسمین رزق مومن کا یعنے رزق جسے اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ
فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو کسب حلال سے ہوتا ہے اسکے لئے سبب
بخشش کا واسطے گناہون اسکی کے اور سبب آزادی ذات اسکیکا آگ سے اور ہوگا واسطے اسکے
مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اسکے سے کچھہ کہا اصحاب نے یا رسول اللہ نہین
ہم سب کہ پاوین استعداد کہ افطار کراوین ساتہہ اسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کراوے روزہ دار کو ساتہہ ایک
گھونٹھہ پانی کے سے یا ایک گھونٹھہ دودہ کے سے یا کھجور سے اور جو شخص پیٹ بہریگا روزہ دار کا
پلاویگا اسکو اللہ میرے حوض سے پلانا ایسا کہ نہ پیاسا ہوگا یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور
وہ مہینا ہے کہ اول مین اسکے رحمت ہین یعنے وقت نزول رحمت خاصّہ کا ہے اگر اسکی رحمت
نہ ہو تو کوئی روزہ نہ رکہے اور تراویح وغیرہ نوافل سے نہ پڑہے اور درمیان مین مغفرت ہے
یعنے وہ زمانہ مغفرت کا ہے اور اسکے آخر مین آزادی ہے آگ سے اور جسنے ہلکا کیا بوجھہ

لونڈی

Marfat.com

لونڈی اور غلام سے ماہ رمضان مین یعنے کام کم کردیا اوس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونے
اوسکی کے بخشتا ہی اللہ تعالی اوسکو اور آزاد کرتا ہے اوسکو آگ سے روایت کیا اس حدیث کو
بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور جو روزہ نرکھے ویسا ہی زیادہ تر وعید ہے اسکے لئے اور بغیر عذر

بیت

هکہ روزہ رمضان دا بیعذر گوائ   نو لکھ ورھیان ہوسیا دوزخ وچ سزا

اور کتاب الاوراد مین ہے جو کوئی بیعذر ایک روزہ کھاوے نو لاکھ برس دوزخ مین پڑے اور جو
عورت بیعذر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور شوہر اوسکا اسکو روا رکھے تو شوہر کو بسبب راضی ہونے کے
ساتھ لاکھ سال عذاب ہو اور مقابلہ ہر لقمہ کے کہ رمضان مین بیعذر کہاوے سو برس دوزخ مین رہے
پانچوین بناحج گذارنا اہل استطاعت کو واسطے قول خدا کے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگون کے قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت
رکہتا ہے اوسکے گھر کی طرف راہ چلنے کی اور جامع ترمذی مین حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا
عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا جو مالک ہو توشے اور سواری کا کہ پہنچاوے اوسکو بیت
اللہ کو اور وہ حج نکرے پس فرق نہین اسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی
اور نصرانی ہونا برابر ہے یہ اسواسطے فرمایا کہ یہود اور نصاری حج کے قائل نہین ہین اور مسند دارمی
مین ابی امامہ سے اسطرح منقول ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ
مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ
يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو منع نکرے حج کرنے سے
کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا پس وہ موا اور حج نہ کیا تھا پس وہ مرے
چاہے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور فرمایا افضل الاعمال ایمان باللہ ورسولہ ہے پھر جہاد فی سبیل اللہ
اور پھر حج مبرور ہے اور بعضون نے کہا مغفرت ذنوب ساتھ حج کے ہے اور دخول جنت ساتھ اسکے

Marfat.com

مرتب ہے اوپر حج مبرور کے اور حج مبرور ہوتا ہے ساتھہ دو امر کے اول بجالانا حج مین اعمال نیک اور
یہہ احسان ہے ساتھہ لوگون کے اور کہانا اور افشا سلام اور دوسری وہ جسے کامل ہوتا ہے
حج وہ بچنا ہے افعال بد سے اور جسنے حج نکیا باوجود قدرت کے پس تحقیق وہ پہنچا قریب کفر کے
اور عمل کیا اوسنے ایسا جیسا کرتا ہے وہ جو کافر ہوا ساتھہ حج کے یعنے منکر ہوا **مقصد** مقصد
حج کی فرضیت ان آیتون اور حدیثون سے مثل اور ارکان اربعہ کے ثابت ہے مگر حج تمام عمر مین
ایکبار فرض ہے الغرض جو شخص ان ارکان مین سے کسی رکن کو ادا نکیا باوجود قدرت کے اوسکا
اسلام پورا نہین کیونکہ ہر چیز بغیر اپنے جمیع ارکان کے ناتمام ہے اور وعید عذاب اسپر وارد ہے اور
اگر چاہے اللہ بخشے اسکو ساتھہ رحمت اپنی کے کہ نام اسکا الرحمن الرحیم ہے اور اگر چاہے اوپر ترک
ان امور کے سزا اور جزا دیوی اسواسطے کہ وہ مالک روز جزا و سزا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اے مالک
روز جزا پس لازم ہے عاقل کو کہ بجا لاوے کل احکام اوسکی نماز روزہ اور حج اور زکوۃ سے اور
جمیع حقوق اور عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور بچے تمام محرمات سے مثل زنا کے کقولہ تعالی
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا اور نہ نزدیک ہو زنا کی مقرر وہ ہے
بد اور بری راہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہین کرتا زانی زنا جسوقت زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور نہین چوری کرتا چور وقت چوری کے
اور وہ مومن ہے اور نہین پیتا شراب شرابی وقت پینے کے اور وہ مومن ہے نقل کیا اسکو
بخاری نے اور قول علیہ السلام کا اور وہ مومن ہے یعنے حالت شرب مین پینے والا شراب کا
نہین ہے مومن نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ کے اسواسطے نزدیک انکے عمل جز ہے ایمان کامل سے اور نزدیک
ہمارے عمل جز نہین ہے مطلق ایمان مین اور نہ جز ہے ایمان کامل سے پس واسطے اسیکی ہے تارک
عمل کا نزدیک ہمارے مومن اور واسطے پوچھنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم لَا يَشْرَبُ شَارِبُ الْخَمْرِ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ○ سے پس کہینچا آنحضرت نے
ایک دایرہ برابر زمین پر اور درمیان ایک دایرہ کے دوسرا کہینچا اور فرمایا دایرہ پہلا اسلام کا

بڑ

Marfat.com

ہی اور دایرہ دوسرا ایمانکا ہی پس اگر پیا شراب یا کیا زنا یا چوری نکلا دایرہ ایمان سے طرف دایرہ اسلام کے اور نہین نکلتا دایرہ اسلام سیے مگر ساتھہ شرک کے نعوذ باللہ اور روایت ہی ابی امامہ سیے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین نہین داخل ہونگے جنت مین دایم الخمر اور قاطع الرحم اور تصدیق کرنیوالا جادوگرونکا اور پلاویگا اللہ تعالی دایم الخمر کو اس نہر سے جو جاری ہین شرمگاہ عورتون زانیہ سے اور تفسیر درۃ الناصحین مین ہین ماردالنا کسی کو ناحق اور پینا شرابکا اور زنا اور لواطہ اور نافرمانی والدین اور بہاگنا جہاد سے اور کہانا مال یتیم کا ظلم سے اور جھوٹی گواہی دینی اور کہانا سودکا اور کہانا رمضان کے دن مین بغیر عذر کے عمداً اور قطع رحم کرنا اور قسم جھوٹی کہانی اور کہانا مال لوگونکا ظلم سے اور کمی کرنی ماپ اور تول مین اور تقدیم نماز کے وقت سیے اور جھوٹھ بولنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور چھپانا گواہی کا بلا عذر اور لینا رشوتکا اور جادو کرنا اور نہ دینا زکوۃ کا اور حکم کرنا ساتھہ منکر کے اور منع کرنا معروف سے اور روکنا عورتکا شوہر اوسکے سے بلا سبب اور غیبت کرنی اور چغل خوری اور جھوٹھ بولنا اور تہمت لگانی اور جانور کو آگ مین جلانا اور سعی کرنی ظالم کی یہہ سب گناہ کبیرہ سیے ہین اللھم احفظنا وایاکم من المحادم **مطلب** جو کوئی بچا منا ہی سیے اور اوامر مین قائم ہوا پس وہ مومن محسن ہیے کذا فی الکشاف الغرض اگر چاہے اللہ تعالی بمقتضای رحمۃ اپنی کے مرتکب ان امور منہیہ کو بخشے اور اگر چاہے بمقتضای عدل کے روز قیامت کو سزا اور جزا دیوے کہ وہ دن جزا کا ہی اور مالک اسدن کا اللہ ہی موافق قول مجاہد اور ضحاک رحمہما اللہ کے جو صاحب تفسیر زاہدی نے نقل کیا یہہ ہی معنے ہین جو بیان کیئے گیئے یعنی قولہ تعالی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ای یوم الجزاء اور فرمایا ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری نے کہ دین بمعنے حساب ہی لقولہ تعالی ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ای حساب المستقیم یعنے یہہ حساب درست ہی اور کہا محمد بن کعب قرطی رحمہ اللہ نے دین بمعنے توحید ہی چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ خبردار ہو واسطے اللہ کے

Marfat.com

ہے دین خالص یعنے توحید خالص اور دین بمعنے پرستش اور عبادت کے بہی قرآن مین آیا ہے
قال اللہ تعالی قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ کہہ کہ مین حکم کیا گیا ہون
یہہ کہ کرون عبادت اللہ کو خالص کر کر واسطے اسکے عبادت کی قولہ تعالی فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا
لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا پس جو کوئی ہے امید
رکہتا ملاقات رب اپنے کی پس چاہئے کہ عمل کرے عمل اچہا اور نہ شریک لاوے
ساتہہ عبادت پروردگار اپنی کے کسی کو **حکایت** ذکر کیا حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمہ
اللہ نے احیاء مین کہ ایک عابد کو پہنچی خبر کہ ایک قوم پوجتی ہے درخت کو پس نکلا عابد واسطے
کاٹنے اس درخت کے پس کہا ابلیس نے عابد کو اگر تو اسکو کاٹے گا یہہ قوم کسی دوسرے
درخت کو پوجے گی تو جا طرف عبادت اپنی کے کہا عابد نے کاٹنا اسکا ضرور ہے تاکہ بچے
لوگ پرستش اسکی سے **القصہ** تکرار اور لڑائی ہوئی اسباب مین درمیان شیطان اور
عابد کے کہا ابلیس علیہ اللعنہ نے تو فقیر عابد ہے جا عبادت کر اپنے اللہ کی اور مین ہر روز رکہونگا
نیچے سر تیرے کے دو دینار اور کچہہ تو تو پوجتا نہین اسکو کہا عابد نے اچہا اور گیا طرف عبادت
خانہ اپنی کے اور وقت فجر کے پائے دو دینار سرہانے اپنے سے موافق وعدہ ابلیس کے
اور دن دوسرے مین نہ پائے دینار پہر وعدہ خلافی ابلیس کی دیکہکر چلا واسطے کاٹنے اوس
درخت کے پہر لڑائی ہوئی آپس مین پس غالب آیا شیطان اور مغلوب ہوا عابد انسان کہا عابد نے
کس سبب سے غالب ہوا آج کے دن تو مجہپر کہا شیطان نے کل تہا غصہ تیرا اللہ اور آج ہے دو دینار
کے لئے پس کیون کر غالب ہوگا تو آج مجہپر **روایت** کی دمیری نے حیات الحیوان مین کہ جب آدم
علیہ السلام اُتارے گئے طرف زمین کے آئی ایک جماعت ہرنون سے واسطے زیارت اور غمخواری
آدم علیہ السلام کے پس دعا کی آدم نے انکو اور ہاتہہ پہیرا پشت پر ہر ایک کے پس ظاہر ہوئی ساتہہ
برکت دست آدم علیہ السلام کے ان مین نافے مشک کی پس جبکہ پہونچی گروہ دوسری مین پوچہا سبب
ظاہر ہونے نافے کا تو کہا گروہ اول نے گئے ہم واسطے زیارت آدم علیہ السلام کے پس دعا کی اُنہنے

اور مانگتہ

اور ہاتھ پھیرا ہماری پیشون پر پس یہ برکت دعا اور مسح ہاتھ کے دیا ہے اللہ نے نافہ مشک کا
پس جبکہ سنا یہ قصہ دوسری جماعت ہرن کے نے بھاگے طرف آدم علیہ السلام کے پس دعا کی انکو
بھی اور ہاتھ پھیرا انکے پیشون پر پس نہ پایا انہون نے نافہ پس کہا اس جماعت نے جماعت نافے والے سے
بفرز معاملہ کیا ہمنے مانند تمہارے پھر نہ دیکھا ہمنے کچھ بھی کہا گروہ صاحب نوافح نے زیارت کی
ہمنے آدم علیہ السلام کی للّٰہ اور تمنے واسطے طمع مشک کے **ف** کہا ابن الصلاح نے علی طرانی
سے کہ فارہ مشک کا نکلتا ہے ہرن سے جیسا کہ نکلتا ہے بیضہ مرغی سے **خاصیت** سونگھنا
مشک کا نفع بخشتا ہے تمام علتون سر کو مانند شقیقہ وغیرہ کے اور جب کہ ملاوے سرمے
مین اور لگاوے آنکھ مین زیادہ کرتا ہے نور بصر کو اور دور کرتا ہے سفیدی آنکھ کو اور اگر شہد
اور گوشت بہیڑ مین ہلکر کر سر سے لگاوے نفع دیتا ہے فالج کو اور کہا ابن طرخان نے طب
نبوی مین مشک قوت دیتا ہے اعضائے باطنی کو سونگھنے اور پینے سے اور منافع اسکے بہت
ہین لہذا استعمال کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا اکثر اور منقول ہے ذالنون رحمہ اللہ سے
کہ علامت خلوص کی ہے برابری مدح اور ذم مین اور کہا ابوسلیمان دارانی نے مبارکی اور
شاباشی ہے اوسکو جسکا ایک قدم صحیح ہو چلنے مین کہ قصد کرتا ہے اُسنے لوجہ اللہ کہا شرح
مہذب مین نماز کسوف افضل ہے صلوٰۃ استسقا سے اسواسطے نماز کسوف لوجہ اللہ ہین اور
اور صلوٰۃ استسقا واسطے طلب رزق کے ہے **لطیفہ** کہا علاقی نے بیچ سورۃ برات کے داخل ہوا
ایک اعرابی مسجد مین اور پڑہی نماز جلدی سے پس کھڑے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ درہ لیکر
طرف اوسکے اور کہا اوسکو پھر پڑہ نماز پس اعادہ کیا اُسنے نماز کو ساتھ دلجمعی کے پھر فرمایا
علی نے کہہ یہہ نماز ہے بہتر یا اول تھی کہا اعرابی نے اول تھی اسواسطے نماز اول پڑھی مین نے واسطے خدا کے
اور دوم واسطے خوف درے کے اور کہا حسن بن الفضل نے **مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** ای **يَوْمِ الْخُضُوْعِ**
وَالْخُشُوْعِ یعنے مالک روز عاجزی اور خوف کا اور روز قیامت کو روز خشوع اور خضوع فرمایا
اسواسطے اسدن تمام خلقت خاضع اور خاشع ہوگی آگے اللہ عزوجل کے کقولہ تعالیٰ **وَعَنَتِ**

ف
خاصیت
لطیفہ

الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اور ذلیل ہو گئے منہہ واسطے زندہ قایم رہنے والیکے اور قول اللہ کا مالک
یوم الدین شامل ہے سب ان معنون مذکورہ کو اسواسطے کہ دن قیامت کا دن شمار اور گنتی کا
ہی اور بعد اسکے جزا اور سزا ہے اور تمام مخلوق اسدن ساتھ عاجزی اور انکساری کے ہوگی
اور موحد ہوگی یعنے تمام خلقت ساتھ توحید خالق کے گویا ہوگی اِیَّاکَ نَعْبُدُ بنا کیا حق سبحانہ
وتعالی نے اول کلام قدسی کو ایسی چیز پر جو کہ مبادی ہے واسطے حال عارف کے ذکر اور فکر سے
بیچ غور اسما اسکی کے اور نظر بیچ نعمتون اسکی کے اور استدلال ساتھ صنعت اسکے کے اوپر عظمت
شان اسکی کے اور تاثیر سلطانی اسکی کے پھر بعد لایا اس چیز کو جو کہ منتہی ہے حال عارف کے کو اور
وہ یہہ ہے کہ غوطہ مارے بیچ دریا وصول کے اور ہوئے صاحب مشاہدہ یسے اور دیکھے اور مناجات
کرے اسکی بالمشافہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْوَاصِلِیْنَ اِلَی الْعَیْنِ دُوْنَ السَّامِعِیْنَ لِلْاَثَرِ
اور اسمین ایک اشارہ ہے طرف اسکے کہ مقرر عابد کو لایق ہے یہہ کہ نظر اسکی اولاً بالذات
طرف معبود کے ہو اور ثانیاً طرف عبادت کے نہ اس حیثیت سے کہ وہ عبادت صادر ہوئی ہیں یسے
بلکہ اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ عبادت ایک نسبت شریفہ اور وصلہ ہے درمیان بندیکے اور حق کے
پس مقرر عارف مستحق ہوتا ہے وصول حق کا جب مستغرق ہوتا ہے بیچ ملاحظہ قدس کے اور غائب
ہوتا ہے ماسوا اللہ سے یہانتک کہ نہ ملاحظہ کرتا ہے نفس اپنے کو اور نہ کسی احوال کو احوالون نفس سے
اور جاننا چاہیے کہ تقدیم مفعول کی اسجا پر واسطے قصد اختصاص کے ہے قولہ ایاك نعبد ای
نَخُصُّكَ بِالْعِبَادَةِ یعنے خاص کرتے ہیں ہم عبادت تجکو اور نہین عبادت کرتے ہیں سوا
تیرے اور غیر تیریکے اور عبادت کہتے ہین نہایت تذلل اور عاجزیکو اور روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر جبرئیل علیہ السلام نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ یا محمد اِیَّاكَ
نَعْبُدُ تجہسے خاص امید رکھتے ہین ہم نہ غیر سے تیرے اور ضمیر متکلم بیچ نعبد اور نستعین کے
واسطے قاری کے ہی اور جو کہ ہین ساتھ قاریکے کراماً کاتبین اور جماعت حاضرین سے یا واسطے
قاری کے ہے اور واسطے تمام موحدین کے کہ داخل کی عبادت اپنی اسنے بیچ تضاعیف عبادت

انکی کے

Marfat.com

انکی کے اور خلط کے حاجت اپنی ساتھہ حاجت انکی کے اس امید پر کہ شاید قبول کے جاوی
عبادت میری بہر کہ عبادت انکی کے اور واسطے اسیکی مشروع ہوی جماعت نماز کی **سوال**
نون بیچ قول خدا ایاك نعبد وایاك نستعین کے نون جمع کا ہے یا نون تعظیم کا ہے
اگر کہو نون جمع کا ہے تو باطل ہے اسواسطے کہ واحد نہین ہوسکتا جمع اور اگر کہو نون تعظیمی
ہے تو یہہ بھی باطل ہے اسواسطے سزاوار اور لایق بندیکو عاجزی ہے خصوصًا عبادت مین
کہتا ہون مین جواب اسکا اوپر چار وجہ کے ہے **جواب** اول مراد یہان پر جمع ہے اور اسمین
تنبیہہ ہے اوپر فضیلت جماعت کے پس اگر پڑہی نماز تنہا تو ہوگی مراد کہ مین عبادت کرتا ہون تیری
ساتھ ملایکہ وغیرہم کے **جواب** دوسرا جب کہ کہا بندے نے ایاك نعبد پس تحقیق ذکر کیا
عبادت اپنی اور عبادت غیر اپنی کے پس گویا کہ اس نمازی نے کوشش کی بیچ اصلاح مہمات
مومنین کے پس جب کہ کہا یہہ روا کریگا اللہ تعالی حاجتین اسکی کو کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ
قَضَی لِمُسْلِمٍ حَاجَۃً قَضَی اللّٰہُ حَوَائِجَہٗ جسنے حاجت روائی کی کسی مسلمان کی روا کریگا
اللہ حاجتین اسکی **جواب** تیسرا گویا بندے نے عبادت اپنی ناچیز اور حقیر سمجھہ کر ملائے
ساتھہ عبادت صالحین کے اور کہا ایاك نعبد اور اسمقام پر ایک **مسئلہ** شرعیہ ہے
اور وہ یہہ ہے کہ جب کہ فروخت کرے کوی شخص دس غلام اپنے ہاتھ کسی کے پس نہین
صحیح ہے یہہ کہ کرے قبول بعضے کو انمین سے اور رد کرے بعض کو بلکہ قبول کرے سب کو یا رد
کرے سب کو پس لایق تر ہے ساتھہ کرم اللہ تعالی کے کہ نہ رد کرے اللہ عبادت عابدون کی
وہ عبادت کہ جسمین سے ہے عبادت اس شخص کی اور اگرچہ ہے عبادت اسکی ناقص موافق
اس **مسئلہ** شرعیہ کے کہ اگر خریدی کسی نے مثلا دو غلام پہر معلوم ہوا ایک مین عیب پس نہین
جایز ہے مشتریکو یہہ کہ دور کرے عیب دار کو فقط مگر ساتھہ رضامندی بایع کے **جواب**
چوتھا ساتھ **لطیفہ** کے وہ یہہ ہے کہ گویا اللہ سبحانہ فرماتا ہے اپنے کرم سے بندے اپنے کو
جب ثنا کی تونے میری ساتھہ قول اپنے کے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالك

Marfat.com

یَومِ الدِّین بڑی قدر اور منزلت اور شان ہوئی میری تیرے نزدیک پس تو نہ اکتفا کر فقط
اوپر مہمات اپنی کے تنہا بلکہ ملا ساتھہ مہمات اپنی کے مہمات سب مومنین کے ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے اور کہہ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ سوال کس واسطے مقدم کیا اللہ نے
اسم اپنا اسپا ساتھہ قول اپنے کے ایاک اور موخر کیا اسکو بیچ اول سورہ کے ساتھہ قول اپنے کے
الحمد للہ اور نہ کہا للہ الحمد جواب حمد جایز ہے یہہ کہ ہو واسطے غیر خدا کے اس واسطے کہ آیا حدیث
مین کہ جسنے حمد نہ کی لوگون کی نہ حمد کی اسنے خدا کی اور عبادت نہین جایز مگر واسطے اللہ کے اور عبادت
خاص کی گئی ساتھہ اللہ تعالی کے اس واسطے عبادت نہایت تعظیم ہے پس نہین لائق ہے وہ مگر
ساتھہ ایسے منعم برتر کے اور وہ منعم ہے ساتھہ خلقت کے ساتھہ بخشنے حیات کے موت سے
کقولہ تعالی وَکُنتُم اَموَاتًا فَاَحیَاکُم یعنے تھے تم مردے یعنے جسم بے حیات عناصر
اور غذا اور نطفہ اور مضغہ مخلقہ اور غیر مخلقہ پھر زندہ کیا تمکو ساتھہ پیدا کرنے ارواحون کے اور
ساتھہ پھونکنے ارواحون کے بیچ تمہارے رحمون مان تمہاری کے پھر بیچ دنیا کے ثُمَّ یُمِیتُکُم
پھر مردہ کریگا تمکو اور یہہ نعمت ہے اس واسطے کہ وسیلہ ہے طرف حیات ثانیہ کے جو کہ حیات
ابدیہ ہے اور نعمت عظمی ہے وَخَلَقَ لَکُم مَّا فِی الاَرضِ جَمِیعًا اور پیدا کیا واسطے
تمہارے جو کچھہ کے ہے بیچ زمین کے سارا یہہ نعمت ہے دوسری واسطے فایدہ اور نفع حاصل
کرنے تمہارے کے دنیا مین اور خاص کی گئی عبادت ساتھہ اللہ تعالی کے اس واسطے کہ احوال
بندون کے تین ہین ماضی اور حاضر اور مستقبل پس ماضی مین نکالا اسکو
عدم سے اور موت سے اور جہل اور عجز سے طرف وجود اور حیات اور قدرت اور
علم کے ساتھہ قدرت ازلیہ اپنی کے اور بیچ زمانہ حاضر کے کشادہ کئے بندون پر دروازے
حاجتون کے اور لازم کئے اسکو اسباب ضرورتون کے پس وہ رب الرحمن الرحیم ہے
اور بیچ زمانہ مستقبل کے مالک یوم الدین ہے جزا دیگا بندے کو ساتھہ اعمال اسکے کے
پس صلاحیت بندگی احوال ثلثہ مین نہین پوری ہوتی مگر ساتھہ اللہ کے پس تو نہ ہوا مستحق

عبادتکا کوئی سوا رذات اللہ کے پہر تو قول خدا لغبل مختل ہی کہ ہو ماخوذ عبادت اور عبودتسے اور عبادت عبادیتہ کو کہتے ہین اور عبودۃ عبدیتہ کو کہتے ہین پس عبادت سے نماز بے غفلت اور روزہ بے غیبت اور صدقہ بے منت اور حج بے ریا اور جہاد بے سُمعہ اور بردہ آزادی بے اذیتہ اور ذکر بے ملال اور تمام عبادت بے آفتہ کے ہی اور عبودت سے رضا بے خصومت اور صبر بے شکایت اور یقین بے شبہ اور شہود بے پردے اور اقبال بے مراجعت اور وصل بے فراق کے ہی اور اقسام عبادت جو ذکر کئے امام حجۃ الاسلام نے کتاب اربعین اپنے مین دس قسم ہین مانند اعتقادات عشرہ کے جو کہ اول عبادات کی ہی جیسا کہ معتقدات ذات ازلیۃ ابدیہ اسکی کے جو موصوف ہی ساتھ صفات جلال اور اکرام کے اور وہ یہ ہین هوالاول والاخر والظاهر والباطن یعنے وہ اول ہی ساتھ وجود اپنے کے اور آخر ہی ساتھ صفات اور افعال اپنے کے اور ظاہر ہی ساتھہ شہادت اپنی کے اور باطن ہی ساتھہ غیب اپنے کے اور معلومات اپنی کے پہر تقدس یعنے پاکی اور بے عیبی ہی اسچیز سے کہ نہین ہی لایق ساتھہ کمال اسکے کے نقصان اور رذائل سے پھر قدرت شاملہ ہی واسطے جمیع ممکنات کے پہر علم محیط ہی ساتہہ سب معلومات کے یہانتک کے کہ ساتھ حرکات دلون اور خفیات سرائر کے پھر ارادہ ساتھہ جمیع کائینات کے پس نہین جاری ہوتا بیچ ملک اور ملکوت کے تھوڑا اور بہت مگر ساتہہ قضا اور مشیۃ اسکے کے کہ ارادہ کیا ہی اول مین واسطے وجود اشیا کے بیچ وقتون معینہ اور مقررہ کے پس موجود ہون گے چیزین موافق ارادہ اسکے کے بعد ازان سمیع اور بصیر ہی کہ نہ روکتے شنوائی اسکی کو دوری اور نہ دیکھنے اسکے کو تاریکی پس سنتا ہی بغیر کان کے اور دیکھتا ہی بغیر آنکھہ کے بعد ازان کلام ازلی ہی قایم بالذات نہ ساتھہ آواز کے مانند کلام مخلوقات کے اور مقرر قرآن پڑھا گیا اور لکھا گیا اور حفاظت کیا گیا اور باین ہمہ قدیم ہی اور قایم بذات حق جل وعلا اور مقرر موسی علیہ السلام نے سنے کلام اللہ کے بغیر آواز اور حرف کے جیسا کہ دیکھا ابرار اور اولیا اللہ نے ذات اللہ کو

بغیر شکل اور رنگ وروپ کے بعدازان افعال موصوفہ مین ساتھہ عدل محض کے پس نہین ہے کوئی
موجود مگر وہ حادث ہے ساتھہ فعل اسکے کے اور قابضی ہے عدل اسکے سے اسواسطے نہین نسبت کی جاتی
طرف غیر خدا کے ملک کے تاکہ ہووے تصرف اُسکا اسمین اور ہووے ظلم پس نہین تصور کیا جاتا اُسسے ظلم کا اور
نہین اوپر اسکے فعل پس ہر نعمت فضل اسکے سے ہے اور ہر عذاب عدل اسکے سے بعدازان روز
قیامت ہے اور دسوین نبوۃ ہے مشتملہ اوپر ارسال ملائکہ کے اور انزال کتابون کے اور
عبادات عشرہ یہہ ہے **نماز** اور **زکوٰۃ** اور **روزہ** اور **حج** اور **قراۃ** قرآن اور
ذکر **اللہ** ہر حال مین اور **طلب** روزی حلال اور **قیام** ساتھہ حقوق مسلمانون کے اور
ساتھہ حقوق صحبتہ کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ وہ مفتاح سعادت اور نشان محبت خدا ہے قال اللہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوتم دوست رکہتے اللہ کو پس تابع
داری کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ رب العالمین اور کہا امام زاہد نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہ اسمین
اشارہ ہے اور بیان شرافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ یہ ہے کہ مقرر جسنے متابعت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پائی اُسنے محبت اللہ کی جو کہ بلند تر خلعت ہے بیچ خزانہ اللہ تعالیٰ کے اور کہا تفسیر
روح البیان مین دلالۃ کرتی ہے یہہ آیۃ اوپر شرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ مقرر کی
اللہ تعالیٰ نے متابعت اپنی سات متابعت حبیب اپنے کے اور کی طاعت اپنی ساتھہ اطاعت
حبیب اپنے کے مقصد جسنے دعوی کیا محبت خدا کا اور مخالفت کی سنت نبی اسکے کی
وہ کذاب ہے ساتھہ نص کتاب کے ؞ **شعر** ؞

تَعْصِي الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ	هٰذَا مُحَالٌ فِي الْفِعَالِ بَدِيْعٌ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ	اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ

جسنے کیا دعوی محبت خدا کا اور مخالفت کی سنت رسول اسکے کی جہوٹا ہے دعوی اسکا اسواسطے
جو محبت رکھتا ہے کسی سے دوست رکھتا ہے خواصون اور ملازمون اور قریبون اسکے کو عید

اور عثمان

اور غلمان گھر اور محلہ اور مکان اور دیوار اور گھوڑے اور سواری اور اثر اور نشان اور لباس اور ٹوپی اور بال ناخون حتی کہ پا، پوشش تک محبوب سے جیسا کہ منقول ہے کہ نزدیک بعضے صحابیون کے موئے ریش مبارک وغیرہ نشانیون حضرت سے تھی اور اسبے برکات حاصل کرتے تھے اور تھا نزدیک بعض اولیا اللہ کے نقشا پائے حضرت اور نقشا نعلین حضرت اور نقش قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو تعظیم او تکریم سے ساتھ عطریات اور بخور کے رکھتے تھے بلکہ وصیتین تک کی کہ بعد مرنے ہمارے کے قبر پر اور اندر قبر ہمارے کے رکھنا اس نیت سے کہ طفیل آثار حضرت کے اللہ عذاب قبر سے محفوظ رکھے اور مینہہ رحمت کا برساوے پس یہی ہے قانون عشق کا اور قاعدہ محبت کا اور طرف اس معنے کے اشارہ کیا مجنون عامری نے ؞ ؞

شعر

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی ؞	اُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارِ وَذَاالْجِدَارِ
وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ	وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارِ
آتا تھا دیکھنے کو جو لیلی کو وہ کبھی ؞	؞ تھا چومتا بہانے سے چوکھٹ جو گھر کی تھی

اور کہا قاشانی نے محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتی تھی ساتھ متابعت انکی کے اور پیروی کرنے طریقہ انکی کے ساتھ قول اور عمل اور خلق اور حال اور سیرت اور عقیدت کے اور نہین درست ہونا دعوی محبت کا مگر ساتھ اسکے **روایت** کی بخاری نے عبد اللہ بن ہشام رضی سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکڑے ہوئے ہاتھ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اور کہا عمر نے یا رسول اللہ آپ دوست تر ہین میرے نزدیک ہر شی سے سوا جان میرے کے کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکی ید قدرت مین میری جان ہے نہین ہو سکتا کوئی تمین سے جب تک کہ ہون مین محبوب تر طرف اسکے جان اسکی سے پھر کہا عمر رض نے قسم ہی اللہ کی اب آپ دوست تر ہین نزدیک میرے جان میری سے پس فرمایا حضرت نے اے عمر رضا اب ہوا ایمان تیرا کامل

روایت

Marfat.com

اور فرمایا علیہ السلام نے مسلمان کامل جب ہوتا ہے جب دوست تر رکھے مجکو اپنی جان سے اور اولاد سے کو اپنی اولاد سے **الغرض** متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل جب ہوتی ہے کہ جب چلے طریقہ حضرت پر اسواسطے سچی دوستی وہ ہے کہ دوست دوست کا پیرو ہوا اور جو چیز کہ منسوب ہو طرف محبوب کے ہو محب کو محبوب کیا مولانا جامی نے

یا نبیَّ اللّٰہ السّلامُ علیکَ اِنّما الفوزُ والفلاحُ لدیکَ

بیت

گر نرفتم طریق سنّت تو	ہستم از عاصیان امت تو
ماندہ ام زیر عصیان پست	افتم از پای اگر نگیری دست

روایت کی عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے **ایاك نعبد** ای خاص تیری وحدانیت بیان کرتے ہین ہم اور جو کچھ کہ قرآنمین ذکر عبادت ہی مراد اوسسے توحید ہے اور جو کچھ کہ قرآنمین ذکر تسبیح کا مراد اوسسے نماز ہے اور جو کہ قرآنمین ذکر قنوت ہی مراد اوسسے طاعت ہے اور رابطہ اس آیۃ کا ساتھہ ماقبل کے سات اسی معنے کے یہہ ہے کہ اول مین بیان توحید ہے اور رد کفر ہے اور اس آیۃ مین اثبات بیان سنت کا ہے اور رد بدعۃ ہے اسواسطے مخالفت سنت کی ساتھہ اکثر انواع اپنی کے دو قسم ہے ایک قسم منکران عبودیۃ ہین اور وہ یہہ فرقے ہین **جبریہ** اور **مرجیہ** اور **اباحیۃ** کہ کہتے ہین ہم مجبور قضا و قدر کے ہین ہیچ ہاتھہ ہمارے کوئی چیز نہین ہے مثال ہمارے مثال درخت کے ہے اور منکر ثواب اور عقاب کے ہوئی اور قسم دوسری منکران ربوبیت ہین اور وہ یہہ ہین **قدریہ** اور **معتزلہ** اور **خوارج** کہ خیر و شر سب اپنی طرف سے جانتے ہین اور بندیکو خالق افعال کہتے ہین اور خدا کو بیچ پیدا کرنے کے شریک کہتے ہین اور اعمال کو ساتھہ خواہش بندے کے جانتے ہین نہ ساتھہ ارادہ رب العالمین کے اور یہی مذہب شیعیونکا بھی ہے اور **ایاك نستعین** رد انکا ہے اور مذاہب اہل سنت اور جماعت کا وہ ہے کہ سب مقر ہین ساتھہ عبودیۃ کے بخلاف جبریہ کے اور سب مقر ہین ساتھہ ربوبیت کے بخلاف قدریہ کے کہ تمام کامون کو نسبت طرف اپنے

ذکر نفس

کرتے ہین کہ ثواب اور عقاب کئے اپنے کا پاتے ہین اور توفیق ہر کام کے خداوند عزوجل سے جانتے ہین اور جاننا چاہیے کہ نفس دنیوی ہے پوجتا ہے خواہش اور ہوا دنیوی کو کقوله تعالیٰ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ آیا پس دیکھا تونے اوس شخص کو کہ پکڑا ہے اپنے معبود اپنا خواہش اپنے کو

ذکر قلب

اور قلب اخروی ہے عبادت کرتا ہے جنت کی کقوله تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اور روکا جی اپنے کو خواہش سے پس تحقیق بہشت وہی ہے جگہ اسکی اور روح قربی ہے پوجتے اور پرستش کرتے ہین قربت کو لقوله تعالیٰ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ البتہ متقی ہونگے بیچ مجلس راستگی کے پاس بادشاہ توانا کی اور سر حضرتے ہی عبادات کرتا ہے حق کیواسطے قول حضرت کا کہ جاری کیا اوپر زبان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاص ایک بھید ہے درمیان میرے اور درمیان بندے میرکے نہین گنجائش اوسمین فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو

مطلب

مطلب جب کہ انعام کیا اللہ برتر نے بندے پر ساتھ نعمت عطا کرنے سورہ فاتحہ کے تقسیم کیا اسکو درمیان اپنے اور بندے اپنے کے نصفا نصف جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوپر زبان نبی علیہ السلام کے تقسیم کیے گئے صلوٰۃ یعنے سورہ فاتحہ درمیان میرے اور بندے میرکے دو دو حصہ پس آدہی سورت واسطے میرے اور آدہی سورت واسطے بندے میرکے اور بندے کے لئے جایز ہے جو سوال کرے پس جبکہ کہتا ہے بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ حمد کی میرے بندے میرے نے اور پھر کہتا ہے الرحمن الرحیم فرماتا ہے اللہ جل شانہ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ ثنا کی اوپر میرے بندے میرے نے اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین کہتا ہے اللہ تعالیٰ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ بزرگی بیان کی میرے بندے میرے نے اور جبکہ کہتا ہے بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے رب العزت هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ یہہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرکے ہے اور میرے بندے کے لیئے ہے جو کچھ مانگے اور جب کہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقیم آخر سورۃ تک کہتا ہے رب العلی یہہ واسطے بندے میرکے ہے

Marfat.com

اور واسطے بندے کے ہے جو طلب کرے میرے سے کذا فی المدارک پس قریب ہوتا ہے بندہ ساتھ
آدہے حصے اسکی کے طرف حضور اسکی کے ساتھہ حمد اور ثنا و شکر کے اوپر صفات جمالی اور
جلالی اسکی کے اور قریب ہوتا ہے رب ساتھہ مقتضی کرم اور انعام اپنی کے طرف بندے اپنے کے
جیسا کہ ارشاد فرمایا جو کہ نزدیک ہوتا ہے طرف میرے ایک بالشت مین نزدیک ہوتا ہون
طرف اسکے ایک گز ساتھ آدہے حصے اسکی کے طرف خلاصی دینے بندے اپنے کے
بندگی اور غلامی غیر کیسے ساتھہ باہر لانے اسکی کے ظلمات خواہش نفس اور مراد دل اور تعلق
روحکا غیر حق کیسے طرف نور وحدانیت اور شہود فردانیت اپنی کے پس روشن ہوئے زمین نفس کی
اور آسمان قلب کا اور عرش روحکا اور کرسی سرکی ساتھہ نور رب اپنے کے پس ایمان لائے
سب ساتھہ اللہ کے جسنے پیدا کیا انکو اور وہ مالک انکا ہے اور ملک اور انکار کیا ان بتونکا کہ تھے
پوجتے انکو ہوا اور حرص اور دوزخ اور جنت سے اور چنگل مارا ساتھہ عروۃ الوثقی کے اور کیا
سب نے ایک کو معبود اور کہا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کذا فی تفسیر روح البیان
اور کہا مدارک مین ایا نزدیک خلیل کے اور سیبویہ کے اسم مضمر ہے اور کاف حرف خطاب
ہے نزدیک سیبویہ کے اور نہیں ہے واسطے اسکے محل اعراب سے اور نزدیک خلیل کے کاف اسم
مضمر ہے اور مضاف الیہ ہے ایّا کا اسواسطے کہ وہ مشابہ ہے مظہر کے بسبب مقدم ہونے
اسکے کے اوپر فعل اور فاعل کے اور کہا تفسیر زاہدی مین ایاک اصل مین اویاک تھا واو دور
ہوئی اور بجای تخفیف کے تشدید عیوض محذوف کیا ہوئی ایاک ہوا اب معنی ایاک
نعبد کے یون ہوئے خاص تیری پرستش کرتے ہین ہم اور خاص تیری وحدانیت بیان کرتے
ہین ہم اور غیر تیرے کو نہین اور جاننا چاہیے اسجا ایاک نعبد کہا اور ایاک اعبد نہ کہا
اسواسطے اگر کہتا اعبد معنی یون ہوتے کہ مین عبادت کرتا ہون تیری تو گویا بندےنے دعوا
کیا اپنی عبادتکا اور بڑا سمجھا اپنے عبادتکو اور لایق بندگیکو ذلیل اور عاجزی ہے عبادت مین
نہ کہ بڑائی اور جب کہ کہا نعبد گویا بندے نے حقیر اور ناچیز سمجھا اپنی عبادت کو اور ملایا اپنے

عباتونکو ساتھ عبادت صالحین کے اور جو ساتھ اسکے ہین کر آگا کاہین ہیے اور حاضرین جماعت
سے اور داخل کی عبادت اپنی بیچ عبادت انکی کے اور خلط کی حاجت اپنی ساتھ حاجت
انکی کے تاکہ مقبول ہووی عبادت اسکی نماز کی ساتھ برکت انکی کے اور اسی سبب سے مشروع
ہوئی جماعت اور اسمین تنبیہ ہے اوپر فضیلت جماعت کے چنانچہ وارد ہوئی صحیحین مین حدیث
ابن عمر رضہ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت افضل ہے نماز تنہا سے ستائیس

فائدہ

درجہ **ف** کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ دیکھا مین نے خواب مین کہ ایک ہاتھ مین میرے بیس دینار
ہین اور دوسرے ہاتھ مین چار ہین پس گر پڑے بیس دینار ہاتھ میرے سے پس کہا حضرت نے
آیا پڑہی تو نے عشا ساتھ جماعت کے کہا نہین کہا حضرت نے وہ جو گرے میرے ہاتھ سے وہ
فضیلت جماعت کی تہی کہ فوت ہوئی تجھ سے اور چار وہ نمازین جو تو نے گھر مین پڑہی نہ مقبول
ہوئی تیرے سے ذکر کیا اسکو نسفی نے اپنی کتاب مین کہ نام اسکا زہرۃ الریاض ہے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ نے ایک شہر جنت مین کہا جاتا ہے اسکو مدینۃ الجلال اور اسمین
ایک قصر ہے کہ کہا جاتا اسکو قصر العظمہ اور اسمین ایک گھر ہے کہتے ہین اسکو بیت الرحمۃ اور
اور اس گھر مین چار ہزار تخت ہین اور اوپر ہر تخت کے چار ہزار حورین ہین اور اسمین وہ ظہور قدرت
ہے کہ نہ کبھی کسی نے آنکھ سے دیکھا اور نہ کان سے سنا اور نہ دل پر کسی بشر کے خیال گذرا کہا یا
رسول اللہ لِمَنْ هٰذَا ای رسول ہمارے کسکے واسطے ہے یہہ فرمایا لِمَنْ صَلّٰى صَلَوٰتِ الْخَمْسِ
مَعَ الْجَمَاعَةِ واسطے اسکے ہے جسنے پڑہی نماز پنجگانہ باجماعت اور وارد ہوا حدیث مین جسنے پڑھی
عشا باجماعت گویا قیام کیا اوسنے نصف شب اور جسنے پڑہی نماز فجر کی باجماعت گویا کہ قیام کیا اسنے
تمام شب اور ذکر کیا امام غزالی رحمہ اللہ نے جسنے پڑہی عصر باجماعت ہوتا ہے اسکے لئے ثواب ایک

حکایت

حج کا اور جسنے پڑہی نماز مغرب کی باجماعت واسطے اسکے ہے ثواب عمرہ کا **حکایت** اتفاقاً گئے
چور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے چار سو اونٹھ اور چالیس غلام اور تشریف لائے نزدیک
صدیق رضہ کے حضرت عم اور دیکھا انکو غمگین پوچھا حضرت نے ابو بکر رضہ سے سبب غم کا عرض کیا صدیق

Marfat.com

اکبر رضہ نے احوال چوری کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے جانا شاید فوت ہوئی تیری سے
تکبیر تحریمہ کہا یا رسول اللہ فوت ہونا اسکا سخت تر ہے تمام زمین بھر کرا ونٹھون سے اور آیا جبرئیل کہ فرمایا
حضرت نے جسکی فوت ہوگئی تکبیر اولی تحقیق فوت ہوگئی اسکے نو سو ۹ ننانوین ۹۹ ونٹیان کہ سینگ
انکے سونے سے ہے جنت مین ذکر کیا اسکو نیشاپوری مین **حکمت** بیچ تخصیص اس عدد کے یہہ ہے حکمت
کہ حروف نام اللہ کے چار ہین اور لفظ اکبر کے بھی چار حروف ہین اور نقطہ نیچے با اکبر کے قایم مقام ایک
حرف کے ہی بسبب اسکے اسمین ہین اسرار پوشیدہ سے اسواسطے کہ جو کہ تمام کتابون مین ہے پس وہ
قرآن مین ہے اور جو کچھ کہ قرآن مین ہے وہ سورہ فاتحہ مین ہے اور جو فاتحہ مین ہے وہ بسملہ مین ہے
اور جو بسملہ مین ہے وہ سب با بسملہ مین ہے اور جو کچھ کہ با مین ہے وہ نقطہ با مین ہے پس ہوئے
سب نو ۹ حرف پس ہوئے مقابلہ ہر ایک حرف اللہ اکبر کے ایک ۱۱۱ سو گیارہ ونٹیا نقل کیا محمد بن الحسن نے
ابی حنیفہ سے انھنے حماد سے اور انھنے ابراہیم نخعی سے اونھنے علقمہ سے اور انھنے ابن مسعود سے اور
انھنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ نہین ہے کوئی کہ فوت ہوئی اسکی تکبیر اولی نماز جماعت
سے مگر شرمندہ ہوگا قیامت کے دن ساتھ ندامت کے کہ ہوگی وہ اشد موت سے چالیس ہزار حصہ
اور ہوگی سخت تر ہول قیامت سے چالیس ہزار بار بسبب اسکے کہ دیکھیگا کرامت اور مرتبہ اسدن
واسطے محافظ جماعت کے **مسئلہ** منعقد ہوتی ہے نماز نزدیک امام ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے ساتھ مسئلہ
ہر اسم کے جو دلالہ کرتا اوپر عظمت اللہ تعالی کے جیسا کہ اللہ العظیم یا اللہ الاعظم یا اللہ الاجل فائدہ
ف کہا عایشہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے مقرر اللہ تعالی اور فرشتے اسکے
درود بھیجتے ہین اوپر طرف راست صفون کے نقل کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ بیشک اللہ
اور فرشتے اسکے صلوۃ بھیجتے ہین اوپر صف اول کے کہا لوگون نے یا رسول اللہ وَعَلَی الثَّانِیْ اور
اوپر صف دوسرے کے فرمایا اللہ اور اللہ کے ملائکہ درود بھیجتے ہین اوپر صف اول کے پھر کہا یا رسول اللہ
وَعَلَی الثَّانِیْ فرمایا وَعَلَی الثَّانِیْ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قوم موخر

ہوتی

ہوتی ہی صف اول سے یہانتک کے موخر کریگا اللہ انکو بیچ نار کے نقل کیا اسکو ابو داود نے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا
قَطَعَهُ اللّٰهُ جو کہ ملا صف مین جماعت کی برابر اسطرح کہ درمیان صف کے فرجہ نہ ہو ملا وہ اللہ سے
نقل اور ملا اسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو یعنے جدا تہ پہنچے صف کے یا صف مین فرق سے کھڑا ہو جدا
ہو وہ اللہ سے نقل ہی گیا کوئی عابد بازار بصرہ مین واسطے خریدنے لکڑیون کے پس ملی اسکو
ایک تھیلی کہ اوسپر لکھا تھا کہ اسمین سو دینار ہین پس سنی اوسنے تکبیر نماز کی اور دوڑا طرف جماعت کے
اور چھوڑ دیا اسنے صرہ کو پھر آیا بازار مین بعد ادای نماز کے اور خرید اخر مہ لکڑیکا جب گھر مین لاکر کھولا
اسکو پایا صرہ اسمین پس کہا یا اللہ جیسا کہ نہ بھولا تو بندے اپنے کو رزق سے بس نہ کر اسکو کہ بھلا وے
تجکو وقتون نماز مین ذکر کیا اسکو یافعی نے ریاض الریاحین مین یا اللہ نصیب کر تمام مسلمانونکو امۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے بجا لانا نماز کا جماعت سے اور توفیق ساتھ مددگاری اپنی کے ہمیشہ ساتھ ادا کرنے
نماز کے ساتھ جماعت کے جیسا کہ کہتا ہی بندہ نماز مین اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنے طلب کرتے ہین ہم
یا اللہ خاص تیرے سے مدد اوپر عبادت تیری کے یا اوپر اوس چیز کے کہ نہین طاقت ہی ہمکو ساتھ بجا لانے
اسکی کے مگر ساتھ مدد تیری کے یا مدد طلب کرتے ہین ہم تیرے سے اوپر محاربہ شیطان کے جو کہ مانع ہی
عبادت تیری سے یا مدد طلب کرتے ہین ہم بیچ تمام امورون کے ساتھ اس چیز کے کہ درست کرے
اور سوارے کام دین کے اور دنیا کے ہمارے اور یہہ معنی جامع ہی تمام اقوالون کو یعنے سوال کرتے
ہین ہم تجہہ سے یہہ کہ مدد کرے تو ہمکو اوپر ادا کرنے حق اور قایم کرنے تمام فرایض کے اور اوپر اٹھانے
تمام تکلیفون کے اور بجا لانے تمام نیکیون کے اور تکرار کلمہ اِيَّاكَ کی بنا بر اس معنی کے ہی کہ اگر اکتفا
کرتا اللہ اوپر ایک کے تو وہم ہوتا ہم کہ نہ ممکن ہو خدا کو فرق کرنا درمیان ان دو نونکے اور بعضون نے
کہا جمع کیا گیا درمیان ان دو کے واسطے تاکید کے اور بعضون نے کہا دوبارلانا لفظ اِيَّاكَ کا واسطے
سوال تعلیم ہماری کے ہی بیچ تجدید ذکر کرنے اللہ تعالی کے وقت ہر حاجت کے سوال استعانت اور استمداد
واقع ہوتی ہی اوپر عبادت آیندہ کے اور اوپر عبادت واقع کے اور یہان تو عبادت واقع پھر استعانت

Marfat.com

جواب

اور استمداد سے کیا فائدہ **جواب** یہہ استعانت اور استمداد چاہئے خدا سے یہہ ہے کہ بندہ
سوال کرتا ہے اللہ تعالی سے توفیق اور قدرت کا اوپر ہمیشگی ادا کرنے عبادت خدا کے کو آیندہ اور اگرچہ موافقت
بہی حاصل ہے لکن خوف ہے انقطاع کا بسبب وسوسہ شیطان کے اور طلب کرتا ہے باقی رہنے اپنی کا
قادر اوپر طاعت آیندہ کے ساتہہ توبہ تو دینی قدرت کے ہر بار اور ہر حال مین اللہ سے اور تقدیم عبادت
کی اوپر استعانت کے اسواسطے ہوئی کہ معلوم ہو کہ تقدیم وسیلہ کے اوپر طلب حاجت کے نزدیک تر ہے
طرف اجابت کے اور جب اسنے کہا اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہوا اسکو خیال اپنی عبادت کا اور پیچھے اسکے کہا وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ واسطے زائل اور فنا کرنے اس خیال کے پس درمیان جمع کرنے ان دو کے اِفتخار اور
افتقار ہے اور افتخار بسبب ہونے اسکی کے بندا عابد اور افتقار بسبب محتاج ہونے بندے کے
طرف مدد اور توفیق اور عصمت اسکی کے اور بہی اسمین اثبات ہے مذہب اہلسنت اور جماعت کا
اسواسطے اسمین اثبات فعل کا ہے بندیسے اور توفیق اللہ کیطرف سے اور پہر اسمین ثبوت ان دو
نون کا ہے بندے سے یہہ کہ نہ عبادت کرتا ہے سوا اللہ کے اور نہ سوال کرتا ہے سوا اللہ کے **حکایت**

حکایت

ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے امامت کی ایک قوم کو نماز مغرب مین جب کہ کہا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ گر پڑے بیہوش ہو کر پہر جب ہوش مین آئے پوچہا لوگون نے سبب بیہوشی کا کہا
ڈرا مین اسسے کہ کہا جاوین مجکو کسواسطے گیا تو طرف دروازو اطبا کے اور سلاطین کے انتہی اور
یہہ تخصیص استعانت کے ساتہہ تقدیم کے اقتدا اور پیروی ہے ساتہہ خلیل علیہ السلام کے بیچ قید نمرود کے
جسوقت کہ کہا اسکو جبرئیل علیہ السلام نے طلب کر اللہ سے کہا کفایت کرتا ہے مجکو سوال کرنی اپنے سے
علم اسکا ساتہہ حال میرے کے اور ہان بلکہ زیادتی کیا گیا نماز مین اسیر بہی اسواسطے کہ مقید تہے خلیل اللہ کے
فقط دونو پیر اور ہاتہہ اور مین تو ہون مقید دونو پیرونکا کہ نہین چل سکتا ہون اور ہاتونکا کہ نہین ہل سکتا
ہون اور آنکہونکا کہ نہین دیکہہ سکتا ہون ساتہہ انکے اور کانونکا کہ نہین سن سکتا ہون ساتہہ انکے اور زبانکا کہ
نہین کلام کر سکتا ہون ساتہہ اسکے اور ہین ہون کنارہ جہنم پر پس جیساکہ نہیں راضی ہوا خلیل ساتہہ
مدد طلب کرنے غیر سے تیرے مین بہی نہین مانگتا مدد کسیکی مگر مدد تیری اور کہتا ہون مین وایاک نستعین

٣ یا ہی تجکو
نجہہ حاجت
کہا طرف تیری
حاجت نہین
مجکو پہر کہا
پہر جبرئیل نے

خاص

خاص تجھسے مدد چاہتے ہین ہم اور گویا کہتا ہے اللہ جل شانہ پس ہم بہی زیادہ کرتے ہین مدد تیری
اسواسطے کہ کہا ہمنے حق خلیل مین یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اور تجکو تجھین
نجات دینگے ہم آتش دوزخ سے اور پہنچاوینگے ہم طرف جنت کے اور بلکہ اُسسے بڑہ کر سنیگا تو
کلام قدیم اور حکم کرینگے ہم دوزخ کو کہ کہو نیگے تجکو جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَقَدْ اَطْفَأَ نُوْرُكَ
لَهَبِيْ گذر جا ای مومن پس تحقیق بجھایا نور تیرے نے شعلے میرے کو کہا مولانا جلال الدین قدس سرہ نے

رباعی

زآتش عاشق ازین روای صفی	میشود دوزخ ضعیف و منطفی
گویدش بگذر سبک ای محتشم	ورنہ از آتشہاء تو مرد آتشم

کہتے ہین اس سورہ مین دو مقام ہین ایک مقام معرفت ربوبیت دوسرا مقام عبودیت
اور جسوقت یہہ دونو مقام جمع ہوجاوین معاملہ بندیکا ساتھ رب اپنے کے پورا پورا ہوجاوے
اور معنی اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کی جلوہ گر ہون مطلب شروع سورہ سے
مالك یوم الدین تک بیان مقام ربوبیت ہے مبدی سے معاد تک اور ایاك نعبد بیان
شروع مقام عبودیت ہی اور ایاك نستعین بیان کمال عبودیت کا ہے اور جسوقت
ایفا دونو طرف کی عہدوں کا ثابت ہوا تو ثمرہ اوپر اسکے مرتب ہوا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
اور معلوم کرنا چاہئے کہ اکثر علمانے بیچ وجہ التفات کے غیب سے طرف حضور کے کہ ایاك
نعبد وایاك نستعین مین موجود ہے ایسا فرمایا ہے کہ جب مصلی نے وقت شروع
نماز کے مثل اجنبی کے کھڑے ہوکر حمد ثنا اللہ تعالی کے ساتھ لفظ غایب کے شروع کی یعنے الحمد
للہ رب العالمین الآیۃ کہ لفظ غایب ہے اسواسطے کہ ہم ظاہر بیچ حکم غائب کے ہوتا ہے اور
جب کہ ثنا کو ساتھ کمال کے پہنچایا تو وہ حجاب کہ درمیان مین تھا اٹھ گیا اور دوری ساتھ
نزدیکی کے بدل گئی اور اجنبیت ساتھ یگانگی کے ملی پس یہہ مصلی قابل اور لایق اسکے ہوا کہ ساتھ

Marfat.com

لفظ خطاب کے تکلم کرے اور یہہ بھی کہا ہے کہ دعا اور سوال کیواسطے حضور بہتر ہے اور سوال غائبانہ
چندا مفید نہین ہوتا اور ثنا اور تعریف پس پشت کرنی بہتر ہوتی ہے تا کہ گمان خوشامد کا نکیا جاوے
اور اسجگہ جاننا چاہیئے کہ مشرکین ساتھ اہل اسلام کے برخلاف ہین بیچ خاص کرنے عبادت اور استعانت
کہ سوا خدا کے اورونکی عبادت کرتے ہین اور استعانت بذات اُنسے چاہتے ہین بعضے مشرک اجسام
معدنیہ کو جیسے بڑے بڑے پہاڑون اور چاندی اور سونے کی عبادت کرتے ہین اور بعضے بعضون
درختون کو پوجتے ہین جیسے کہ درخت پیپل اور تلسی وغیرہ کو اور بعضون نے روحانیت غیبیہ مربی
اپنا قرار دیا ہے بلکہ ایک جماعت نے ان مین سے ہر اقلیم کیواسطے ایک روح ارواح فلکیہ سے مقرر کر رکھا ہے
کہ اس روح کو اس اقلیم کا مدبر اور مربی سمجھتے ہین اور جتنے انواع عالم کے ہین ہر نوع کیواسطے ایک روح کو
مربی اور مدبر اعتقاد کرتے ہین اور واسطے دور کرنے ہر مرض کے اور واسطے حصول ہر کیفیت کے بدن مین
کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست ہے ہی ایک روح مقرر
کی ہے کہ اس روح سے استعانت چاہتے ہین اور چونکہ وہ ارواح نظرون سے غائب ہین صورتین
اور شکلین اونکی بناکر نہایت تعظیم اور عاجزی سے پیش آتے ہین اور بعضے ان مشرکین سے ایسے ہین
کہ جو انسان کامل ہین اونہین کی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی عبادت کرتے ہین خواہ
سفلیہ ہون مثل آگ کے کہ معبود مجوس کے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہے
اور باوجود اسکے بیچ ہر صنعت آدمی کے دخل رکھتی ہے پس ظہور ربوبیت الٰہی کا اسمین کامل ہے
اور کسی شی کو انواع حیوانات سے طرف اس عنصر کے بیچ معاش اپنے کے احتیاج نہین مگر آدمی کو؛
پس یہہ عنصر کہ خاص ساتھ نوع انسان کے اور ربوبیت خاص انسان کے لئے اس عنصر مین ظہور رہا پایا
ہے قابل اسکے ہے کہ نہایت تذلل بہ نسبت اُسکے کیا جاوے اور ایک جماعت اجسام علویہ مثل ماہتاب
اور آفتاب اور ستارونکی پرستش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر بدلنے
رہنے فصول اور اختلاف ہوا اور زیادتی رطوبت کی بیچ بعضے وقت کے اور قوت یبوست کی دوسرے
وقت مین اور یہہ چیزین آثار انہین جسمون کی ہین پس بہ نسبت ان اجسام کے نہایت تعظیم رعایت

Marfat.com

کرنی چاہئے اور باوجود اسکے ان جسمون کے واسطے ارواح بھی ہین کہ انہون نے کمال مناسبت
اسمار الہی کے ساتھ بہم پہنچائے ہے پس بالاولی قابل عبادت کے ہوئی اور تمام ان مذہبونکو مرد
مسلمان ساتھ ان دو کلمون کے رد کرتا ہے اور حقیقت ملۃ حنفی کی کہ مقرر کی ہوئی حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام کی ہے تفصیل ان دو کلمون کی ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
اور اب باقی رہی تفصیل عبادت کی اور استعانت چاہنی غیر سے اور وہ یہہ ہے کہ عبادت
یعنی غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے مطلقاً اسی ملت مین خاص واسطے خدایتعالی کے ہے
اور کسی ذوی حق کیواسطے جیساکہ والدین یا استاد یا پیر یا آقا اور خاوند اور سوا اسکے جو منظاہر
انعام حق ہین مثل عناصر اور فلکیات اور ارواح علیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب نہایت تعظیم
کی اون مین پائی نہین جاتی اور جسوقت اسباب نہایت تعظیم کے متحقق نہووے نہایت تذلل
بیموقع اور بیجائی ہے اور تلف کرنا حق مالک الملک علی الاطلاق کا ہے اور ظلم عظیم ہے اعاذنا اللہ
منہ اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اوس چیز کا بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ
مشرک ہو خواہ موحد ہو نہین گذرتا جیساکہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے بیچ دور کرنے بھوک کے
اور استعانت ساتھ پانی اور شربتون کے بیچ دور کرنے پیاس کے اور استعانت واسطے راحت کے
بیچ سایہ درخت وغیرہ کے اور استعانت طرف دواؤن اور بوٹیون کے بیچ دور کرنے بیمارون کے
اور استعانت ساتھ امرا اور بادشاہون کے بیچ تعین وجہ معاش کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا
مال کے ساتھ ہے اور موجب تذلل کا نہین ہے اور ایسی ہے استعانت ساتھ طبیبون اور علاج کرنیوالون
کے بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے اون سے طلب مشورہ کی ہے اور استقلال کا وہم نہین
کیا جاتا پس اس قسم کی استعانت بلاکراہیت جایز ہے اسواسطے کہ حقیقت مین استعانت نہین اور
اگر استعانت ہے تو بھی استعانت بخدا ہے اور ایسی ہی استعانت اور استمداد ساتھ دعا
صلحا کے بسبب قرب انکی کے ساتھ اللہ کے اور ایسی ہی استعانت اور استمداد ساتھ توسل انبیا
اور اولیا کے حیات مین انکے یا بعد موت کے جیساکہ آیا حصن حصین مین مَنْ کَانَتْ لَہٗ ضَرُوْرَۃٌ

Marfat.com

فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
وَاَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتَقْضِيَ لِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ یعنے
جسکو ہو کوئی حاجت پس چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح اور پڑہے دو رکعت نماز پھر دعا کرے اس طرح
ای بار خدایا مین سوال کرتا ہون تجھسے اور متوجہ ہوتا ہون ساتھہ تیرے یا محمد طرف رب اپنے کے
بیچ اس حاجت اپنی کے تاکہ حاجت روا کرے میری یا اللہ قبول کر شفاعت اسکی میرے حق مین اور ملا
علی قاری نے بیچ شرح یا محمد کے لکھا ہے یہہ التفات ہے طرف انکے اور تضرع ہے تاکہ متوجہ ہو
روح انکی طرف اللہ کے اور بیچ شرح اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ کے لکھتا ہے اَلْبَاءُ لِلْاِسْتِعَانَةِ یعنے
با واسطے استعانت کے ہے اور عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ راوی حدیث ہے بعد وفات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک حاجتمند کے اجازت دی دعا کی موافق طریقہ مذکورہ کے
اور اس شخص نے موافق اجازت کے کیا اور مطلب اوسکا برآیا اور طبرانی نے بیچ معجم کے عثمان بن حنیف رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ ایک مرد کوئی حاجت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے رکہتا تھا اور
کوئی صورت برآنی اسکے کی بنتی نہی لاچار ہوکر خدمت مین عثمان بن حنیف کے گیا اور صورت علاج
اسکے کی پوچھے کہا عثمان بن حنیف نے وضو کر اور سجدہ بجا لا اور دو رکعت نماز پڑہ اور کہو اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا
مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ حَاجَتِيْ بعد ازان حاجت اپنی عرض کر اوسنے موافق
فرمانے انکے کے ویسا ہی کیا بعد اسکے دروازہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوا دربان ہاتھہ اسکا
پکڑکر خدمت حضرت عثمان رض مین لایا عثمان بن عفان نے اسکو نہایت تعظیم اور خاطرداری سے
فرش پر بٹھایا اور حاجت اسکی پوچھکر حاجت روائی کی اور نہایت لطف سے فرمایا بعد اسکے
جو حاجت تجکو پڑے ہے کہیو تاکہ روا کرون مین پس وہ آدمی خوشحال ہوکر روبروی عثمان بن عفان رض
سے باہر آیا اور پاس ابن حنیف کے گیا اور کہا جزاک اللہ تعالی خیرا شاید تمنے میرے باب مین عثمان
بن عفان سے سفارش کچھہ کی کہ اسطرح مجکو محبت اور خاطرداری سے بٹھایا اور نوازش فرمائی اور اوسنے

لکھی

Marfat.com

کبھی ایسی نفرمائی تھی کہا عثمان بن حنیف نے واللہ مین نے اسنے کچھ نہین کہا مگر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مین نے کہ نابینا نزدیک حضرت کے آیا اور دعا چاہی آپ سے واسطے روشنی آنکھ اپنی کے حضرت عم نے اسی طرح اسکو دعا کرنے کو فرمایا اور اللہ قاضی الحاجات نے اسکو ذلت کور چشمی سے نکال کر خلعت بصارت عنایت کیا پس مین نے بھی اسی پر قیاس کر کر کہ توسل ساتھ اسکے موجب قضائے حاجات دینی اور دنیویکا ہی تجکو تعلیم کیا اور تو نے حاجت اپنی پائی اور ابن شیبہ بسند صحیح لایا ہے کہ زمانے خلافت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مین قحط شدید ہوا اور ایک مرد نے قبر نبوی پر آکر کہا یا رسول اللہ اِستَسقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُم قَد هَلَكُوا انحضرت خواب مین آئے اور بشارت بارش کی دی اور مینہ برسا اور امام ابوبکر مقری کہتا ہے کہ مین اور طبرانی اور ابو الشیخ بیچ حرم محترم محمد مصطفی صلعم کے تھے بھوکے اور ایسا بھوکنے غلبا کیا ہمارے پر کہ بے طاقت ہوگئے اور دو دن اسی حالت پر گذری جب کہ وقت عشا کا پہنچا قبر شریف پر حاضر ہوئے ہم اور کہا ہمنے یا رسول اللہ الجوع الجوع یہہ کلمہ عرض کر کر آئے وہان سے اور مین اور ابو الشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک مرد علوی آیا ہمراہ اوسکے دو غلام تھے اور ہر ایک طباق پر طعام اور تمر سے ہاتھہ مین لئے ہوئے تھے بیٹھا ہمارے پاس آکر اور کھلایا ہمکو اور آپ بھی کھایا اور جو باقی بچا تھا وہ بھی ہمکو دیا اور کہا اے قوم شاید تمنے شکایت کی آگے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ ابھی مین نے خواب مین دیکھا آنحضرت عم کو کہ خطاب کیا مجکو کہ دو مہمان میرے بھوکے ہین جلد پہنچ کہانا لیکر میرے حرم مین اور مین یہہ ماحضر تمہارے پاس لایا اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے اور روایت کیا طبرانی نے زید ابن علی سے اور انہنے عقبہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جبکہ گم ہوجاوے کوئی چیز تمہاری اور روایت کی حصن حصین مین جب کہ گم ہوجاوے دابہ یا ارادہ کرے مدد چاہے کا ندا کرے یون اَعِینُونِی یَا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تین بار اور ملا علی قاری نے بیچ شرح اس حدیث کے لکھا ہے اعینونی یا عباد اللہ المُرَادُ بِهَا المَلَائِكَةُ اَوِ المُسلِمُونَ مِنَ الجِنِّ اَو رِجَالِ الغَيبِ المُسَمُّونَ بِالاَبدَالِ رواہ البزاز عن ابن عباس و روی ابن سنی عن ابن مسعود مرفوعا کہ مراد عبد اللہ سے ملائکہ ہین

یا ہسلمان جن یا رجال الغیب کے نام رکہے گئے ساتھ ابدال کے چنانچہ اسباب مین راس المحدثین نخبتہ العاشقین صاحب کشف وکرامات حاجی بیت الامان حافظ قرآن مولانا وجدنا محمد قاسم دہلوی قادری حنفی نے بیچ تصانیف اور تالیفات اپنی کے خصوصا در مایۃ المسایل مین بخوبی لکھا ہے اور بعد ازان مولوی فضل رسول سلمہ اللہ نے تصحیح المسایل مین کہ جہان غلطیان اور دہوکے صاحب مایۃ المسائل کے پکڑے ہین اور تفصیل اسکی بہت درازی رکھتی ہے مگر ہان البتہ جو مطالعہ کریگا تصحیح المسائل کو معلوم ہو جاویگا اور جدا ہوگا دودہ پانی سے اور مولوی سید شجاعت علی صاحب کہ زمرہ شاگردون مولوی محمد حاجی قاسم مین سے ہین ترجمہ اس حدیث مذکورہ کا رسالہ منظومہ اپنی مین یون لکھا ہے ؎

نظم

دیکھہ فرماتے ہین کیا خیر البشر — ہوا ارادہ استعانت کا اگر
تو یہہ کہوین تین بارے بالیقین — تم مدد میری کرو ای صالحین
تو گواہی جسکی دے حصن حصین — پس روا ہے استعانت بالیقین
یون مدد مانگنا پہر ہے گناہ — یعنے تم وہ یہہ رکھو منہہ سے نگاہ
یہ عرض کیجئے ولی اللہ سے — تم میری حاجت کہو اللہ سے

اور بیچ عقود الجمان فی مناقب النعمان کے لکھا ہے کہ ہمیشہ علما اور حاجتمند زیارت کرتے ہین قبر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور وسیلہ پکڑتے ہین طرف قاضی الحاجات کے بیچ حاجتون اپنی کے اور دیکھتے تھے حصول مقاصد اور حاجت روای اسے انہین سے ہین ایک حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کہ فرماتے ہین جب کہ مجکو کوئی حاجت عارض ہوتی ہے تو مین پڑہتا ہون دو رکعت اور آتا ہون طرف قبر امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور سوال کرتا ہون اللہ سے حاجت اپنی پس جلد تر حاجت روا ہوتی ہے میری اور فرمایا امام شافعی رحمہ اللہ نے قبر حضرت امام موسی کاظم کے تریاق مجرب ہے واسطے قبول ہونے دعا کے اور کہا سید احمد بن وراق شارح کتاب الحکم نے اور یہہ اعاظم فقہا اور علمائے صوفیہ سے ہین دیار مغرب مین کہ کہا شیخ ابو العباس حضرمی نے ایکدن کیا امداد حی کے قوی تر ہے یا امداد

میت کی کہا مین نے کہتے ہین امداد حی کی اقوی ہے اور مین کہتا ہون امداد میت کی اقوی ہے
پس اسطرح کی استعانت اور استمداد جایز ہے اسواسطے دعا کرنیوالا پکارتا ہے اللہ کو اور طلب
کرتا ہے حاجت اپنی کو فضل خدا سے اور وسیلہ پکڑتا ہے ساتھ روح اس بندے مقرب
خدا کے نزدیک اللہ کے اور کہتا ہے یا اللہ یا رب یا رحمٰن یا رحیم ساتھ برکت اس بندے تقرب
کے دے حاجت میری کہ تو دینے والا سخی ہے یا پکارے اس بندہ مقرب کو اور کہوے یَا عَبْدَ
اللّٰهِ وَيَا وَلِيَّ اللّٰهِ اِشْفَعْ لِيْ وَادْعُ رَبَّكَ وَسَلْهُ اَنْ يُعْطِيَ سُوَالِيْ وَيَقْضِيَ حَاجَتِيْ
ای بندے مقرب اللہ کے اور ای ولی خدا کے شفاعت کر میری اور دعا کر رب اپنے سے اور مانگ
اسے یہہ کہ دیوے سوال میرا اور روا کرے حاجت میری پس دینے والا اور سوال کیا گیا جسے
اور حاجت طلب کی گئی جسے وہ رب ہے اور نہین ہے وہ بندا اور ولی مگر محض وسیلہ درمیان مین اور
نہین ہے قادر اور فاعل مگر اللہ اور یا استعانت ایسی چیز کے ساتھ ہو کہ توہم استقلال اسچیز کا تاثیر کین
کے ذہنون مین بیٹھا ہوا ہو مانند استعانت ساتھ ارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا ارواح
سایرہ کے مثل بھوانی اور شیخ سدو اور زین خان اور جو مانند انکے ہوا اور اس قسم کی استعانت
شرک ہے اور منافی ہے ملت حنفی کے اور کوئی دلیل اسکی طلب کرے کہ حصر عبادت اور استعانت
کا اللہ کی ذات پر کیون ہے جواب دینگے ہم کہ تین آیتین پہلی دلیل اس حصر کی ہین اسواسطے کہ عبادت
اور استعانت یا تو اسواسطے ہے کہ وہ کمال ذاتی رکھتا ہے اور یا اسواسطے ہے کہ انعامات اسکی ہمیشہ
خلق کے اوپر مبذول ہے تاکہ انکے مقابلے مین شکر اسکا ادا کرتے رہین اور طلب زیادتی کے ہمیشہ ہوتی
رہے اور اعانت اسکی مستمر ہے یعنے ابدالاباد تک موجود ہے اور کسی دم موقوف نہین یا بسبب اسکے
ہے کہ ربوبیت اسکی شامل اور گھیرنے والی ہے تمام خلقت کو اور اعانت بھی تتمہ حق ربوبیت کا یا واسطے
خوف تلف ہونے کسی نعمت یا کسی کمال کے یا بباعث لاحق ہونے کسی آفت کے اور نقصان کے ہے اور
یہہ چیزین ساتھ وصف عموم اور احاطہ کے اور باعتبار خلقت اور ایجاد کے اور اقتدار اور تمکین کے خاص
ذات اللہ ہی کے ساتھ ہے اور اسجگہ جانا چاہئے کہ اس مقام مین کئی عبارتین اس مطلب کی ادا کرنیکے واسطے

Marfat.com

ذہن مین آتی ہین اور سب کو چھوڑ کر یہہ عبارت خاص کیون اختیار فرمائے اور نکتہ اسمین کیا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَنَسْتَعِیْنُ نکہا بلکہ دوبار ایاک ذکر کیا تاکہ کوئی
وہم نکرے کہ استعانت ساتھہ عبادت کے ہے بلکہ بمجرد فضل الہی کے ہے اور لک نعبد بھی نکہا تاکہ کوئی
وہم نکرے کہ بیچ بندگی بندے کے اللہ تعالی کو نفع ہے اسواسطے کہ لام لغت عرب مین واسطے نفع کے آتا ہے
جیسا کہ مَالَہٗ اور مَاعَلَیْہِ کی مشہور ہے اور ایسی ہے بِكَ نَسْتَعِیْنُ نکہا تاکوئی وہم نکرے
کہ حق تعالی کو واسطہ اور آلہ مقرر کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان مطلوب اپنے کے اور لَا نَعْبُدُ
اِلَّا اِیَّاکَ بھی نکہا اور باوجودیکہ اس عبارت مین تصریح ساتھہ نفی کے تھی اسواسطے کہ خبردار کیا اوپر کم
التفاتی کے طرف منفیات کی یعنی نمازی کو بیچ مقام مناجات کی التفات ساتھہ نفی کے نہین ہے اصلا
بلکہ غرض ثابت کرنے مقصد اپنی سے ہے اور عبادتی لکَ بھی نکہا تاکہ آگاہی ہو اوپر اسکے کہ عبادت
اسکی ارام لے کر ہر وقت ہوتی رہتی ہے کہ محصل استمرار اور تجدید کا ہے یعنے لحظہ بلحظہ ہونا اور اس
عبادت سے یہہ سمجہا جاتا ہے کہ برابر عبادت ہمیشہ چلی جاوے اور منقطع نہ ہوا اور یہہ طاقت بشر سے
خارج ہے اور ایاک عبدت اور عبدنا بھی نکہا تاکہ کوئی وہم نکرے کہ عبادت سے فراغت ہو گئی
اور اسکو چھوڑ دیا اور ایاک اَعْبُدُ اَنَا بھی نکہا تاکہ آگاہی ہو ساتھہ ضعف اس عبادت کے گویا بسبب
کمال ضعف کے قابل تاکید کے نہین اور ایاک نَعْبُدُ نَحْنُ بھی نکہا تاکہ آگاہی ہو ساتھہ قصور
عبادت تمام خلقت کے حق اسکے کے سے گویا ساتھہ اس عبادت ناقصہ کے نہین کہہ سکتا کہ یہہ سب
عابد ہین حاصل کلام یہہ ترکیب کہ اختیار کی گئی سب ترکیبون سے کہ تصور اور خیال مین آتی ہین بہتر ہے
اور اعِنَّا بھی نکہا جیسا کہ اھدنا کہا تاکہ اطلاع کرے اوپر اسبات کے کہ حاجت بندیکی حقیقت مین
طلب کرنا عبادتکا ہے اور ذکر استعانت کا محض واسطے درخواست اجازت طلب کرنے حاجت
کے ہے اور جو چیز کہ متعلق ساتھہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے ہے یہہ ہی کہ معنے ہدایت کی
نشان دینا مطالب کا ہے یا ساتھہ الہام کے یعنی خود بخود اللہ تعالی اوسکے دلمین ڈال دے جیسا کہ
چوسنا پستانکا بغیر سکہلانے اور سوچنے لڑکے کے دل مین آجاتا ہے اور جیسا کہ ظاہر کرنا ثابت کا

جواب

ساتھ رونے کے کہ ابتدا پیدا ہونے کے ماکے پیٹ سے بچہ کو تعلیم ہوتا ہے اور یا نشان دینا مطلب کا ہے ساتھہ حواس ظاہری اور باطنی کے یا ساتھہ بداہت عقل کے یا ساتھہ دلائل نظریہ کے یا ساتھہ بہیجنے رسولون کے پس مرتبے ہدایت کے علی الترتیب ہین یعنی بعضے پہلے اور بعضے پیچہے **اول** ہدایت الہامی ہے کہ لڑکاپن کے حالت مین حاصل ہے **دوسری** ہدایت احساسی کہ جسوقت آدمی کے حواس ظاہر اور باطن مین قوت پکڑتے ہین نیک اور بد چیزونکو پہچانتا ہے اور جس چیز کیطرف حواس نہین پہنچتا ہے اوسکی دریافت کرنیکو ہدایت عقل عنایت کی تاکہ مدرکات ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات انکی نکال کر کام مین لاوے اور جو چیز ہدایت عقل سے بہی حاصل نہین ہوتی واسطے دریافت کرنے اوسکی کے دلایل نظریہ عطا فرمائے کہ اون دلیلون سے نتیجہ نکال کر مطلب حاصل کرے اور جو چیزین کہ نظر عقل سے بہی خارج ہین اور حسن اور قبح اونکا قوت عقلیہ سے معلوم نہین ہوتا ہے یا اوسکی دراک کرنے مین وہم اور خیال اوسے معارضہ کرتے ہین واسطے دریافت کرنے اون چیزون کے پیغمبرون کو بہیجا ہے اور جو ہدایت کے ساتھہ بہیجنے رسولون کے اور اُتارنے کتابون کے پائی جاتی ہے دو قسم ہے **عام** اور **خاص** عام وہ ہے کہ راہ خیر اور شر کے ظاہر کرین اور یہہ دو قسم ابتلای اور توفیقی ابتلائے کہولدینا اوس چیز کا کہ رسول اوسکو لایا ہے اسطرح پر کہ کسی وجہ کا احتمال اور شک اور شبہ بیچ سمجہنے مراد اسکی راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب چنگل مارنے کے ساتھہ ہدایت انبیا علیہم السلام کے بیچ حق کسی شخص کے جمع کرین اور اوپر اسکے یہہ طریق آسان فرماوین تاکہ ساتہ سعادت ہمیشگی کے پہنچی اور بیچ مقام اصطفائی کے مشرف ہوجاوے اور غایت اس توفیق کی یا بہشت ہے آخرت مین یا دریافت کرنا حق کا ہے دنیا مین اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت یا عالم ولایت سے اوپر قوتہ مدرکہ کے روشن ہو اور حقیقتین جیسے کہ نفس الامر مین ہین اوسپر کہلجاوین اور یہہ تین درجے رکہتے ہین یا من اللہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے قُل اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدیٰ یا الی اللّٰہِ ہی جیسا کہ فرمایا ہے

Marfat.com

حدیث رسول الله

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یا باﷲِ جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہے لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَیْنَا اور اسی ہدایت خاص مین داخل ہے یہہ بات کہ آدمی کو درمیان سیر سلوک کے انتقال ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور ایک مقام سے طرف دوسری مقام کے کسی بندے کی امداد سے مثل مرشد کے حاصل ہوتا ہے اسجگہہ جاننا چاہئے کہ اگر ہدایت سے نشان دینا راہ کا مراد ہوتا ہے اوسکو ساتھہ الیٰ کے متعدی کرتے ہین اور اگر پہونچانا راہ کا منظور ہوتا ہے تو ساتھہ لام کے متعدی کرتے ہین اور قطع کروانا راستہ کا اور پہونچانا طرف مقصد کے مراد ہوتا ہے تو متعدی بنفسہا ہوتی ہے پس بیچ لفظ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے کہ متعدی بنفسہا ہے ظاہر کرنا کمال عاجزی اور ناتوانی بندہ کا ہے کہ کفایت اوپر نشان دینے اور راہ پر پہنچنے راستہ کے سری پر نہین کرتا اور کہتا ہے کہ راہ مطلب کی طرف نہین لیجاتا ہے جبتک کہ مدد ہدایت اللہ تعالیٰ کی دلیل راہ کی اور رفیق سفر کے اور ہاتھہ پکڑنیوالا نہ ہو اور لانا صیغہ جمع کا بیچ اهدنا کے واسطے اوسی نکتہ کے ہے کہ نعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص بیچ اسجگہہ کے کہ مقام دعا کا ہے اور دعا جماعت مسلمانون کے قریب تر طرف قبولیت کے ہے اور بھی حمد مین شامل تمام حمد کرنیوالونکو کیا ہے اور ایاک نعبد مین بھی سب کی عبادت شامل ہے اور استعانت بھی سب کیطرف سے بیان ہوئی لاچار طلب ہدایت کی بھی سب کیطرف سے چاہیے اور بھی اگر تمام گھر والون مین یا ایک محلہ والون مین یا ایک شہر والون مین یا ایک ملک والون سے ایک شخص کو ہدایت حاصل ہو اور دوسری گمراہی مین گرفتار ہون پس اس شخص کو نہایت مشکل پڑجاوے اگر انکی موافقت کرے تو دیدہ دانستہ ہلاکت مین پڑتا ہے اور اگر مخالفت انکی کرتا ہے تو مسخرہ اُن لوگونکا بنتا ہے اور صحبت بری لوگون کے اختیار کرنے پڑتی ہے اور اوقات بیچ قیل وقال اور لڑائی اور جھگڑے کے بے مزگی سے گذرتی ہے اور علاقے قرابت اور صداقت اور عون اور نصرت کے تمام برہم ہو جاتے ہین ناچار اپنے تئین اور ہمجنسون اپنے کو ہدایت کے دعا مین شامل کرنا چاہیے تاکہ کشاکش ان لڑائیوں کے سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا ہم معنی طریق اور سبیل کا ہے اور ان سب کے معنی راہ کے ہین اور

الی جو

Marfat.com

اس جگهه اس لفظ کو اسواسطے اختیار فرمایا هے که مسلمان کو ذکر کرنے اس لفظ کیسے گذرنا پلصراط کا
یاد آوے که اوسمین صراط کا لفظ هے اور یه جانے که مجکو اس راه سے گذرنا هے اور گذرنا اسسے هے
سوائے چلنے طریق مستقیم کے ممکن نہین اور مشہور یهه هے که طریق مستقیم پر چلنا اختیار کرنا میانه روی کا
یعنے نه افراط اور نه تفریط اوسمین هو که یهه دونو مذموم هین مثلا عبادت مین افراط یهه هے که جس جگهه
ظهور کسی صفت کا صفات الهیه سے دیکها جاوے بے اختیار پرستش اسکی کرنے لگے جیسا که مذهب
هنود کا هے اور تفریط یهه هے که کسی وقت شغل دنیا اور طلب معاش سے اپنے تئین فراغت
نکرے اور عالم غیب کیطرف متوجه نه هو جیسا که معمول فرقه انگریز اور دوسری بیدینو نکا هے اور
افراط استعانت مین وه هے که هر چیز کیواسطے بباعث وهم کے سب درخواست کرین اور هیچ کا هون
مطلوبه کے اوسکے طرف رجوع کرین اور تاثیرین ستارون کی اور سعادت اور نحوست دونون کی
اور خواص پوشیده معادن اور نباتات اور حیوانات کا رعایت کرین اور شوم اور یمن کو بهی هون
اور اولاد اور غلامون اور لونڈیون اور گهوڑون اور حویلی اور تلوار اور چیزون مین خیال مین
لاوین اور اوقات زندگی کی اپنے اوپر تنگ کرین اور مثل سودائیون کے هر چیز سے ڈرین اور هر چیز
سے توقع نفع بڑی کے رکهے اور تفریط یهه هے که اسباب اعتبار کئے هوؤنکو بهی مثل دوا اور غذا کے
اور پرهیز کے اور مثل صحبت نیکون کے اور صحبت بدون کی اور مثل دعا اور التجا کرنے جناب الهی
مین سبکو ساقط الاعتبار جانین اور اسی قیاس پر میانه روی تمام کامون مین بهتر هے اور هرشی
اور کمی مذموم هے جیسا که بالتفصیل کتابون علم اخلاق وغیره مین مذکور هے کذا فی فتح العزیز اور کہا
صاحب تفسیر روح البیان نے که اهدنا الصراط المستقیم بیان هے معونة مطلوبه کا گویا که
کہتا هے الله تعالی کیونکر مدد کرون مین تیری پس کہتا هے بنده اهدنا الصراط المستقیم اور
تعقیب سائقه دعا کے بعد تمام هونے عبادت کے قاعده شرعیه هے اور بیچ تیسیر کے هے که ایاک
نعبد اظهار هے واسطے توحید کے اور ایاك نستعین طلب مدد کے هے اوپر اسکے اور اهدنا
سوال هے ثابت اور قائم رهنیکا دین پر اسواسطے ثابت رهنا هدایت پر اهم الحاجات هے اسواسطے یهه هے که سوال اسکا پهلے هے

Marfat.com

اور اولیا نے کیا جیسا کہ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا اور جادوگروں فرعون کے تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اور صحابہ نے وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور یہہ دعا مانگی ثبوت کی اوپر ہدایت کے ضرور ہی اسواسطے کہ نہین لایق ہی بندے کو اعتماد کرنا اوپر ظاہر حال کے اسواسطے کبھی متغیر ہو جاتا ہے انجام مین جیسا کہ اخیر مین متغیر حال ہوا ابلیس اور برصیصا اور بلعم ابن باعور کا کہا مولانا جلال الدین قدس سرہ نے

ابیات

صد ہزاران ابلیس و بلعم در جہان
ہمچنین بود ست و پیدا و نہان
این دو را مشہور گردانید اله
تا کہ باشد این دو بر باقی گواہ
این دو دزد آو یخت بر دار بلند
ورنہ اندر قہر بس دزدان بدند

حکایت

تفسیر درۃ الناصحین مین ہی کہ برصیصا نے عبادت کی خدا کی دو سو بیس برس ۲۲۰ ایسی کہ نکی نافرمانی اسمین ذرہ برابر یہانتک کہ تعجب کیا ملائکہ نے عبادت اسکی سے کہا اللہ تعالی نے کیا تعجب کرتے ہو اسکی عبادت سے مین خوب جانتا ہون اس چیز کو کہ نہین جانتے تم اسکو برصیصا میرے علم مین کافر ہی اور داخل ہوگا نار مین بسبب پینے شراب کے جب سنا ابلیس نے یہ کلام اور جانا کہ ہلاکت اسکی میرے ہاتھ مین ہی آیا طرف قبہ عبادت اسکی کے صورت عابدانہ بنا کر پکارا اسکو کہا برصیصا نے مَنْ اَنْتَ کون ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو کہا مین عابد ہون آیا ہون طرف تیرے تاکہ ہوؤن مددگار اوپر عبادت تیری کے واسطے اللہ کے کہا برصیصا نے جو کہ ارادہ کرتا ہی عبادت خدا کا پس اللہ اسکو کافی ہی پس سنکر کھڑا ہو رہا ابلیس واسطے عبادت خدا کے تین روز تک اسطرح کہ نہ سویا اور نہ کہایا اور نہ پیا کہا برصیصا نے مین تو کہاتا بہی ہون اور پیتا بہی ہون اور سوتا بہی ہون اور تو نکہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ سوتا ہی اور حالانکہ عبادت کی مین نے دو سو بیس برس اور نہ قادر ہوا مین اوپر ترک کرنے کہانے اور پینے کے کہا ابلیس نے کیا مین نے ایک گناہ جبکہ مین یاد کرتا ہون اس گناہ کو دور ہو جاتی ہی مجہسے نیند اور کہانا اور پینا کہا برصیصا نے کیا حیلہ ہو میرا تاکہ مین بہی ہون

Marfat.com

تیرے جیسا کہا جا اور کر کوئی نافرمانی اللہ کی اور پھر توبہ کر اللہ کیطرف اپنی گناہ سے پس مغفرت وہ رحیم ہے تاکہ پاوے حلاوت عبادت کی کہا کیا چیز کروں کہا زنا کر کہا یہ نہ کرونگا مین کہا قتل کر کسی مومن کو کہا یہ بھی نہ کرونگا کہا تو پی شراب کو کہ یہہ تو آسان بہت ہے کہا کونسی جگہہ پاؤنگا مین شراب کو کہا کہ جا تو فلانے گانوین ملے گا تجکو شراب پس گیا اس گانوین اور دیکھا کہ ایک عورت آراستہ پیراستہ خوبصورت بیچتی ہے شراب کو غرض خریدا اوسنے شراب کو اور پیا اور ہوا نشا اور کر اعورت سے اور کیا اسنے زنا اور آگیا اس مکان مین خاوند اسکا پس حالت مستی مین قتل کیا اسکو پھر ابلیس علیہ اللعنۃ بشکل انسان گیا طرف سلطان کے اور خبر دی ذرّہ ذرّہ اس معاملے کی پس فوراً گرفتار کیا اور مارے اسکو اسّی دُرّے واسطے حد شراب کے اور سو کوڑے واسطے حد زنا کے اور حکم دیا پھانسی کا واسطے خون قصاص کے پس جب کہ چڑھایا اسکو پھانسی پر آیا ابلیس طرف برصیصا کے اوسی صورت پہلی پر اور کہا **کیف حالک** کہا جسنے فرمان برداری کی بری ہمسایہ کے جزا اوسکی یہہ ہے کہا ابلیس نے تھا مین تیری بلا مین دو سو بیس برس سے یہانتک کے سولی چڑھایا تجکو مین نے اور اب بھی اگر مرضی ہو تیری تو بچاؤن مین تجکو اور اُتاروں سولی سے کہا اگر ایسا ہے تو تو بچا مجکو کہا ابلیس نے سجدہ کر مجکو ایک سجدہ کہا کیونکر کرسکون سجدہ اوپر لکڑی کے کہا سجدہ کر مجکو ساتھ اشارہ کے پس سجدہ کیا اور کافر ہوا ساتھ اللہ کے اور گیا دنیا سے بی ایمان اعاذنا اللہ منہا اور اسجگہہ جاننا چاہیئے اگر کوئی شبہ کرے کہ جسوقت مرد مسلمان کو یہ دعا تعلیم ہوئی کہ نماز مین روبرو پروردگار اپنے کے اس طرح عرض کر کہ اھدنا الصراط المستقیم پھر سوال کرنا ہدایت کا کیا موقع ہے اسواسطے کہ مومن نمازی کو جب اسقدر ہدایت حاصل ہوئی کہ حضور مین پہونچ گیا پھر طلب کرنا ہدایت کا تحصیل حاصل ہے اور اسکا کیا فائدہ ہے **جواب** اس شبہ کا ساتھ کئی وجہ کے ہے اول یہہ کہ بندیکو ضرور ہے بعد معرفت الہی اور ہدایت کے معرفت خط مستقیم کے درمیان افراط اور تفریط کے بیچ اعمال شہوانیہ اور غضبیہ کے اور بیچ خرچ کرنے مال کے اور مقصد اور مطلب ہدایت سے ہدایت پانا طرف راہ کے ہے وہ راہ میانہ ہے اور دوسری مقربین بندے اگرچہ پہچانا اللہ کو ساتھ دلیل کے اور اسجگہہ دلیلین اور بھی ہین پس معنی اِھدِنَا عَرِّفنَا مَا فِی کُلِّ شَیءٍ مِن کَیفِیَّتِہٖ دَلَالَتِہٖ عَلٰی

Marfat.com

تتمہ

عَلٰی ذَاتِکَ وَصِفَاتِکَ وَاَفْعَالِکَ یعنی معلوم کروا ہمکو وہ چیز جو کہ ہر شی مین ہی کیفیت
دلالہ اوسکی سے اوپر ذات تیری کے اور صفات اور افعال تیری کے اور تیسری بیشک سعی اوسکی
بموجب قول اللہ تعالی کے وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا طلب اعراض اور روگردانی کا ہی
ماسوی اللہ سے اور اگرچہ ہو جان اسکی یہان تک کہ اگر حکم کیا جاوے ساتھ ذبح کرنے بیٹے کے
مانند ابراہیمؑ کے یا ساتھ فرمان برداری کرنیکے واسطے ذبح ہونے کے مانند اسمٰعیل علیہ السلام کے
یا ساتھ ڈالنے جان اپنی کے دریا مین مانند یونس علیہ السلام کے یا ساتھ شاگردی کرنے کے
باوجود پوچھنے اوسکی کے نہایت درجہ بلند کو مانند موسی علیہ السلام کے یا بیچ جبر کرنے کے ساتھ
امر بالمعروف کے اوپر قتل اور چیرے جانے کے دو ٹکڑے مانند یحیی اور ذکریا علیہما السلام کے اور
جاننا چاہیے اسمقام پر صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فرمایا اور صراط الذین صبروا اور قتلوا
نہ فرمایا واسطے رغبت دلانے کے طرف مقام انبیا اور اولیا کے بسبب انعام انکے کے اور پھر استقامت
اعتدالیہ اور ثابت رہنا اسپر ایک امر مشکل ہی اور اسیواسطے فرمایا نبی علیہ السلام نے بوڑھا کر دیا
مجکو سورہ ھود اور اخوات اسکے نے اس سبب سے کہ فرمایا اسمین فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ پس
انسان باعتبار قوی ظاہری اور باطنی اپنی کے مشتمل ہی اوپر صفات اور اخلاق طبیعیہ اور روحانیہ
کے اور ہر ایک کے واسطے ان مین سے دو طرفین ہین افراط اور تفریط کے اور واجب ہی معرفت
راہ درمیانی کی افراط اور تفریط سے اور باقی رہنا اوپر اوسکے اور ساتھ اسکے وارد ہوئی
ہین اوامر اور ناطق ہوئی آیتین کقولہ تعالی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً الخ دلالہ کرتی ہے
اوپر درمیانی چال چلنے کے درمیان بخل اور اسراف کے اور مانند قول علیہ السلام کے واسطے
اس شخص کے کہ جسنے مشورہ کیا حضرت سے اور سوال کیا بیچ گوشہ اختیار کرنے کے اور صیام
دھر اور قیام لیل سے بعد چھوڑنے کے حضرت نے اسکو کہ مقرر واسطے نفس تیرے کے اوپر تیرے حق ہے
اور واسطے بی بی تیری کے اوپر تیرے حق ہی اور واسطے اولاد تیری کے تیرے پر حق ہی پس روزہ
رکھہ اور افطار کر اور قیام کر اور سو اور اسی طرح سب احوال مین میانہ روی ہی مانند قول اللہ رب

الوقت کے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا یعنے نہ بہت بلند پڑھ ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت پست پڑھ ساتھ اُسکے اور ڈھونڈ درمیان اسکے راہ ف یعنے نماز مین بہت چلانا بھی نہین اور بہت دبی آواز بھی نہین بیچ کی چال پسند ہے وَلَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا یعنے نہین بیجا خرچ کرتے اور نہین تنگی کرتے اور ہوتا ہے درمیان اسکے معتدل یعنے میانہ روی وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى اور نہ کجی کی نظر کی اور نہ زیادہ بڑھ گئی اور مانند فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر کے تئین وقت پڑھنے کے پکار کر اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ قَلِيلًا یعنے پست کر اے عمر آواز اپنی کو تھوڑا اور تشریف لائے ابو بکر رض پس پایا عمر رض کو دبی آواز سے پڑھتے ہوئے پس پوچھا ابو بکر رض نے سبب اسکا کہا سناتا ہون اُسکو جس کی مناجات کرتا ہون پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ قَلِيلًا یعنے بلند کر آواز اپنی سے تھوڑا اور اسی طرح امر بیچ باقی اخلاق کے اور شریعت ہماری تحقیق مقرر کی گئی ہے ساتھ بیان میزان اعتدال کے بیچ ہر ترغیب اور ترہیب کے اور حال اور حکم اور صنعت اور خلق کے اور مستقیم کئی قسم ہے ایک اُن مین سے مستقیم ساتھ قول اور فعل اور قلب کے ہین اور دوسری مستقیم ساتھ قلب اور فعل کے ہین نہ ساتھ قول کے یعنے نہین تعلیم کرتے دوسرون کو اور اول اعلی مراتب سے ہے اور تیسرے مستقیم ساتھ قول کے اور ساتھ فعل کے اور نہ قلب کے اور اسمین امید نفع کی ساتھ غیر کے ہے اور چوتھے مستقیم ساتھ قول اور قلب کے نہ ساتھ فعل کے پانچوین مستقیم ساتھ قول کے نہ ساتھ فعل اور قلب کے اور چھٹی مستقیم ساتھ قلب کے نہ ساتھ قول اور فعل کے اور ساتوین مستقیم ساتھ فعل کے اور نہ ساتھ قول اور قلب کے اور یہہ استقامت ان چارون کی انہین کے واسطے ہے نہ واسطے اورون کے اور اگرچہ ہون بعضی نین سے افضل بعض سے اور نہین ہے مراد ساتھ استقامت قولی کے ترک کرنا غیبت کا اور غیرہ وغیرہ کا اسواسطے فعل شامل ہے اسکو مگر مراد ساتھ استقامت قولی کے ارشاد کرنا غیر کو طرف صراط مستقیم کے مثال اجتماع استقامت

قاعدہ

Marfat.com

قلب اور فعل اور قول کے یہہ ہے کہ ایک شخص نے سیکہے مسایل نماز کے اور پھر سکہائے اور وں کو
پس یہہ مستقیم ساتھ قول کے ہے پھر جبکہ آیا وقت نماز کا ادا کیا نماز کو اسنے موافق جانی مسایل
نماز کے ساتہہ نگاہ رکہنے ارکان نماز کے پس یہہ مستقیم ساتھ فعل کے ہے پھر جانا کہ مراد اللہ کے
ساتہہ پڑہنی نماز کے حضور قلب ہے پس حاضر کیا اسنے قلب اپنے کو پس یہہ مستقیم ساتھ
قلب کے ہے اور قیاس کر اوپر اسکے بقیہ اقسام استقامت کو اور تاویلات نجمیہ مین ہے
کہ اقسام ہدایت کے تین ہین اول ہدایت عامہ اہی عامہ حیوانات کے طرف واسطے حاصل
کرنے منافع اور دفع کرنے ضررون کے اور طرف اسیکی اشارہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ
قول اپنی کے اعطی کل شیء خلقہ ثم ھدی جسنے دی ہر چیز کو پیدایش اسکی یعنے
صورت خاص اسکی پھر راہ دکھائی اسکو ساتھ طلب معاش کے ف یعنے کہانے اور پینے کو
ہوش دے بچے کو دودہ پینا وہ نہ سکہاوے تو کوئی نہ سکہا سکے اور فرمایا اللہ نے
وھدینٰہ النجدین اور راہ دکہائی ہمنے اسکو دو راہین ف یعنے کفر اور ایمان کے
یا دودہ کے دونو پستان اور دوسری ہدایت خاصہ یعنے واسطے مومنین کے طرف جنت کے
اور طرف اسی کے اشارہ ہے ساتھ قول خدا کے یھدیھم ربھم بایمانھم الایۃ
راہ دکہاویگا اونکو رب اونکا بسبب ایمان انکی کے ساتھ مقامات نجات کے چلین گے
نیچی انکے نہرین بیچ باغون نعمت کے اور پکارنا اونکا اسجگہ مین سبحانک اللھم ہے
یعنے پاکی اور بے عیبی ہے تجکو یا اللہ اور تحفہ انکا جنت مین وقت ملاقات ایکدوسرے کے سلام ہے
اور آخری پکارنا انکا یہہ ہے الحمد للہ رب العالمین ف عجایب نعمتین دیکہہ کر کہینگے
پاک ذات یعنے سبحان اللہ پھر اسکی لذت پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت مین طور ملاقات بھی
یہی ہے السلام علیک کا جو دنیا مین مسلمان کرتے ہین اور تیسری ہدایت اخص ہے اور
یہہ ہدایت حقیقت ہے طرف اللہ کے ساتھ اللہ کے اور طرف اسکی اشارہ ہے ساتہہ قول
خدا کے قل ان ھدی اللہ ھو الھدی کہہ بیشک ہدایت اللہ کی وہ ہی ہے ہدایت

فائدہ

فایدہ

دوسری ہدایت خاصہ

فائدہ

تیسری ہدایت اخص

اور فرمایا

Marfat.com

اور فرمایا اللہ تعالی نے حکایت ابراہیم سے اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ
کہا ابراہیم علیہ السلام نے یا اللہ مین جانیوالا ہون طرف رب اپنے کے البتہ راہ دکھلاوے گا
مجکو اور فرمایا اللہ سبحانہ نے اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ
اللہ کہینچ لیتا ہے طرف اپنے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکہاتا ہے طرف اپنے جسکو رجوع کرتا ہے
اور قول اللہ تعالی کا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی یعنے تھا تو گمراہ بیچ میدان وجود اپنی کے
پس طلب کیا مین نے تجکو ساتھ جود اپنی کے اور پایا تجکو ساتھ فضل اور لطف اپنی کے اور
راہ دکہائی مین نے تجکو ساتھ جذبون عنایت اپنی کے اور نور ہدایت اپنی کے طرف اپنے
اور کیا مین نے تجکو نور اور راہ دکہاتا ہون مین ساتھہ تیرے وسیلہ کے طرف اپنے جسکو چاہتا ہون
مین اپنے بندون مین سے پس جسنے تابعداری کی تیری اور ڈہونڈی رضامندی تیری پس نکالینگے
ہم اون کو ظلمات وجود بشر سے طرف نور وجود روحانی کے اور راہ دکہاوینگے ہم طرف صراط
مستقیم کے کما قال اللہ تعالی قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ
بِهِ اللّٰهُ تحقیق آیا تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن روشن
راہ دکہاتا ہے ساتہہ اسکے اللہ اور صراط مستقیم وہ دین ہے قویم اور وہ ہے کہ جبرا ل
ہے قرآن عظیم اور وہ خلق سید المرسلین کا ہے بیچ اس چیز کے کہ کہا اللہ تعالی نے وَاِنَّكَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ پہر وہ صراط مستقیم طریق جنت کے ہے اور یہہ واسطے اصحاب یمین کے ہے
کقولہ تعالی وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
اور اللہ بلاتا ہے طرف دار السلام کے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی
کے اور یہہ ہدایت واسطے شایقین کے ہے کما قال اللہ تعالی اِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ
الْاُمُوْرُ اور البتہ تو ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدہی کے راہ اللہ کی وہ ہے کہ واسطے اسکے
جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے خبردار ہو طرف اللہ کے پہیرے جاتے ہین

Marfat.com

سب کام اور جو کچھ کہ ہی واسطے اصحاب یمین کے وہ حاصل ہی سابقین کو اور وہ سابقین کو اور
وہ سابقین اوپر اصحاب یمین کے سبقت کرنے والی ہیں ساتھ اس چیز کے جو انکے لئے ہی شہود جمال سے
اور کشف جلال سے اور یہہ خاص ہی واسطے سید المرسلین رسول رب العالمین کے اور تابعین کے
كَمَا قَالَ اللهُ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہہ کہ یہہ ہی راہ
میری بلاتا ہون طرف اللہ کے اوپر بینائی یقین ہون اور جسنے متابعت کی میری کہا شیخ قدس سرہ نے

بیت

اگرچہ بحق میرود جادہ ات	بر آتش فشانند سجادہ ات

یہہ منقول ہوئی تفسیر روح البیان سے اور تفسیر زاہدیہ مین بیچ تفسیر اهدنا الصراط المستقیم کے
یون لکھا ہے وقوله اِهْدِنَا الصِّرَاطَ وَلَمْ يَقُلْ اِهْدِنِيْ اسواسطے اگر اہدنی کہتا تو تنہا
ساتھہ حاجت اپنی کے حاجت چاہنی ہوتی اہدنا کہا تاکہ ہم ساتھہ حق اپنی کے حاجت چاہنی ہو
اور ساتھہ حق تمام مومنین کے شفاعت چاہنی ہوا اور یہ رد ہی اوپر منکرون شفاعت کے کہ اللہ
تعالی نے عامہ مومنین کو دنیا مین بیچ بزرگترین حاجت کے شفاعت دی اگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم کو شفاعت دی بیچ گناہ کبیرہ مومنون کے کیا عجب ہی اور یہی اسجگہ جاننا چاہیے کہ عقیدہ
اہل سنت وجماعت مین شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کے حق ہی اور ثبوت شفاعت
جناب رسول ع کی قرآن اور احادیث سے ثابت ہی چنانچہ تفسیر مدارک مین ہی وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الثَّوَابِ وَمَقَامِ الشَّفَاعَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَتَرْضٰى یعنے
البتہ جلدی دیگا تجکو رب تیرا آخرت مین ثواب اور مقام شفاعت سے اور سوا اسکے کرامات سے
پس خوش اور راضی ہوگا تو اور یہی اسمین ہی قول خدا عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کے
وَهُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ یعنے مقام محمود او وہ مقام شفاعت کا ہی نزدیک
جمہور علما کے اور اسپر احادیث اور اخبارات دالہ ہین اور یہہ وہ مقام ہے جسمین حضرت کو
لواء الحمد عنایت ہوگا اور تفسیر بیضاوی مین ہی عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Marfat.com

اَنَّہٗ مَقَامُ الشَّفَاعَۃِ یعنے تحقیق مقام محمود اوہ مقام شفاعۃ ہے اسواسطے کہ روایت کی ہے ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام محمود اوہ مقام ہے کہ جسمین
شفاعت کرونگا بیچ اپنی امت کی اور جامع صغیری بیچ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَقٌّ الحدیث شفاعت میری دن قیامت کے حق ہے پس جو یقین نلایا
ساتھ اسکے نہوگا اہل شفاعت سے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی
اور طبرانی اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے واسطے اہل کبائر کے
امتہ میری سے اور روایت کیا بزاز اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے ساتھ سند صحیح کے کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شفاعۃ کرونگا اپنی امت کی اتنی کہ پکاریگا رب میرا کہ راضی ہوا تو
یا محمد پس کہونگا مین ای رب مین راضی ہوا اور کہا امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ نے فقہ اکبر مین شفاعت
نبی ہمارے کی واسطے مومنین گناہ گارون کے اور واسطے گناہ کبیرہ کرنیوالون کے جوکہ ہین لایق عذاب کے
حق ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیچ رسالہ وصیت کے شَفَاعَۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَقٌّ لِکُلِّ مَنْ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ صَاحِبُ کَبِیْرَۃٍ شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی حق ہے واسطے ہر کسی کے جنتیون سے اور اگرچہ ہو صاحب کبیرہ اور کہا ملا علی قاری نے شرح الاز ہر
مین اِنَّ ھٰذِہِ الشَّفَاعَۃَ لَیْسَتْ مُخْتَصَّۃً بِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فَاِنَّہٗ بِالنِّسْبَۃِ
اِلٰی جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ مقرر یہہ شفاعت نہین ہے خاص ساتھ اہل کبایر کے اس امتہ سے پس تحقیق وہ ہے
بہ نسبت تمام امتہ کے اور کہا امام سبکی نے بیچ شفاء السقام کے بیشک شفاعت سب شفیعون کے تحت
شفاعت نبی ہمارے کے ہے اور ہر نبی ساتھہ تبلیغ احکام شریعت کے نایب ہین نبی ہمارے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بیچ فتح الباری کے ہے کہ وارد ہوئے حدیثین بیچ بابت شفاعت محمدیہ کے متواتر اور بیچ
فتاوی عالمگیریہ کے ہے وَلَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ مَنْ یُّنْکِرُ شَفَاعَۃَ النَّبِیِّ اور نہین درست
اور جائز ہے نماز پیچھے منکر شفاعۃ کے کَمَا حَقَّقْتُہٗ فِیْ ھَدِیَّۃِ الْحَرَمَیْنِ

ابیات

Marfat.com

دیکھ تو قرآن مین ای بھائی جان — رب نے کیا کئی جا ایسا بیان
جائے یک محشر مین ہی محمود نام — ہی محمد کے شفاعت کا مقام
بھی کہا قرآن مین یون ذالمنن — ہم نے شفاعت کا دیا اسکو اذن
ہی ازل سے یہ اجازت اسکے تئین — اسکے غیر از نبی اجازت کسکو نئین
آیتین آئی کئی اس شان مین — ہی اگر شک دیکھ جا قرآن مین
ہی حدیثون اور کتابون مین بیان — یون کہے مین خاتم پیغمبران
رب نے عطا دو مرتبے مجکو کئے — نا کسی پیغمبرون کو رب دئے
ایک تو معراج ہی ای نیک نام — دوسرا ہی سو شفاعت کا مقام
ہی محمد کے علم کا حمد نام — دیکھ کر محشر مین اسکو خاص و عام
یون کہینگے جائے یہ محمود ہی — یہ محمد کے لئے مقصود ہی
انبیا سایہ مین اسکے آئین گے — سب شفاعت مصطفی سے پائین گے
حشر کا دن ہوئیگا جب آشکار — انبیا رونے لگین گے زار زار
اولیا کی آہ و زاری کا بیان — نئین لکھا جاتا ہی سن ای بھائی جان
آئیگا خورشید نیزے خاص مین — ناکہ رہیگا کسیکے اوپر کوئی نظر
یون چلیگی تن سے جوئی چوکدن — اسمین غوطہ کھائینگے سب مرد و زن
چوطرف سے سب فرشتہ گھیر کر — اگھیرینگے سب کو کر زیر و زبر
تخت رب کا بھائی جان اس آن مین — لا رکھینگے حشر کے میدان مین
حق تعالی آئے گا انصاف پر — ہووے گا ہر ایک کا ظاہر خیر و شر
یکطرف میزان کا ہووے ہجوم — یکطرف سے ہو عملنامہ کی دھوم
یکطرف سے ہو جہنم کا خروش — یکطرف سے پل کا ہووے بسکہ جوش
ہر طرف سے آہ و زاری کی ہو دھوم — چوطرف سے واویلا کا ہو ہجوم

دون

Marfat.com

یون کہینگے مل کے سب با دردِ غم ‏ ‏ ہائے ہائے کس کنے اب جائے ہم
رنج و غم سے ہونگے سب خاطر اداس ‏ ‏ آئینگے روتے ہوئے آدم کے پاس
دل جلے روتے ہوئے مل مل کے ہاتھ ‏ ‏ یون کہینگے درد غم سے دے نجات
آہ کیسے آج ہین ہم غمزدہ ‏ ‏ غمزدہ آفت زدہ ماتم زدہ
دیکھ آدم سب کا رونا پیٹنا ‏ ‏ سب کو چھاتی سے لگا سمجھاونا
یون کہینگے آج کا دن ہی کبل ‏ ‏ سب کے آنکھون سے چلا پانی ابل
مین پریشان حال ہون اب کیا کنا ‏ ‏ بولتا ہون ربنا یا ربنا
ای بچارے جاؤ تم سب نوح کن ‏ ‏ ہوویگی تمکو شفاعت اور امن
دل جلے سب غمزدے ہوکر اداس ‏ ‏ آئینگے روتے ہوئے سب نوح پاس
روتے روتے یون کہینگے اس کے تئین ‏ ‏ ہائے ہائے کوئی تجھ بن ہمکو نئین
چوطرف ہی آہ و ماتم کا ہجوم ‏ ‏ مچ گئی ہی چوطرف زاری کی دھوم
آہ و زاری اب مچی ہی چوکدن ‏ ‏ تجھ بغیر از کہین نہین ہمکو امن
نوح سنکر انکی خواری ابتری ‏ ‏ سب کے تئین دیکھ دلاسا دلبری
یون کہینگے آج کا دن سخت ہی ‏ ‏ کیا کرون مین ہائے کیا اب وقت ہی
خوف سے روتا ہون مین ہو بیحواس ‏ ‏ جاؤ روتے اب خلیل اللہ پاس
سب پریشان ہاتھ ملتے بیحواس ‏ ‏ آئینگے روتے خلیل اللہ پاس
یون کہینگے اسکے تئین کر یک نظر ‏ ‏ اب ہمارے آنکھ کے برسات پر
ہم غریب ہین بیچارے بے امن ‏ ‏ غمزدے ہین بیوسیلے بیوطن
آج کے دن کوئی نہین دلسوز ہی ‏ ‏ ہائے کیا اب سخت تر یہ روز ہی
ہوگئے ہم بیکس خوار و ذلیل ‏ ‏ نئین وسیلہ کوئی تجھ بن ای خلیل
آہ دو کے یون کہینگے کیا کرون ‏ ‏ تم سریکا مین پریشان حال ہون

Marfat.com

ھائے کیا آج مین ھون پیحواس
واہ ویلا آہ کرتے سب جنے
آہ وزاری سے کھین گے اسکے تین
آہ کرتے کانپتے ھین ھم تمام
ھم یتیمان دل جلے ھین اور جگر
آہ موسیٰؑ یون کھین گے سب کے تین
کسطرح مانگو شفاعت رب کنے
آہ وزاری سے پھرین گے سب جنے
آہ وزاری سے کھین گے اسکے تین
سب دکھیارے اور بیچارے مین غریب
ھم یتیمان بی امن ھین بیوطن
یون کھین گے سب کو دلداری کے ساتھ
اب محمدؐ پاس جاؤ مل تمام
ھی وسیلہ آج وہ ھم سب کے تین
ھی محمد فخر تاج مرسلان
سب خوشی سے یاد کرتے یا غفور
سب دُکھیارے اور بچارے ھانک مل
ھم غریبون غمزدین بیچارگان
ھین ھم ماتم زدے آفت زدے
بیکس و بی یار بے سامان مین
ای محمدؐ ھمکو اب سایہ مین لے

جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰؑ کے پاس
آئین گے روتے ہوئے موسیٰؑ کنے
بیکسان ھین بے سر و سامان ھین
آہ زاری مچی ھی دھوم دھام
آج کے دن تو کرم کی کر نظر
حال اپنا دیکھ کر روتا ھون مین
جاؤ عیسیٰؑ پاس مل کر سب جنے
آئین گے روتے ہوئے عیسیٰؑ کنے
آج تجھ بن کوئی وسیلہ ھمکو نین
ھوگیا ھی رنج و غم اُن کے نصیب
رنج و غم سے دیے ھمارے تین امن
نا امید ایسے ھوگی تم کو نجات
ھی محمدؐ کو شفاعت کا مقام
اسکے غیر از کوئی وسیلہ ھمکو نین
ھی محمدؐ خاتم پیغمبران
ھووین گے حاضر محمدؐ کے حضور
یون کھین گے ای رسول کردگار
بے وسیلہ بے امن ھین بیکسان
ھم ضعیف و ناتوان زحمت زدے
ھم دکھیارے بیوطن حیران ھین
ھم دکھیارے ھین پناہ تو ھمکو دے

نین ہی تجھ بن کوئی والی ای رسول ۔ اس چمن کا تو ہی مالی ای رسول
ہم عدم مین تھے نہ تھا ہمکو نمود ۔ پائے تیرے فضل سے ہم سب وجود
انبیا پر تجھ کو لائق سروری ۔ مرسلان پر تجھ کو لایق مہتری
نئین ہی کوئی تجھ بن رحمۃ للعالمین ۔ کہ شفاعت یا شفیع المذنبین
امتون کے پاس روتے آئین گے ۔ مان کے جیسا سب کے تئین سمجھائین گے
سب کو چھاتی سے لگا کہ بار بار ۔ روئین گے بھی مصطفی بی اختیار
سب کو سمجھا کر منا کہ رحمتی ۔ یون کہین گے امتی ای امتی
امتی تم اب دکھیارے ہو نکو ۔ مین تمہارا ہون وسیلہ اور نکو
مصطفی رب کو سرا کہ بیشمار ۔ جب کہ دینگے چار سجدے چار چار
سب گنہگارو کے تئن بخشائین گے ۔ سب کے تئین کوثر کے او پر لائین گے
اپنے ہاتون سے پلاوین گے رسول ۔ اپنے ہاتون سے پلاوین گے رسول
امتون کو ساتھ لیکہ باصفا ۔ آئین گے جنت کے اندر مصطفا
جسقدر ہی علم اور جیسا ہی کام ۔ اسقدر جنت مین ہی اسکو مقام
نعمتین جنکو جو درکار ہی ۔ سب سے بہتر نعمت دیدار ہی
کب تلگ پھر گفتگو بس کہ حیات ۔ مانگ رب سے پھر دعا اب دل کے ساتھ
رکھ مجھے امت مین اسکے ای رحیم ۔ موت دے ملت مین اسکے ای کریم
اللہ اللہ ہی تو رحمان اور رحیم ۔ تو عطا کر ہمکو راہ مستقیم

اور بیچ تفسیر بحر المواج کے ہی کہ صراط مستقیم عبارت ہی دین اسلام سے یا شریعت پیغمبر علیہ السلام سے یا سنت اور جماعت سے کہ اوپر اوسکے پیغمبر اور یار اوسکے تھے اور تفسیر زاہدی مین ہی کہ مراد صراط مستقیم سے کتاب اللہ ہی موافق روایت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے اور ابن مسعود سے بہی اسی طرح روایت کی اور کہا ابو العالیہ نے صراط المستقیم وہ طریق رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور طریق ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ہے پس سنا اسی قول کو حضرت حسن بصری رضنے اور فرمایا سچا ہے ابو العالیہ اور روایت ہے جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ صراط المستقیم اسلام اور روایت محمد بن حنیفہ سے کہ صراط مستقیم دین اللہ کا ہے کہ وہ نہین قبول کرتا اللہ بندون سے سوائے اس دین کے اور کہا تفسیر غریب مین صراط مستقیم نبی علیہ السلام ہین اور ایمہ اربعہ جو کہ قایم ہین مقام انکے اور اولی یہہ ہے کہ حمل کی جاوے یہہ آیۃ اوپر عموم کے تاکہ داخل ہون سب ہیچ اسکے اسواسطے صراط مستقیم وہ دین ہے کہ حکم فرمایا اللہ جل شانہ نے ساتھ اسکے توحید اور عدل سے اور دوستی اور تابعداری اوس چیز کی جو کہ واجب کی اللہ تعالی نے اطاعت اسکی اور منقول ہے حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے کہ اِهْدِنَا بمعنی ثَبِّتْنَا عَلَى الْهِدَايَةِ یعنی ثابت رکھ ہمکو اوپر ہدایت کے اور قرآن شریف مین گویا اسی کلمہ کے شرح کیواسطے جائے دوسری مین ارشاد فرمایا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ای رب ہمارے نہ پھیر تو دلون ہمارون کو بعد ہدایت عطا کرنے اپنی کے ہمکو اور یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہے یہہ کہ سوال کرنا مطلب کا غیر سے دو وجہ سے خالی نہین ہوتا یا تو یاد دلانا اس مطلب کا ہوتا ہے کہ وہ شخص بھول گیا ہو یا برانگیختہ کرنا بخیل کا اوپر سخاوت کے ہوتا ہے اور یہہ دونو وجہین حکیم مطلق اور جواد برحق کے شان مین متصور نہین ہوسکتی پس فایدہ اس مانگنے کا اور اس دعا کا کیا ہوا علی الخصوص کہ دعا رضا بقضا کو بھی منافی ہے ہم کہتے ہین ابھی حکمت حکیم کی تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا سوا تضرع اور زاری کی ندیوے تاکہ نفس اوسکا ٹوٹے اور تکبر اسکا پست ہوئے پس شاید مانگنا اور ذلیل ہونا ہمارا اسکا دگر پڑجاوے اور جو شرط کہ اللہ تعالی کی حکمت مین مرعی ہے صورت پکڑے

فرد

تا نگرید طفل کی جوشد لبن　　تا نگرید ابر کی خندد چمن

اور دعا منافی رضا بقضا کو بھی نہین اسواسطے کہ جایز ہے رضاء الہی اسیمین ہو کہ بندہ خواری اور زاری اپنی ظاہر کرے اور عطا بعد طلب بندہ کے واقع ہو اب سمجھنا چاہیے کہ سوال ہدایت کا اوپر

استعانت کے متفرع کیا ہی اسواسطے کہ ہدایت ایک قسم استعانت کا ہی اور خاص کا متفرع
کرنا عام پر ظاہر ہی اور عبادت پر بھی بواسطے استعانت کے متفرع ہی اسواسطے کہ عبادت جب
مجاہدی کے سبب سے کمال کو پہونچتی ہی مفید اعلیٰ درجہ ہدایت کو ہوتی ہی قال اللہ تعالےٰ
والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنے جنہون نے مجاہدہ اور محنت اور کوشش
ہمارے لئے ہم سجہا دینگے انکو اپنی راہ اور مجاہد محتاج طرف استعانت کی ہی اور جبوقت
عبادت اور استعانت ملحوظ ہوئی تفرع ہدایت کا ہونا مالک یوم الدین پر ظاہر ہوا اسواسطے
کمال نفع ہدایت کا اوس دن مین بسبب عبادت کاملہ کے بغیر اعانت اسکی کے میسر نہین ظاہر
ہوگا اور تفرع ان تینونکا اوپر رحمت عامہ اور خاصہ بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہتر سب تربیتون
مین سے ہی ہدایت خوب ظاہر ہی اور جو چیز کہ متعلق ساتھ صراط الذین انعمت علیہم کے ہی
یہہ ہی کہ حقیقت نعمت کی کیا ہی ایک منفعت ہی کہ بطریق احسان غیر کو پہنچاوے اور نفع اپنا
اسمین منظور نہو اور اسیواسطے منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام
کرنیمین منافع اپنے بہی خیال مین ہوتی ہین جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا اور کافرون اور فاسقون
جو نعمتین دی گئی حقیقت مین وہ نعمتین نہین ہی اسواسطے کہ انعام انکے ساتھ منظور نہین اور
جو چیزین کہ جنس منافع سے انکو عطا ہوتی ہین ظاہر مین وہ نعمت ہی اور باطن مین بلا اور آفت
ہی پس مثال اسکی یہہ ہی کہ زہر قاتل حلوے مین ملا کر دین یا حلوا لذیذ اگرچہ زہر اسمین ہو
ایک شخص مزاج بگڑے ہوئے کو کہلا وین کہ اسکے معدہ مین اخلاط سمیہ کیطرف مستحیل ہوکر حکم زہر
قاتل کا پیدا کرے یا ایسے مثال ہی کہ ایکشخص کو حلوا لذیذ دین اور وہ شخص اوسکو بیوقت یا
بھوک سے زیادہ نوش کرے اور باعث بدہضمی اور ہیضہ کا ہووے اور اسی واسطے قرآن
مجید مین فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر
لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما یعنے نہ سمجھے منکر کہ ہم فرصت دیتے ہین انکو
کچھ بہتر ہی اون کے حق مین ہم فقط اسواسطے اونکو فرصت دیتے ہین تاکہ بڑھی جاوین گنہ مین اور

Marfat.com

اسمی واسطے الہی کو دوسری آیۃ مین خاص فرمایا ہی ساتھہ چار گروہ کے کہ عبارت انبیا اور صدیقون اور شہیدا ورصالحین سے ہی پس لفظ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا اگرچہ ظاہر مین شامل سبکو ہی لیکن حقیقت مین خاص نہین چار گروہ کے ساتھہ ہی کذا فی العزیزی اور کہا تفسیر زاہدی مین قولہ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یہہ صراط مستقیم صراط ان بندون کی ہی جوکہ منعم علیہن اور وہ انبیا علیہم السلام ہین کما قال اللہ تعالیٰ یَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ اور يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ اور وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرَاهِيمَ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسٰى اور وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيلَ اور وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيسَ ان انبیاؤنکو یاد فرمایا اور پہر کہا اُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ خبر دی کہ انبیا منعم علیہ ہوئے ہین سب مامون ہین زوال ایمان سے اور کہا حسین بن الفضل نے صراط الذین انعمت علیہم ای اَتْمَمْتَ عَلَيْهِمُ النِّعْمَةَ یعنے نگاہ رکھہ ہمکو اوپر راہ اون لوگون کے کہ یہہ نعمت تمام کی تونے انہون پر اور بہت صاحب نعمت آخیر انجام مین نعمتو حاصلہ سے محروم رہے ہین مثل ابلیس اور قابیل اور قارون اور بلعم اور برصیصا کے یعنے خاتمہ میرا اوپر مسلمانی کے کر اور تفسیر روح البیان مین ہی کہ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ بدل ہی اول سے بدل کل اور انعام ایصال نعمت کو کہتے ہین اور نعمت اصل مین ایک حالۃ ہی ایسی کہ لذّت حاصل کرتا ہی اسسے انسان پس اطلاق کی گئی نعمت اس چیز پر کہ محظوظ ہوتا ہے بندہ نعمت دین حق ہے اور کہا ابو العباس بن عطا نے وہ لوگ جوکہ منعم علیہ ہین کئی طبقے ہین اول عارف ہین کہ انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھہ معرفت کے

بیت

اس تمامی علم و فن پر خاک ہو   معرفت کا جسمین نا ادراک ہے

حکایت

ایک دن جناب سیدۃ النسا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے

کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت اور معرفت کسکو کہتے ہین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت نے شریعت وہ ہے جو کہ مین نے پیغام پہنچایا اللہ کی طرف سے اپنی امت کو اور طریقت وہ ہے جو کہ مین نے کیا ہوا اور حقیقت وہ ہے جو مین نے دیکھا ہے چوتھا درجہ معرفت کا جو کہ اس سے حاصل ہو **نقل** ہے کسی شخص نے کسی شیخ کامل سے پوچھا کہ کیا چیز ہے معرفت شیخ بولا وہ عقل ناقص ہے جسپر احکام ظاہری تمام ہوا اور عقل کے حکم مین دس حواس ہین پانچ ظاہری اور پانچ باطنی جامعیت اگر اسکو حاصل نہین تو معرفت مین بے نصیب ہے اسواسطے کہ جب تک جامعیت مین کامل نہ ہوگا مقام معرفت کو نہ پہنچیگا ؁ ؁

بیت

دل کو حاصل معرفت کا ہی مقام ۔۔۔ دل کے تئین ہے جامعیت والسلام

اور دوسرا طبقہ اولیاء اللہ کا ہے کہ انعام کیا اللہ نے اونپر ساتھ صدق اور رضا اور یقین کے اور تیسرا طبقہ ابرار کا ہے کہ انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ حلم اور رافت کے اور چوتھا طبقہ مریدونکا ہے یعنے جو اللہ کے چاہنے والے ہین انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ حلاوت طاعت کے اور پانچوان طبقہ مومنونکا کہ انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ استقامت کے اوپر دین حنفی کے اور چھٹا طبقہ ایمہ کا کہ انعام کیا اللہ نے ان پر ساتھ قایم مقام کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ارشاد اور ہدایت کرنے کی طرف صراط مستقیم کے اور ساتوان طبقہ مقلدین کا جو انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ تقلید اور پیروی کرنے ایمہ دین کے مثل شافعی اور حنفی اور مالکی اور حنبلی کے اور نسبت کے ہدایت کی یہان پر طرف بندون کے اور بیچ قول اللہ تعالی کے وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا طرف ذات مقدس اپنی کے مانند نسبت کرنے دین اور ہدایت کے کا ہے طرف ذات اپنی کے بیچ کلام مجید اپنے کے مثل اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ اور وَاِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اور کبھی نسبت کرتا ہے طرف بندون کے مثل اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اور فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ اور بہید اور سر اسکا دو وجہ سے ہے اول یہ ہے

کہ نسبت کرنی طرف اپنی ذات کے واسطے قطع کرنے اور دور کرنے خودی اور عجب بندیکہ اور
نسبت کرنی طرف بندے کے واسطے تسلی خاطر اسن بندیکے دوسرے نسبت ہدایت کے
طرف بندے کے واسطے بزرگی اور شرافت اسکی کے اور نسبت طرف ذات اپنی کے واسطے قطع
کرنے اور دور کرنے طمع ابلیس کے اس بندیسے جیساکہ کہا شیطان نے وقت نازل ہونے قول
اللہ تعالی کے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اگرچہ مین نہین قدرت رکہتا مین
اوپر سلب کرنے عزت اللہ کے اور رسول اسکے کے لکن سلب کرونگا عزت مومنین کی پھر کہا
اللہ تعالی نے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا پس قطع ہوئی طمع اسکی کذا فی التیسیر اور دوبار
ذکر کرنا صراط کا اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ مقرر صراط حقیقی وہ صراط ہے ایک جوکہ بندیسے
طرف اللہ کے ہو اور دوسری اللہ سے طرف بندیکے ہو پس جوکہ صراط ہے بندیسے طرف
اللہ کے وہ طریق خوفناک ہین بہت قطع کریگا اس راہ مین قافلون کو اور طے کریگا منزلون کو اور
پکاریگا پکارنیوالا واسطے اہل عزت کے طلب روح اور راہ بند اور راہ زن کاٹتے ہین اس
راہ کو اوپر اس فریق کے کقولہ تعالی حکایت ابلیس سے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ
البتہ بیٹھین گے ہم واسطے لوگون کے اوپر راہ راست تیرے کے تاکہ ان سے روکے یعنے مین تو گمراہ ہوا
اب انکی بھی راہ مارونگا اور جوکہ راہ اللہ سے ہے طرف بندے کے وہ راہ امن اور امان کی
ہے اور سلامت گذرتے ہین اسمین قافلے اور ساتھہ نعمتون کے طے ہوتی ہین اسمین منزلین
اور راہ نمائی کرنا ہے ساتھہ دلائل کے راہ نمائی کرنیوالا اسکا ساتھہ ان لوگون کے کہ انعام کیا
اللہ نے اوپر اون کے نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین سے یعنے انعام کیا
اللہ نے اوپر اسرار انکی کے ساتھہ انوار عنایت کے اور اوپر ارواحون انکی کے ساتھہ اسرار
ہدایت کے اوپر دلون انکی کے ساتھہ آثار ولایت کے اور اوپر نفوس انکی کے بیچ قلع اور قمع
کرنے خواہشون نفس کے اور نگاہ رکھنی شرع کے ساتھہ توفیق کے اور بیچ دفع کرنے مکر
شیطان کے ساتھہ مراقبہ کے اور جاننا چاہیے کہ نعمتین دو قسم ہے ایک ظاہری اور ایک

Marfat.com

باطنی ظاہری مانند بھیجنے رسولون کے اور نازل کرنے کتابون کی اور توفیق دینے قبول کرنے دعوت رسولون کی اور اتباع سنت کی اور اجماع کی مانند تقلید ایمہ اربعہ کی اور احتساب بدعت مثل مذاہب جدیدکے اور نافرمان بردار ی نفس کی واسطے اوامر اور نواہی کے اور ثابت رہنا قدم صدق کے اور لزوم عبودیت کے اور باطنی وہ ہے کہ انعام کیا اللہ نے اوپر ارواحون انکی بیچ ہدایت فطرت کے ساتھ چھڑکنے نور اپنے کے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِنْ نُوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ ذٰلِکَ النُّوْرُ فَقَدِ اھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاہُ فَقَدْ ضَلَّ یعنے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر اللہ نے پیدا کیا خلقت کو بیچ تاریکی کے پھر چھڑکا اون پر نور اپنا پس جو پہنچا اس نور کو اور حاصل کی روشنی اسکی پس تحقیق پیا ہدایت پائی اور جو نہ پہنچا اوسکو اور خطا کیا پس تحقیق وہ گمراہ ہوا پس تو ہوئی کشادگی دروازہ صراط اللہ کی طرف بندے کے چھڑکنے اس نور سے اور اول اور شروع مینہہ کا ترشح یعنے چھپا ہوتا ہے اور پھر برسنا پس مومن منتظر ہوتے ہین ساتھ اس نور رشہ شوش یعنے چھڑکے ہوئے کی طرف مشاہدہ برسانی والی کے اور انتظاری کرتے ہین بارش کی اور دعا کرتے ہین یون اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ یعنے کہتے ہین یا اللہ دکھا ہمکو راہ سیدھی راہ اون لوگون کی جنپر انعام کیا تونے ساتھ جذبون الطاف اپنی کے اور کھولے تونے اون پر دروازے فضل اپنی کے تاکہ راہ پائی انہون نے ساتھ مدد تیری کے طرف تیرے اور پہنچے وہ کل شی کو کہ پہنچے اور حاصل ہوئی انکو ساتھ امداد تیری کے تیری طرف سے کذا فی التاویلات النجمیہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنے نگاہ رکھہ ہمکو اوپر راہ راست پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین اور ایمہ دین کے اور نگاہ رکھہ ہمکو غیر اس راہ سے کہ وہ راہ مغضوب علیہم اور ضالین کے ہے اور جاننا چاہیے کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین بدل ہے الذین سے اوپر اس معنی کے کہ مقرر منعم علیہم وہ لوگ ہین جو سلامت رہے غضب اور ضلال سے اور کلمہ غیر کا تین وجہ پر ہے اول ساتھ معنے مغایرۃ کے اور فارسی مین معنی جز کے اور دوئم

مین معنے سوا کے ہوتے ہین قَالَ اللّٰہُ تعَالیٰ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ تو کہ باندہ لیوے
اوپر ہمارے سوا اسکے اور دوسرے معنی کے کہ زبان فارسی مین معنی اسکے نا اور اردو مین
نہین قَالَ اللّٰہُ تعَالیٰ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ الخ پس جو کہ بے بس ہو
نہ تعدی کرنیوالا اور نہ حد سے نکلنے والا پس نہین گناہ اوپر اسکے اور تیسرے ساتھہ معنے الا کہ زبان
فارسی مین معنی اسکی مگر ہین اور اردو مین بہی ساتھہ اسی معنی کے مستعمل ہے قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ
فَمَا وَجَدْنَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ پس نہ پایا ہمنے اسمین مگر ایک گھر مسلمانون سے
اور اسجگہ احتمال تینون معنون کا رکھتا ہے سوا رمعنے استثنا کے اسواسطے کہ معنے استثنا کے مخصوص
ہین ساتھہ قراۃ نصب کے اور غضب ایک حالۃ نفسانیہ ہے حاصل ہوتی ہے وقت جوش نفس کے
اور جوش خون دل کیسے واسطے خواہش انتقام کے اور یہان پر ضد رضا کی ہے یا ارادہ انتقام
یا ثبوت وعید یا پکڑ دردناک یا بطش شدید یا تعذیب نار ہے اور ضلال عدول ہے راہ راست
سے عمداً یا خطاءً اور مراد مغضوب علیہم سے عصات ہین اور ضالین سے جاہل ساتھہ اللہ کے
مراد ہے اسواسطے کہ منعم علیہم جامع ہین درمیان علم اور عمل کے پس ہوئی مقابل اونکے وہ لوگ
جو بگڑے ہین ایکدو قوتین انکی عاقلہ اور عاملہ سے اور مخل بالعمل فاسق ہے اور مغضوب علیہ واسطے
قول خدا کے جو کہ بیچ حق قاتل عمداً کے وارد ہے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ اور مخل بالعلم
وجاہل ضال ہے کقولہ تعالیٰ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ یا مغضوب علیہم یہود ہین واسطے
فرمانے اللہ تعالیٰ کے بیچ حق انکی کے لَعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ اور ضالون نصاری ہین واسطے
قول خدا کے بیچ شان انکی کے قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مغضوب علیہم یہود اور ضالین نصاری ہین اور ساتہہ اسی کے قائل ہوئے ابن عباس
اور سدی اور ربیع رضی اللہ عنہم کذا فی تفسیر روح البیان اور حدیث صحیح مین آیا کہ روایت کی ابن
حاتم طائی نے کہ عدی نام ہے اسکا حاضر ہوا بیچ خدمت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا حضرت سے
معنی ان دو لفظون کے فرمایا کہ مغضوب علیہم یہود ہین اور ضالین نصاری اور تصدیق اسکی قرآن

مجید مین موجود ہے یہود کے حق مین ہے وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور نصاریٰ کے حق مین وَضَلُّوْا
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ اور تفسیر عزیزی مین ہے کہ مغضوب علیہ دو فرقے ہین ایک کافر عناد کرنیوالی
کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور دویم گناہ گار کہ قصداً گنہ کرتے ہین اور ضال بھی دو فرقے
ہین ایک کافر کہ ساتھ تقلید کے کافر ہوئے یا بسبب قصور فکر کے کہ حقیقت دین کی اون پر ظاہر
اور کھلے نہین اور دویم گنہ گار کہ اللہ کے کرم اور بخشش پر اعتماد اور تکیہ کر کر گنہ کرتے ہین یا بسبب نہ
سوچنے اور نہ دریافت کرنیکے اہل فکر سے نادانستہ منہیات کو اختیار کرتے ہین اور بعضون نے
کہا مغضوب علیہ وہ شخص ہے کہ یقیناً قیامت کے دن انتقام اوس سے لیگی اور سزا دینگے اور
ضال عام ہے احتمال عفو کا بھی رکھتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جو کوئی اعتقاد حق اور خلق
نیک اور عمل صالح مین طرف تفریط کے گیا ہو یعنے جو چیز چاہئے تھی اوس سے کوتاہی کی وہ مغضوب
علیہ ہے اور جو طرف افراط کے گیا ہو وہ ضال ہے اور اسجگہ معلوم کرنا چاہئے کہ ظاہر مین حاجت
اس لفظ کے معلوم نہین ہوتی اگر ایسا فرماتا اہدنا الصراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین کافی اور شافی ہوجاتا اور ذکر ضلال اور غضب کا اثنا در کار نہ ہوتا لیکن
ایمان کے دو بازو ہین کہ مومن کو ان دو بازو کے زور سے سیر اور سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہے
اور وہ دو بازو عبارت خوف اور رجا سے ہے اور دونو ایسے چاہیے کہ اعتدال پر رہین اور اسواسطے
قرآن مجید مین جابجا وعدہ کو ساتھ وعید کے ملا کر ذکر فرمایا ہے اور صراحۃً ارشاد فرمایا ہے ؁
نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ یعنے خبر دار کر دے
بندون میرونکو کہ مین بخشنے والا مہربان ہون اور تحقیق عذاب میرا عذاب دردناک ہے اور حدیث
شریف مین آیا لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهٗ لَاعْتَدَلَا یعنی اگر تولے جاوین خوف اور
رجا مومن کے البتہ برابر اوترے پس ہرگاہ کہ ذکر انعام نے دلالت کے اوپر رجا کی لازم آیا کہ ذکر
غضب کا اور ضلال کا بھی کیا جاوین تاکہ دلالۃً خوف پر کرے اور دونو رکن ایمان کے برابر رہین
اور بھی جاننا چاہیے کہ غضب کو ذات حق کیطرف نسبت نہ فرمائے اور ایسے ہی گمراہی کو بخلاف انعام کے

Marfat.com

کہ اسکی نسبت ذات باری کی طرف کے اسواسطے کہ انعام محض فضل اسکا ہے بغیر سابق ہونے استحقاق
کے اور غضب بسبب شامت اعمال بندون کے اور گمراہی بسبب کوتاہی فہم انکی کے ہے پس گویا
حق تعالے فاعل حقیقی نہین مگر انعام کا اور غضب اور ضلال ساتھہ شرکت بندون کے اور استحقاق انکے
کے اوسے صادر ہوتے ہین اور یہان پر غَیْرِ الَّذِیْ غَضَبَ عَلَیْہِمْ نفرمایا اسواسطے کہ اسصورت
مین اشخاص خاص اندر اسکے داخل ہوتی اور یہہ مطلوب نہین کہ جو شخص غضب اور ضلال کے ساتھہ
مشہور ہے اونہین سے احتراز ہو بلکہ جس مین غضب اور ضلال پایا جاتا ہے کوئی ہو سب سے
احتراز ہوا اور یہی معلوم ہو کہ منعم علیہ کا ایک مقابل ذکر ہو گیا کہ وہ مغضوب علیہ ہے اور ضالین کہ
مقابلہ مبتدین کے ہے منعم علیہ کے مقابلے مین اسکا ذکر کرنا مناسب نہین لیکن ہر گاہیکہ منعم علیہ
یقینا مہتدی یعنے راہ پائی ہوئی بلکہ ہادی ہین یعنے راہ بتلانے والے اسواسطے کہ راہ انہین کی
طلب کرتا ہے اور ہدایت ساتھہ اوسی راہ کے چاہتا ہے ناچار ضالین بھی مقابلہ منعم علیہ کے مذکور
ہوا اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ مقدم کرنا مغضوب علیہم کا اوپر ضالین کے اشارہ اس امر کی طرف
ہے کہ مغضوب علیہم زیادہ تر تباہ ہین اور آخرت مین رسوائی انکی بہت ہے بہ نسبت ضالین کے
پس ان دونو لفظون کے تفسیرون مین مغضوب علیہم کی برائی حال کی زیادہ تر بہ نسبت برائی حال الضالین
کے رعایت کرنی چاہیے تاکہ خلاف نظم قرآنی کا لازم نہ آوے آمِیْنَ اسم فعل ہے ساتھہ معنی
استجب کے معنی اسکے یا اللہ اسْتَجِبْ دُعَانَا یا بمعنے اِفْعَلْ یَارَبِّ کی ہے اور مبنی علی الفتح ہے
مانند اَیْنَ کے اور کَیْفَ کے بسبب التقاء ساکنین کے اور نہین ہے آمین قرآن سے اتفاقاً اسواسطے
نہ لکھی گئی اور نہ منقول ہے کسی صحابہ اور تابعین سے اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے یہہ کہ امین قرآن سے
لیکن مسنون ہے قراۃ امین کی بعد فاتحہ کے حمد اوسے واسطے فرمانے علیہ السلام کے کہ البتہ سکھائی
مجھکو جبرئیل نے آمین وقت فراغت پانے میرے کے قراۃ فاتحہ سے اور فرمایا مقرر آمین مانند مہر کے ہے
اوپر کتاب کے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے آمین مہر ہے رب العالمین کیطرف سے ختم کے ساتھہ
اسکی دعا بندیکی اور کہا وہب نے آمین کے مقابلہ ہر حرف کے پیدا کرتا ہے اللہ تعالی ایک فرشتہ

ک

Marfat.com

کہ کہتا ہے وہ اللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِمَنۡ قَالَ اٰمِیۡنَ اور بیچ حدیث کے ہے دعا مانگنے والا اور آمین کہنے
والا شریک ہے اور طرف اسکی اشارہ ہے قول خدا مین کہ فرمایا قَدۡ اُجِیۡبَتۡ دَّعۡوَتُکُمَا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کہوے امام وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ پس کہو تم آمین پس
تحقیق ملائکہ کہتے ہین آمین جسنے موافق کی آمین اپنی ساتھ آمین ملائکہ کے بخشے گیے اسکی لئے
تمام گناہ اگلے اور اختلاف ہے مفسرین کا بیچ تعین ملائکہ کے جو آمین کہتے ہین بعضون نے کہا
وہ حفظہ ہین اور بعضون نے کہا سوا انکے اور ملائکہ ہین اور بیچ لغت آمین کے اختلاف ہے بعضون نے
کہا مخفف پڑہے ساتھ مدہ کے اور یہہ مختار فقہا ہے اور بعضون نے کہا مقصور اور مخفف
پڑہے اور یہہ مختار ادبا ہے اور ہان ممدود اور مشدد پڑھنا خطا ہے یہان تک کہ اگر کوئی نماز
مین پڑہے تو نماز فاسد ہوگی اور بعضون نے فرق کیا ہے درمیان عالم اور جاہل کے اور کہا ہے
اگر ہے عالم تو فاسد ہوگی نماز اسکی اور بعضون نے حمل کیا اسکو اوپر اختلاف کے جو نزدیک ابی
حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے ہے اور نزدیک امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نہین فاسد ہوتی نماز اور
آمین ساتھ امالی کے فاسد کرتی ہے نماز کو بالاتفاق اور جو لوگ ممدود اور مخفف پڑہتے ہین
نزدیک ان کے مد بمعنے ندا ہے اور نزدیک انکے معنے یون ہونگے یا آمین استجب دعائی اسواسطے
کہ آمین کو انہون نے اسم اللہ تعالی قرار دیا ہے جیسا کہ کہا مجاہد نے اور جو لوگ مقصور اور مخفف
پڑہتے ہین وہی ساتھہ معنی ندا کے رکہتے ہین اور عرب مجرد اسم کہتے ہین اور اسے ندا چاہتے ہین
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُوۡسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیۡقُ یعنے یا یوسف اور کعب اخبار کہتے ہین کہ
آمین خاتمہ رب العالمین کے ہے کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اسکی دعا مومنین کی بنا بر روایت ابو زہیر
شقفی رحمہ اللہ کے کہا اوسنے ایک رات نکلا مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خیمہ کے
اور اس خیمہ سے آواز دعا کی آتی تھی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہورہے اور جب داعی
دعا سے فارغ ہوا فرمایا حضرت نے ختم کر دعا کو ساتھ آمین کے اور بشارت ہو تجکو ساتھ اجابت
دعا کے اور ابن عباس ص کہتے ہین تفسیر آمین کی یہہ ہے فَلۡیَکُنۡ کَذٰلِکَ یعنے ایسا ہی ہو جیو

یعنے سورہ فاتحہ آدھی اول کے بین حمد او ثنا تیری ہے اور آدھی اخیر مین سوال اور حاجت میری
ہے تو لائق اور سزاوار اسی کے ہے جو مین نے حمد او ثنا تیری کی اور نیمہ اخیر کے بھی ایسے ہی ہے جو
جو مین نے تجھسے سوال کیا اور حاجت چاہی اور بعضون نے کہا آمین ایک کلمہ ہے لغت سریانی
مین اسواسطے کہ یہودی لوگ اس امتہ مرحومہ پر حسد کرتے تھے اوپر آمین کے اسلئے کہ تفسیر آمین کے توراة مین
جان چکے تھے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا اسکی تفسیر کا توراة مین اور نہ دی انکو اور دی اس
امتہ کو آمین اور ثواب اسکا اور نہ بیان کی تفسیر اسکی یہودیون کو اور ہرگاہ کہ جانا انہون نے
تفسیر اسکی اور ثواب حسد کیا انہون نے اس امت پر جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین حسد کیا تمپر یہودیون نے مانند حسد کرنے انکی کے خاص تمسے بیچ آمین کے اور اسی جا سے کہا ہے
کہ خداوند تعالی نے اس امت کو تین چیزین ایسی دی ہین کہ کسی امت کو نہین دی ایک نماز باجماعت
دوسری تحیت سلام تیسری آمین کذا فی الہادی اور جاننا چاہیے کہ جو چیز کہ تعلق ساتھ تمام
تفسیر سورہ کے رکھتی ہے یعنی ہیئتہ اجتماعیہ وہ یہہ ہے کہ اس سورة کو نماز مین واجب القراۃ مقرر
کیا ہے اور اعمال محسوسہ نماز کے سات رکن ہین اور آیتین اس سورہ کی بھی سات ہین ارکان
ساتو نماز کے قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ پہلا اور جلسہ درمیان دو سجدون کے
اور سجدہ دوسرا اور قعدہ اخیرہ ہین پس یہہ سات فعل اس سورة کے مثل ہفت اندام جسم
انسانی کی ہے کہ بغیر روح کے ہو اور یہہ سورة بمنزلہ روح کے ہے اور جسوقت روح بدن کے ساتھ
متصل ہووے تو حیات اور زندگی حاصل ہو ایسی ہے یہہ سورت کہ سات آیتین ہین جسوقت
نماز مین پڑھی جاوے ساتو ارکان نماز کے کمال قبول کرینگے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابلہ
قیام کے تصور کیا چاہیے اسواسطے کہ قیام وجود ہر چیز کا ساتھ ظہور اسم اللہ کے ہے اور بیچ چیز مین
اور بہی اسم اللہ واسطے ابتداء ہر امر کے مقرر ہے اور قیام ابتدا اعمال نماز کا ہی اور الحمد للہ رب
العالمین بمقابل رکوع کے ہے اسواسطے کہ بیچ حمد کرنیکے ساتھ اس صیغہ کے نظر حق کیطرف بھی ہے
اور خلق کیطرف بھی اور بہی ملاحظہ منعم کا ہے اور نعمت کا ہے اسواسطے کہ حمد اسکو کہتے ہین کہ

Marfat.com

ثنا کی جاوے بسبب انعام کے کہ وہ مبذول ہے اوپر بندے کے اور بندہ اسحالت مین منعم کے طرف متوجہ ہے اور نعمت کے طرف بہی پس حمد ایک حالتہ ہے متوسطہ درمیان غفلت اور استغراق کے جیسا کہ رکوع بہی ایک حالتہ متوسطہ ہے درمیان قیام اور سجود کے یا یہہ سبب ہے کہ جسوقت حمد کے مین اوصاف بیشمار اللہ تعالی کے ملاحظہ کئے پشت مارے بوجہہ کے جہک گئی اور خم ہوئی اور صورت رکوع کی نمودار ہوئی اور الرحمن الرحیم مناسب قومہ کے ہے اسواسطے کہ جو بندہ بڑائی اور بلندی اپنی کو خدا کیواسطے ساتھ عاجزی اور پستی کے بدل کرے رحمت الہی اسکو پہر طرف درجہ بلند کے لیجاتی ہے کقولہ علیہ السلام مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَفَعَهُ اللّٰهُ اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ پہلے کو ہے اسواسطے کہ یہہ لفظ دلالت کرتا ہے اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ پیدا کرنیوالی ہے خوف شدید کے اور ثمرہ دینے والی کمال خواری اور عاجزی کے ہے اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر ملنا اسکے آثار سے ہے اور یہی ابتدا یوم الدین کا بعد مرنے کے ہے اور موت رجوع ہونا طینت انسانی کا طرف اصل اپنے کے ہے کہ وہ خاک ہے اور ایاک نعبد مناسب ہے اس قعدہ کو جو کہ درمیان مین دو سجدون کے ہے اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فراغت کا ہے پہلے سجدہ سے کہ کمال ذلیل اسمین ہوتا ہے اور ایاک نستعین طلب کرنے مدد کے دوسرے سجدہ کیواسطے ہے اور لفظ اہدنا الصراط المستقیم سوال آخری مطلوب کا ہے پس مناسب سجدہ دوسرے کے ہے کہ محل اجابت کا ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا فال ہے حاصل ہونے مطلب کے اور پہنچنے انعام الہی کے پس مناسب قعدہ کے ہے اسواسطے کہ عادت پادشاہون اور سلاطین کے اوپر اسکے جاری ہے کہ جسوقت لونڈی اور غلام انکے ساتھ کمال تواضع کے مجرے اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو واسطے بیٹھنے کے اونکو حکم کرتے ہین اور اکرام اور انعام انکے اوپر ہوتا ہے اور بیٹھنا روبرو خاوند اپنے کے کمال مرتبہ کا انعام ہے اور اسی واسطے بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے تحیات کہ اوسمین ذکر اور شکر اور ثنا منعم حقیقی کے ہے اور درود اور سلام اوپر وکیلون اس راہ کے اور رفیق اس طریق کے مقرر ہوئی اور بعضون نے ایسا کہا ہے کہ لفظ بسم اللہ کا مناسب طہارت کے ہے اسواسطے کہ نور اسم الہی کا تاریکی حدث کو دور کرتا ہے اور لفظ رحمن کو بسم اللہ مین ہے مناسب استقبال قبلہ کے ہے اسواسطے کہ رحمت ایجاد کی اور حاصل

Marfat.com

اسکا متوجہ ہونا حق کا طرف اشیا کے اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ مین بھی
بدن متوجہ ہوتا ہے طرف اصل اپنی کے کہ وہ مٹی کعبہ کی ہے اور جوہر مٹی کا زیادہ تر سب عناصر سے بدن
مین ہے اور مٹی سب کے کعبہ کے نقطے سے پہلے ہوئی ہے کذا فی الاحادیث اور یہہ حالت باعث ہے توجہ ہونے
روح کی طرف خالق اپنے کے اسواسطے کہ بعد بنا ہونے کعبہ کے اوس جگہہ ہمایون اور مبارک مین
وہ متجلی ہے اور روشن پس لانا دو لفظون کا یعنے رحمن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف
استقبال بدنی اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام کے ہے اسواسطے کہ اشارہ کرتا ہے ساتھہ
قایم ہونے خلق کے ساتھہ حق کے یہان تک کہ تمام تعریفین مخلوقات کی رجوع ذات باری
کیطرف سے ہوئی اور رب العالمین مناسب ہے رکوع کی اسواسطے کہ شامل ہے پرورش کرنیوالی
اور پرورش یافتہ کو جیسا کہ رکوع شامل ہے قیام اور قعود کے معنے کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب
اعتدال کے ہے اسواسطے کہ بعد فنا ہونے کے بقا لازم ہے اور بقا کو اعتدال لازم ہے اور مالک یوم
الدین مناسب سجدہ کے ہے اسواسطے کہ تمام مخلوقات اوس دن نہایت فروتنی مین ہوگی اور ایاک
نعبد مناسب جلسہ کے ہے جو کہ درمیان دو سجدون کے ہے اسواسطے کہ بسبب سجدہ کرنے کے کمال
نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور مقرب حضور کا مستحق بیٹھنے کا ہوتا ہے اور ایاک نستعین مناسب سجدہ
دویم کے ہے اسواسطے کہ استعانت سبب کمال عاجزی کا اور تذلل کا کہ تکرار سجدہ کے سے لازم آتا ہے
اور اہدنا الصراط المستقیم مناسب قعدہ تشہد کے ہے اسواسطے کہ آگاہی کرتا ہے او پرہیزگی صاحب
استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم اخیر تک مناسب قراۃ تشہد اور درود اور دعا کی ہے
جیسا کہ پوشیدہ نہین عاقل پر اور اسجگہ ایک شبہ عوام کے ذہن مین گذرتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ اور ارکان
ایک ایک مرتبہ کئے جاتے ہین اور سجدہ دو دفعہ کیواسطے مقرر ہوا **جواب** اسکا یہہ ہے کہ پہلا سجدہ مناسب
ازل کے ہے اور سجدہ دوسرا مناسب ابد کے اور جلسہ کہ درمیان دونون سجدون کے ہے صورت دنیا کے ہے
پس ساتھہ ازلیت اوسکی کے اثبات کو پہچانتے ہین کہ وہ اول ہے اور اوس سے اول کوئی نہین اس صفت کو
خیال کر کر سجدہ کرنا چاہیے اور ساتھہ ابدیت اسکی کے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر ہے اور اسکے واسطے

ہول

Marfat.com

دوسرا آخر نہین اس صفت کا لحاظ کر کے دوسرا کیا گیا اور یہہ بھی اشارہ ہے کہ پہلے سجدہ سے فناء دنیا کی
سمجھی جاوے کہ آخرت مین ہوگی اور سجدہ دوسرے سے فنا ر آخرت کی کہ بیچ جلال الہی کے ہوگی معلوم کی جاوے
اور بہی سجدہ پہلا اشارہ طرف فنا کل مخلوقات کے ہے باعتبار ذات اونکی کے اور سجدہ دوسرا اشارہ ہے طرف
بقا کائنات کے ساتھہ بقا اللہ تعالی کے اور[4] سجدہ دوسرا دلالۃ کرتا ہے اوپر فرمان برداری عالم
ارواح کے بیچ ملاحظہ ہیبت عزت کے اور بہی سجدہ پہلا سجدہ شکر کا ہے اوپر النعمت معرفت ذات
اور صفات کے اور سجدہ دوسرا سجدہ خوف کا ہے اوپر تقصیر اداء حقوق کبریائی میں اور یہہ ہے مشہور
ہے کہ نماز بیٹھہ کر پڑھنا آدھا ثواب رکھتی ہے بہ نسبت کھڑے ہو کر کے پڑھنے سے پس سجدہ ہر گاہ کہ
بیٹھہ کر ادا ہوتا ہے اسواسطے دو سجدون کو قایم مقام ایک رکوع کے کیا ہے اور بہی ہر شی کیواسطے دو
گواہ درکار ہین یہہ دونو سجدہ بہی قیامت کے دن گواہ عادل ہین واسطے بندگی بندیکے اور بہی ابتدا
وجود کا وحدت سے طرف کثرت کے ہے اور فردیت سے طرف زوجیت کے پس مناسب وجود کی
ابتدا اور انتہا کو بہی ہے کہ دو سجدہ مقرر ہون اور بہی سیدہا ہونا قد کا صفت انسان کی ہے اور
خمدار پشت ہونی صفت چہار پایون کی ہے اور زمین کے اوپر سر رہنا صفت حشرات اور ہوام کی ہے
پس رکوع مین شکستگی نفس کی بیچ ایک مرتبہ کے ہے اور سجدہ مین دو مرتبہ کی عاجزی ہے لاچار سجدہ کو مکرر
کیا تا کہ ٹوٹنا نفس کا زیادہ تر حاصل ہو **فایدہ** سورہ فاتحہ مین دس چیزین ہین پانچ چیزین ربوبیت
کی ہین **الله**[1] **رب**[2] **رحمن**[3] **رحیم**[4] **مالک**[5] اور پانچ چیزین صفت بندے کی ہین عبادت استعانت
طلب ہدایت طلب استعانت طلب نعمت کی اور پناہ غضب سے اللہ کے عبادت کے ساتھہ علاقہ
رکھتی ہے اور استعانت رب کے ساتہہ اور طلب ہدایت رحمن کی ساتھہ اور طلب استعانت کی رحیم کے ساتھہ
اور طلب نعمت کی اور پناہ غضب سے ساتھہ مالک کے تعلق رکھتی ہے اور بہی آدمی مرکب پانچ چیز سے ہے بدن اور
نفس شیطانی اور نفس سبعی اور نفس بہیمی اور جوہر ملکی کہ عقل ہے اور ذات پاک باری کے نے اوپر ان پانچون کے
تجلی فرمائی اور ثمرات انکے ان چیزون پر ظاہر ہوئی پس اطمینان جوہر ملکی کا ساتھہ تجلی اسم اللہ کے ہے قال اللہ تعالے
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور نرمی اور فرمان برداری ہونا نفس شیطانی کا ساتھہ تجلی اسم رب کے ہے

اور بہی سجدہ پہلا دلالت کرتا ہے اوپر فرمان برداری عالم ارواح کے شہادت کے واسطے قدرت اللہ تعالی کے

اسواسطے کہ جب اللہ تعالی اوسکی طرف ساتھ انعام اور احسان کے متوجہ ہوا تو وہ اپنی شرارت سے
باز آیا اور فرمان برداری اختیار کی رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ اور اصلاح نفس سبعی کی
بسبب تجلی اسم رحمن کے ہے اسواسطے کہ یہہ اسم مرکب قہر اور لطف سے ہے جیسے کہ فرمایا ہے اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ
لِلرَّحْمٰنِ اور اصلاح نفس بہیمی کے بسبب تجلی اسم رحیم کے ہے اسواسطے کہ جب اوسکی واسطے پاک چیزین اور طرح طرح
کی نعمتین عطا فرمائی تو نا فرمانی سے بچا جیسا کہ فرمایا ہے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور دور
کرنا غلظت اور کسافت بدن کا ساتھ تجلی صفت مالکیۃ کے ہے اسواسطے کہ بدن غلیظ اور کثیف
ہے اسکے لئے قہر ہی شدید چاہیئے اور وہ قہر یہہ ہے کہ خوف قیامت کے سے حاصل ہو جیسے کہ فرمایا ہے
لمن الملك اليوم لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اور ہرگاہ کہ بسبب ان تجلیات خمسہ کے آدمی ساتھ
تمام اجزا کے اپنے درست اور آراستہ ہو چکے پاؤن پھرا اور راہ اطاعت کیطرف متوجہ ہوا پس
واسطے اطاعت بدن کے ایاك نعبد کہا اور واسطے اطاعت نفس بہیمی کے تاکہ ترک کرنا لذتون کا
اور گناہ کی باتونکا آسان ہوا ایاك نستعين ذکر کیا اور واسطے خلاصی پانے غلبہ نفس سبعی کے سے
اھدنا کہا اور واسطے دور کرنے مکرون نفس شیطانی کے طلب استقامت کے کی اور واسطے جوہر ملکی
کے رفاقت ارواح مقدسہ کے درخواست کی اور دور ہونا ارواح خبیثہ سے ساتھ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ کے چاہا اور بہی ہرگاہ کہ بندہ بیچ مقام مناجات کے
کھڑا ہوا اور صفات کمال ذات باری تعالی کی الحمد للہ سے شروع کرکے مالك یوم الدین تک ملاحظہ کی بے اختیار
اسکو شوق سیر الی اللہ کا دامن گیر ہوا ناچار قصداً اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر کے واسطے توشہ درکار ہے
اور توشہ اس سفر کا عبادت ہے ایاك نعبد کہا اور جب وقت جانا کہ سفر نہایت دور دراز ہے اور توشہ
نہایت تھوڑا اور طاقت بہی سقدر نہین کہ پاپیادہ اتنی مسافت کو قطع کرے پس تو سواری بھی چاہیے ناچار
ایاك نستعين کا ذکر کیا تاکہ برکت توشہ اور سواری ہین واسطے قطع کرنے مسافت کے

جناب الہی سے عنایت ہو

نقل

ہی حضرت ابراہیم ادہم رحمہ اللہ کے حال مین کہ ایک وقت بے سواری حج کو راستہ مین جاتے تھے کہ ایک اعرابی نے اونسے کہا کہ ای شیخ تیرا کیا حال ہی کہ یہہ سفر بڑا ہی اور تو نے بغیر سواری کے ارادہ اسکا کیا اونہون نے فرمایا کہ پاس میرے سواریان بہت ہین اگر بلا میرے پر آتی ہی تو مین سواری صبر کی رکھتا ہون اور اگر نعمت مجکو پہنچتی تو سواری شکر کی کرتا ہون اور اگر قضا منعقد رہوتی ہی تو اوپر سواری رضا کے سوار ہوتا ہون ہین اور اگر شیطان اور نفس خلل انداز ہوتا ہی اوپر سواری قناعت اور زہد کے سوار ہوتا ہون مین اور اگر وسوسہ شیطان ڈالتا ہی ساتھہ بدرقہ ذکر کے پناہ مین رہتا ہون مین اعرابی نے یہہ سنکر جواب دیا کہ تجکو یہہ سفر مبارک ہی اور حقیقت مین تو سوار ہی اور مین پیادہ ہون اور جب بندہ نے توشہ اور سواری سے خاطر جمع اپنی کی راستی مختلف اوسکی نظر مین نمودار ہوئی ناچار طلب کرنا راہ مستقیم کا شروع کیا اور جسوقت راہ مستقیم بہی ظاہر ہوئی راہ مین رہنما اور رفیق بہی چاہیئے تو اپنے نبی کو رہنما اپنا کیا اور اماموں اور اولیاؤن اور مرشدون کو رفیق اپنا ٹھرایا اور حجاب اور پتھر اور کوڑا کرکٹ اور خار و خاشاک کہ اوس راہ مین درپیش آتے ہین ساتھہ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے اون سے بچا اور اسجگہ جاننا چاہیئے کہ اعمال مجربہ مشایخ مین مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے ہر مطلب کے پڑہا کرین اور اسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ درمیان سنت فجر اور نماز فرض فجر کے ساتھہ ملانے میم بسم اللہ کے ساتھہ لام الحمد کے اکتالیس مرتبہ چالیس روز تک پڑہے جو مطلب کہ ہو حاصل ہو اور اگر شفا مریض کی یا تندرست ہونا مسحور کا منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض کو اور مسحور کو پلاوے اور دوسرے یہہ کہ نوچندی یکشنبہ کو درمیان سنت فجر اور فرض فجر کے بے قید ملا بے میم بسم کے ساتھہ لام الحمد کے ستر مرتبہ پڑہے بعد اسکے ہر روز اوسی وقت وس وس بار کم کرکے پڑہے تاکہ ہفتہ کے دن ختم ہوا ور اگر پہلے مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسری اور تیسری مہینے بہی ایسا ہی کرے اور لکہنا اس سورۃ کا اوپر پیالہ چینی کے گلاب اور مشک اور زعفران سے اور دہو کر پلانا اسکو واسطے شفا بیماریون کے چالیس روز تک مجرب ہی اور اوپر درد دانتون اور درد سر اور درد شکم کے اور سوا انکے درد دون پیے پڑہ کر دم کرنا ہی مجرب ہی ؏

Marfat.com

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنه که درین ایام میمنت انجام وزمان سعید واوان حمید تفسیر جلیل الشان عظیم البرهان ام القران اعنی فاتحة الحکیم شفا ولکل سقیم مشتمل بر فوائد غریبه ولطائف عجیبه ومحتوی بر مسائل شرعیه ونکات کریمه واشارات شریفه من تالیفات ابی الرشید مولانا محمد عبد الحکیم الملقب بشاه نجم الحق قادری بتاریخ ماه ربیع الثانی سنه ۱۲۸۸ هجری نبوی علی صاحبها الف الف صلوة مطبع مخدومی مین باهتمام حضرت قاضی ابراهیم صاحب بن الحاج قاضی نور محمد پل بندری کے بسبب درخواست شایقین کے واسطے فوائد عامه کے چھاپی گئی

این کتاب ملا عبد ...

اشتهار واجب الاظهار

امید که صاحبان بلند همت وعالیشان اهل عزت ونعاودان دین اسلام کثیر المواهب وفیاضان ذی دیانت اپنے اپنے حوصله ومقدور کے موافق خرید کر کر غریبون ومحتاجون شایقون کو لله تعالی تقسیم کرین تا فائده عام واجراتام عند الله حاصل هووے

امین یا خیر الناصرین

این کتاب ملا عبد القدوس ...

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ درین ایام میمنت انجام وزمان سعید واوان حمید تفسیر جلیل الشان عظیم البرہان ام القران اعنی فاتحۃ الحکیم شفاء لکل سقیم مشتمل بر فوائد غریبہ ولطائف عجیبہ ومحتوی بر مسائل شرعیہ ونکات کریمہ واشارات شریفہ من تالیفات ابی الرشید مولانا محمد عبد الحکیم الملقب بشاہ نجم الحق قادری بتاریخ ماہ ربیع الثانی ۸۹ سنہ ۱۲ ہجری نبوی علی صاحبہا الف الف صلوۃ مطبع مخدومی مین باہتمام حضرت قاضی ابراہیم صاحب بن الحاج قاضی نور محمد بندری کے بسبب درخواست شائقین کے واسطے فوائد عامہ کے چھاپی گئی

ابن کتاب ملا عبد الرحمان اخند ...

اشتہار واجب الاظہار

امید کہ صاحبان بلند ہمت وعالیشان اہل عزت وسعادتمان دین اسلام کثیر المواہب وفیاضان ذی دیانت اپنے اپنے حوصلہ ومقدور کے موافق خرید کر کر غریبون ومحتاجون شائقون کو للہ تعالی تقسیم کرین تا فائدہ عام واجرا تام عند اللہ حاصل ہووے

ابین یا خیر الناصرین

ابن کتاب ملا عبد القدوس اخند ...